برین سلوشن

اُردُو (لازمی)

9

WITH QUESTION BANK AND TUTOR

حصہ اول
مکمل خلاصہ جات
و تشریحات مع حل شدہ مشق
حصہ دوم
قواعد و انشاء پردازی
معروضی و انشائیہ سوالات

کنسیپچوئل
سوالات کی مشق

BRAIN
BOOKS

BRAIN SOLUTION

نئے نصاب اور نئے پیپر پیٹرن کے عین مطابق

اُردُو

9

★ حل حصہ ٹیکسٹ بک مع مشق

★ حل حصہ قواعد و انشا پردازی

مصنف

ڈاکٹر حافظ رانا ظفر شہزاد

سابقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن آفیسر (DEO)، لاہور

ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم اے ہسٹری

ایم اے اردو، ایم اے ایجوکیشن، پی ایچ ڈی پنجابی

اعادہ و تدوین

بابر رب نواز

بی اے (اسلامک ہسٹری)

Rs. 470

BRAIN BOOKS

1st Floor, Zeeshan Plaza, Ahata Shahdarian, Urdu Bazar, Lahore.

0322-4223373 Ph: 042-37113344 : brainsms.pk : brainbooks.pk

فہرست

نمبر شمار	موضوعات		مصنفین / شعرا	صفحات
باب - 1	حمد	(نظم)	مظفر وارثی	5 - 12
باب - 2	نعت	(نظم)	مولانا ظفر علی خاں	13 - 21
باب - 3	اخلاقِ حسنہ		سید سلیمان ندوی	22 - 36
باب - 4	اپنی مدد آپ		سرسید احمد خاں	37 - 49
باب - 5	کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ		ڈپٹی نذیر احمد	50 - 61
باب - 6	نام دیو-مالی		مولوی عبدالحق	62 - 77
باب - 7	آرام وسکون		امتیاز علی تاج	78 - 92
باب - 8	کتبہ		غلام عباس	93 - 115
باب - 9	ابتدائی حساب		ابن انشا	116 - 130
باب - 10	لڑی میں پروئے ہوئے منظر		رضا علی عابدی	131 - 144
باب - 11	بھیڑیا		فاروق سرور	145 - 157
باب - 12	محنت کی برکات	(نظم)	مولانا حالی	158 - 169
باب - 13	جاوید کے نام	(نظم)	علامہ محمد اقبال	170 - 178
باب - 14	پیامِ لطیف	(نظم)	شیخ ایاز، مترجم	179 - 190
باب - 15	کرکٹ اور مشاعرہ	(نظم)	دلاور فِگار	191 - 204
باب - 16	فقیرانہ آئے صدا کر چلے	(غزل)	میر تقی میر	205 - 213
باب - 17	سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا	(غزل)	خواجہ حیدر علی آتش	214 - 222
باب - 18	غم ہے یا خوشی ہے تو	(غزل)	ناصر کاظمی	223 - 232
باب - 19	کاش طوفاں میں سفینے کو اُتارا ہوتا	(غزل)	پروین فنا سید	233 - 242
باب - 20	حوصلہ نہ ہارو، آگے بڑھو، منزل اب کے دور نہیں		پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ	243 - 248
باب - 21	شہدائے پشاور کے لیے نظم	(نظم)	امجد اسلام امجد	249 - 252

حصہ گرائمر

	قواعدِ زبان	صفحہ نمبر		قواعدِ زبان	صفحہ نمبر
1.	لفظ، جملہ، کلمہ اور مہمل	255	2.	مرکب اور ہم رتبہ جملے	255
3.	کلمے کی قسمیں	256	4.	منقوط، غیر منقوط اور بھاری حروف	256
5.	حروفِ شمسی وقمری	257	6.	اسم کی قسمیں (بلحاظ معنی)	257
7.	فعل، فعل کی اقسام	265	8.	حروف، حروف کی اقسام	271
9.	مرکبات، مرکبات کی اقسام	274	10.	''نے'' اور ''کو'' کا استعمال	277
11.	ذُو معنی الفاظ	278	12.	سابقے اور لاحقے	279
13.	غلط درست جملے	283	14.	روزمرہ اور محاورہ (محاورات)	289
15.	ضرب الامثال	294	16.	رموزِ اوقاف	298
17.	تلفظ	300	18.	مذکر/مونث	303
19.	واحد/جمع	310	20.	الفاظ/مترادف	320
21.	الفاظ/متضاد	323			

22.	خطوط نویسی	327 - 336
23.	درخواست نویسی	337 - 340
24.	رسید لکھنا	341 - 344
25.	مکالمہ نگاری	345 - 356
26.	کہانی نویسی	357 - 368
27.	حل شدہ مشقی کہانیاں	369 - 376

امتحانی نصاب اور نمبروں کی تقسیم (بورڈ کے پیٹرن کے مطابق)

وقت: 20 منٹ | (حصہ معروضی) | (1 × 15 = 15)

(1) شامل کتاب نصاب نثری اسباق اور حصہ نظم وغزل سے متعلق کثیر الا انتخابی سوالات۔
اسی طرح، واحد جمع، مذکر مونث، مترادف اور متضاد الفاظ کے متعلق کثیر الا انتخابی سوالات۔

وقت: 2:10 گھنٹے | (حصہ انشائی) | کل نمبر: 60

(2) (الف) اشعار کی تشریح (حصہ نظم) (5)
(ب) اشعار کی تشریح (حصہ غزل) (5)

حصہ دوم

(3) حوالہ متن اور سیاق وسباق کے حوالے سے عبارت کی تشریح (حصہ نثر) (10)
(4) مختصر سوالات کے جوابات (حصہ نثر و نظم) (10)
(5) نصابی سبق کا خلاصہ (حصہ نثر) (5)
(6) نظم کا خلاصہ / مرکزی خیال اور شاعر کا نام (5)
(7) ''درخواست'' یا ''خط'' (10)
(8) ''کہانی'' یا ''مکالمہ'' (5)
(9) غلط جملوں / محاورات کی درستی یا ضرب الامثال / محاورات کی تکمیل (5)

کل نمبر 60
حصہ معروضی 15
کل نمبر 75

سبق 1 حمد (نظم)

مُظفر وارثی
(۱۹۳۳ء-۲۰۱۱ء)

تعارف:

محمد مُظفّر الدین احمد صدیقی، جو اپنے قلمی نام مُظفّر وارثی کے نام سے معروف ہوئے، کی جائے ولادت، مردم خیز خطہ ''میرٹھ'' (یو۔پی) ہے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم میرٹھ ہی میں حاصل کی۔ پاکستان کا قیامِ عمل میں آیا تو وہ بھی اپنے خاندان کے ہم راہ کراچی آگئے، جہاں اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔

مُظفّر وارثی ابتدائے عمر ہی سے بڑے ذہین وفطین تھے۔۱۹۰۵ء میں باقاعدہ شاعری کا آغاز کیا جو تادم واپسیں جاری رہا۔ اصنافِ نظم میں انھوں نے تقریباً تمام مروّجہ اصنافِ نظم: حمد، نعت، سلام، گیت، رُباعی، قطعہ وغیرہ میں طبع آزمائی کی اور ہر جگہ اپنی ذہانت وفطانت کا لوہا منوایا تاہم حمد ونعت پر توجہ مرکوز رہی اور یہی دو اصنافِ سخن ان کی شناخت اور وجہ شہرت قرار پائیں۔ حمد میں ان کی حمد: ''لَم یَلِدْ وَلَم یُولَدْ'' اور وہی خدا ہے'' اور نعت میں ''میرا پیمبر عظیم تر ہے'' زبان زدِ خاص وعام ہیں۔

اُن کی شاعری کے مجموعوں میں: ''بابِ حرم''، ''لہجہ''، ''نورِ ازل''، ''الحمد''، ''کعبہ عشق''، ''لاشریک''، ''دل سے درِ نبی تک'' اور ''میرے اچھے رسول'' شامل ہیں۔ اُن کی تمام شاعری ''کلیاتِ وارثی'' کی صورت میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ حکومت پاکستان نے اُن کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں ۱۹۸۸ء میں ''پرائیڈ آف پرفارمنس'' سے نوازا۔

شاملِ کتاب حَمد میں مُظفّر وارثی نے جس انداز میں باری تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کے ایک ایک پہلو اور کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ ذات وصفات کو ثابت کیا ہے، وہ انھی کا خاصہ ہے۔ اُن کی یہ حَمد ہر خاص وعام کی زبان پر جاری ہے۔

مرکزی خیال

نظم ''حمد'' میں شاعر مظفر وارثی اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ! زمین ہو یا آسمان ہو، تُو ہر جگہ اور ہر لمحہ موجود ہے۔ بلاشبہ جو شخص خلوصِ دل سے تجھے ڈھونڈتا ہے، پالیتا ہے۔ یہ کائنات تیری تخلیق ہے اس لیے ہر شے اپنی زبانِ حال سے تیری ثناء کرتی ہے نظر آتی ہے۔ میری التجا ہے کہ جہاں تو نے انسان کو اپنی خلافت عطا کی ہے وہاں مجھے شوقِ سجدہ عطا کر۔

خلاصہ

نظم ''حمد'' میں شاعر مظفر وارثی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کر رہا ہے کہ اے اللہ! زمین وآسمان بلکہ ان سے بھی آگے جتنی بھی دنیائیں، اُن میں تیرا نور جھلک رہا ہے اور تیری ذات سب سے الگ اور جُدا ہے۔ ہر صبح نئے رنگ لے کر آتی ہے، پہاڑوں سے سبزہ اور پھول اُگتے ہیں۔ سارا جہاں تیری تسبیح سے گونجتا ہے۔ جس نے تجھے تلاش کرنے کی کوشش کی، تُو اُسے مل گیا۔ چاند سورج، ستارے سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پتھروں تک کو زبان دی اور تمام مخلوقات اُسی کی تسبیح کر رہی ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خلافت کا شکر ادا کر رہا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اسے سجدے اور بندگی کی مزید توفیق عطا ہو۔

www.brainbooks.pk

تشریحات

بندنمبر1

یہ زمیں یہ فلک اِن سے آگے تلک
جتنی دنیائیں ہیں سب میں تیری جھلک، سب سے لیکن جُدا
اے خُدا اے خُدا

مفہوم: اے اللہ! یہ زمین وآسمان بلکہ ان سے آگے جتنے بھی جہاں ہیں، سب میں تیرا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ تیری ذات سب سے الگ اورمنفرد ہے۔

تشریح: حمد کے شاعر مظفر وارثی کو اُردو کی موضوعاتی شاعری میں ایک منفرد مقام ومرتبہ حاصل ہے۔ اُنھوں نے حمد ونعت کو ایک جہت دی ہے۔ اس شعر میں کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو ثابت کیا ہے۔ حمد کے اِن اشعار میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت اوراس کی تخلیق کو بیان کیا ہے۔ اے اللہ! تو کائنات کا خالق ومالک ہے۔ یہ سب تیری قدرت کا کرشمہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ”اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمان، زمین اوران کے درمیان سب کچھ پیدا کیا۔“ (سورہ السجدہ: ۴)

بقول علامہ محمد اقبالؒ:

ع ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

اللہ تعالیٰ کی ذات ہرجگہ موجود ہے اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار نمایاں ہیں۔

ترجمہ: زمین میں اورتمھارے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟

اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی مخلوق سے مکمل طور پر الگ اور بے مثال ہے۔ وہ اپنی ذات میں سب سے منفرد ہے۔ کوئی بھی اس کے برابر نہیں۔

بندنمبر2

ہر سَحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے سبزہ وگل کھلیں سینۂ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے
جس نے کی جُستجُو مِل گیا اُس کو تُو، سب کا تُو رَہ نما
اے خدا اے خدا

مفہوم: اے اللہ! ہرصبح نئے انداز سے طلوع ہوتی ہے۔ پتھروں کے سینے سے ہریالی ہی نہیں پھول بھی کھلتے ہیں۔ کائنات کی ہر آواز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا آہنگ سنائی دیتا ہے۔ جس نے بھی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو تلاش کیا، تو اُسے مل گیا کیوں کہ وہی ذات سب کی رہبر ہے۔

تشریح: حمد کے شاعر مظفر وارثی کو اُردو کی موضوعاتی شاعری میں ایک منفرد مقام ومرتبہ حاصل ہے۔ اُنھوں نے حمد ونعت کو ایک جہت دی ہے۔ اس شعر میں کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو ثابت کیا ہے۔ حمد کے اِن اشعار میں شاعر اللہ تعالیٰ کی قدرت اوراس کے مظاہر کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہرصبح ایک انداز کے ساتھ طلوع ہوتی ہے ہر روز نئی نئی رونقیں اور نظارے تخلیق پاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ صبح کو چیرنے والا ہے، رات کو سکون اورسورج وچاند کو حساب کے مطابق چلانے والا ہے۔“

www.brainbooks.pk

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ مردہ زمین کو شندگی بخشتا ہے اور پتھریلی زمین سے گھاس اور پھول اُگاتا ہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتی ہے اور اس کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ شاعر بقول مظفر وارثی

تلاش اس کو نہ کر بتوں میں ، وہ ہے بدلتی ہوئی رتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے ، وہی خدا ہے

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو خلوصِ نیت کے ساتھ تلاش کرتے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ کا قُرب اور رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ''جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم انھیں اپنے راستے ضرور دکھاتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔'' (سورہ العنکبوت: 49)

بند نمبر 3

ہر ستارے میں آباد ہے اِک جہاں چاند سورج تری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تُو نے عطا کی زباں
جانور، آدمی کر رہے ہیں سبھی، تیری حمد و ثنا
اے خُدا اے خُدا

مفہوم: ہر ستارے میں ایک الگ دنیا آباد ہے۔ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ تو نے بے جان پتھروں کو بھی قوت گویائی عطا کی ہے۔ تمام مخلوقات چاہے وہ جانور ہوں یا انسان اللہ تعالیٰ کی تسبیح کو بیان کرتے ہیں۔

تشریح: حمد کے شاعر مظفر وارثی کو اُردو کی موضوعاتی شاعری میں ایک منفرد مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ اُنھوں نے حمد و نعت کو ایک جہت دی ہے۔ اس شعر میں کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو ثابت کیا ہے۔ حمد کے اِن اشعار میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ستاروں، چاند، سورج اور مخلوقات کے ذریعے بیان کیا ہے کہ ہر شے اللہ تعالیٰ کی موجودگی اور اس کی حمد کی گواہی دے رہی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے وسیع کائنات کو بے شمار ستاروں اور سیاروں سے بھر دیا ہے اور ہر ستارے میں اپنی جگہ ایک الگ دنیا بسی ہوئی ہے۔ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی علامتیں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا اور اسے وسعت دے رہے ہیں'' (سورہ الذاریات: 47)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے کوئی چیز خاموش نہیں ہے، یہاں تک کہ پتھر بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تسبیح کا ذکر یوں ہے:

ترجمہ: ''اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔'' (سورہ الاسراء : 44)

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات چاہے انسان ہوں یا جانور، اپنی فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہیں۔ کیوں کہ وہی سب کا خالق اور مالک ہے۔ حمد کے یہ اشعار ہمیں اللہ تعالیٰ کی تخلیقات پر غور کرنے اُس کی قدرت کو سمجھنے اور اس کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں۔

بند نمبر 4

سونپ کر منصبِ آدمیت مجھے تُو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوقِ سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے
خَم رہے میرا سر تیری دہلیز پر، ہے یہی اِلتجا
اے خُدا اے خُدا

مفہوم: اے اللہ! تو نے مجھے آدمی ہونے کا مرتبہ عطا کے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اب مجھے اپنی عبادت کو شوق بھی عطا فرما۔ میری یہی

www.brainbooks.pk

عرض ہے کہ میرا سر تیری چوکھٹ پر ہمیشہ جھکا رہے۔

تشریح: حمد کے شاعر مظفر وارثی کو اُردو کی موضوعاتی شاعری میں ایک منفرد مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ اُنھوں نے حمد و نعت کو ایک جہت دی ہے۔ اس شعر میں کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو ثابت کیا ہے۔ نظم ''حمد'' کے اِن اشعار میں شاعر انسان کی اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ خلافت اور بندگی کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات کا مقام دیا ہے:

ترجمہ: ''اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔'' (سورہ الاسراء: 70)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر جانشینی عطا فرمائی تاکہ وہ اس کی مخلوقات کی دیکھ بھال کرے اور عدل وانصاف کے ساتھ زندگی گزارے۔

سجدہ انسان کی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے بلند اظہار ہے اور شاعر اللہ تعالیٰ سے اس شوق کو مزید عطا کرنے کی دعا کر رہا ہے۔ اے اللہ میرا سر تیری چوکھٹ پر ہمیشہ جھکا رہے۔ میں تیرے احکام پر عمل کروں۔ میری اِسی انکساری میں میری سربلندی ہے۔

بقول شاعر مظفر وارثی:

تیرے در پہ خَم رہے سر میرا ، تری رحمتوں پہ گزر میرا
میں کہا کروں تو سنا کرے ، تو دیا کرے میں لیا کروں

مشق

۱) حمد کے متن کے مطابق لفظ لے کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) گونجتا ہے جہاں تیرے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے (آہنگ)

(ب) ہر ستارے میں آباد ہے اِک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (جہاں)

(ج) پتھروں کو بھی تو نے عطا کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (زباں)

(د) سونپ کر منصب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے (آدمیت)

(ہ) شوقِ سجدہ بھی کر اب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے (عنایت)

۲) حمد کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) شاعر کے نزدیک ہر سَحَر کس رنگ میں پھوٹتی ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک ہر سَحَر نئے رنگ میں پھوٹتی ہے۔

(ب) یہ جہاں ہر دم کس کے آہنگ سے گونجتا ہے؟

جواب: یہ جہاں ہر دم اللہ تعالیٰ کے آہنگ سے گونجتا ہے۔

حیوانات وجمادات کس کی حمد وثنا کرتے ہیں؟

جواب: حیوانات وجمادات اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہیں۔

www.brainbooks.pk

(د) اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب کسے عطا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب انسان کو عطا کیا ہے۔

(ہ) شاعر باری تعالیٰ سے شوقِ سجدہ کا طلب گار کیوں ہے؟

جواب: شاعر باری تعالیٰ سے شوق سجدہ کا طلب گار اس لیے ہے کہ سجدہ عبادت کا سب سے اعلیٰ اور خالص ترین عمل ہے جو انسان اپنی روحانیت کی بلندی کے لیے خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔ سجدہ، اللہ کے ساتھ تعلق کے ایک گہرے اظہار کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جہاں انسان اپنی عاجزی، عاجزی اور بندگی کو ظاہر کرتا ہے۔

۳) ''حمد'' کے متن کے مطابق کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	جوابات
سینہ	گل	سنگ
زمیں	سنگ	فلک
سبزہ	فلک	گل
چاند	آدمیت	سورج
منصب	سجدہ	آدمیت
شوقِ	سورج	سجدہ

۴) اِعراب لگا کر دُرست تلفظ واضح کریں۔

فلک	سحر	جستجو	خلافت
فَلَک	سَحَر	جُستُجو	خِلافَت
آدمیت	**منصب**	**شوق سجدہ**	**سبزہ گل**
آدَمِیَّت	مَنصِب	شَوق سَجدَہ	سَبزَہ گُل

اصنافِ نظم بہ لحاظ موضوع:

حمد:

حَمد سے ایسی نظم یا اشعار مراد لیے جاتے ہیں جن میں خدائے بزرگ و برتر کی تعریف و ثنا بیان کی گئی ہو۔

مناجات:

مُناجات اردو شعری اصطلاح میں ایسی نظم کو کہتے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ اپنا عجز و انکسار ظاہر کر کے دُعا اور التجا کی جائے۔ حَمد اور مناجات میں فرق یہ ہے کہ حَمد میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی جاتی ہے جب کہ مناجات میں بندہ اپنے پروردگار سے کچھ طلب کرتا ہے۔

www.brainbooks.pk

نعت: لفظ ''نعت'' کے لغوی معنی تو تعریف کرنا کے ہیں لیکن شعری اصطلاح میں یہ لفظ رسول اکرم ﷺ کی تعریف وتوصیف کے لیے وقف ہو چکا ہے۔ تاریخی اعتبار سے نعت کا آغاز رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں ہو گیا تھا۔ اس حوالے سے حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت کعب بن زہیرؓ اور دیگر کئی صحابہ کرامؓ معروف ہیں اور یہ سلسلہ آج تک پورے تُزک و احتشام کے ساتھ جاری وساری ہے۔

منقبت: لفظ ''منقبت'' کے لغوی معنی تعریف، توصیف، صفت وثنا، خاندانی فضیلت وبرتری یا ہنر اور بڑائی کے ہیں۔ اصلاح شعر میں منقبت سے مراد ایسی نظم ہے جس میں صحابہ کرامؓ، ائمہ معصومینؑ، اولیائے عُظّامؒ اور بزرگانِ دین کے اوصاف بیان کیے جائیں۔

۵) کتاب میں شامل حمد کی روشنی میں حمد اور مُناجات میں فرق واضح کریں۔

نظم کا مرکزی خیال:

کسی بھی نظم کے لُبِ لباب کو اس مرکزی خیال کہتے ہیں۔ مرکزی خیال عموماً تین چار سطریں پر مشتمل ہوتا ہے۔

شاملِ کتاب ''حمد'' کا مرکزی خیال:

شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ! زمین ہو یا آسمان تو ہر جگہ اور ہر لمحہ موجود ہے۔ بلاشبہ جو شخص خلوصِ دل سے تجھے ڈھونڈتا ہے، پالیتا ہے۔ یہ کائنات تیری تخلیق ہے اس لیے ہر شے اپنی زبانِ حال سے تیری ثنا کرتی نظر آتی ہے۔ میری التجا ہے کہ جہاں تُو نے انسان کو اپنی خلافت عطا کی ہے وہاں مجھے بھی شوقِ سجدہ عطا کر!

QUESTION BANK

General McQs with Conceptual Questions (CQs)

کثیرالانتخابی سوالات MCQs

مصنف کا تعارف

1. مظفر وارثی پیدا ہوئے:
   (A) 1920ء (B) 1930ء (C) 1933ء ✓ (D) 1935ء
2. مظفر وارثی نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:
   (A) میرٹھ سے ✓ (B) آگرہ سے (C) لاہور سے (D) بنارس سے
3. قیام پاکستان کے بعد مظفر وارثی اپنے خاندان کے ہم راہ آ گئے:
   (A) لاہور (B) کراچی ✓ (C) ملتان (D) حیدرآباد
4. مظفر وارثی نے باقاعدہ شاعری کا آغاز کیا:
   (A) 1947ء (B) 1948ء (C) 1949ء (D) 1950ء ✓
5. مظفر وارثی کی وجہ شہرت تھی:
   (A) حمد ✓ (B) غزل (C) قصیدہ (D) مرثیہ

www.brainbooks.pk

.6 ''میرے اچھے رسول ﷺ'' کس کی تصنیف ہے؟
(A) علامہ اقبالؒ (B) مظفر وارثی ✓ (C) مولانا حالی (D) ظفر علی خان

.7 حکومت کی طرف سے مظفر وارثی کو عطا کیا گیا:
(A) نشانِ حیدر (B) تمغائے شجاعت (C) پرائیڈ آف پرفارمنس ✓ (D) نشانِ حیدر

.8 مظفر وارثی کب فوت ہوئے؟
(A) 1999ء (B) 2010ء (C) 2011ء ✓ (D) 2012ء

حمد

.9 ''حمد'' میں شاعر کس کی تعریف کر رہا ہے؟
(A) فرشتوں (B) انبیاء کرام (C) انسانوں (D) اللہ تعالیٰ ✓

.10 اللہ تعالیٰ نے انسان کو بخشی ہے:
(A) عظمت (B) دولت (C) جنت (D) خلافت ✓

.11 ''جانور آدمی کر رہے ہیں سبھی'' میں شاعر کس بات کو بیان کر رہا ہے؟
(A) انسان کی فطرت (B) جانوروں کی عظمت (C) اللہ کی حمد و ثنا ✓ (D) فطرت کی سمجھ

.12 اللہ تعالیٰ نے پتھروں کو عطا کی:
(A) زباں (B) سختی (C) طاقت (D) گویائی

.13 درست اعراب والا لفظ ہے:
(A) فَلکُ (B) فَلَک ✓ (C) فَلک (D) فَلِکُ

.14 درست اعراب والا لفظ ہے:
(A) شوِقُ سُجْدَہ (B) شَوُقِ سُجدَہ (C) شوق سَجدَہ ✓ (D) شَوُقُ سُجُدَہ

.15 درست اعراب والا لفظ ہے:
(A) خَلَافَت (B) خِلَافَت ✓ (C) خِلَافتَ (D) خَلُافت

مختصر سوالات SQs

مصنف کا تعارف

.1 مظفر وارثی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: مظفر وارثی 1933ء میں ''میرٹھ'' یو۔پی انڈیا میں پیدا ہوئے۔

.2 مظفر وارثی نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
جواب: مظفر وارثی نے ابتدائی تعلیم میرٹھ سے حاصل کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ اپنے خاندان کے ہم راہ کراچی آ گئے، جہاں اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔

www.brainbooks.pk

3. مظفر وارثی کا ادبی ذوق کیسے پروان چڑھا؟

جواب: مظفر وارثی کا تعلق علمی اور ادبی گھرانے سے تھا۔ خاندانی ماحول کی وجہ سے اُن کا ادبی ذوق پروان چڑھا۔

4. نظم ''حمد'' کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: نظم ''حمد'' کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت اور انسان کے اس کے ساتھ وابستگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی طاقت اور انسان پر اس کے فضل و کرم کا ذکر کیا ہے۔

5. مظفر وارثی کی شاعری کے اہم موضوعات کون سے ہیں؟

جواب: مظفر وارثی کی شاعری کے موضوعات درج ذیل ہیں:

i) رومانویت　　ii) سماج　　iii) مذہب

6. حکومتی سطح پر مظفر وارثی کو کون سا اعزاز دیا گیا؟

جواب: مظفر وارثی کی ادبی خدمات کی بنا پر حکومتی سطح پر انھیں 1988ء میں ''پرائیڈ آف پرفارمنس'' دیا گیا۔

7. مظفر وارثی کی کوئی پانچ تصانیف کے نام بتائیں؟

جواب: مظفر وارثی کی تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

i) بابِ حرم　　ii) لہجہ　　iii) نورِ ازل

vi) الحمد　　v) کعبۂ عشق　　vi) لاشریک

8. مظفر وارثی کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: مظفر وارثی کا انتقال 2011ء کو لاہور میں ہوا۔

www.brainbooks.pk

سبق 2 نعت (نظم)

مولانا ظفر علی خاں
(۱۸۷۴ء - ۱۹۵۷ء)

تعارف:

وزیرآباد سے بجانب سیال کوٹ تین چار کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں ''کرم آباد'' آتا ہے۔ چودھری کرم الٰہی، مولانا ظفر علی خاں کے دادا کا نام تھا اور ''کرم آباد'' بھی انھی کے نام سے منسوب ہے۔ کرم آباد کے قریب ہی ایک چھوٹے سے گاؤں کا نام ''کوٹ مہرتھ'' ہے جو مولانا ظفر علی خاں کی جائے ولادت ہے۔ ان کے والد کا نام چودھری سراج الدین احمد تھا جو محکمہ ڈاک میں پوسٹ ماسٹر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول وزیرآباد، میٹرک گورنمنٹ ہائی سلوک پٹیالہ اور گریجوایشن، ایم اے او کالج علی گڑھ سے کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کر لی مگر جلد ہی اس ملازمت کو خیر باد کہا اور حیدرآباد (دکن) میں ملازمت حاصل کر لی۔ سراج الدین احمد ملازمت سے سبک دوش ہو کر کرم آباد میں مستقل طور پر آ گئے تو انھوں نے ایک انوکھے کام کا آغاز کیا اور اردو زبان میں اخبار ''زمیندار'' نکالنا شروع کیا جسے وہ گردونواح کے زمینداروں کی رہنمائی کے لیے اپنے ہاتھوں سے لکھتے تھے اور ان کے ڈیروں پر پہنچاتے تھے۔ مولانا ظفر علی خاں حیدرآباد (دکن) سے ترکِ ملازمت کر کے کرم آباد آ گئے اور بڑی تن دہی سے اُن کا ہاتھ بٹانے لگے۔ کچھ ہی عرصے بعد وہ ''زمیندار'' کو لے کر لاہور آ گئے اور اخبار چھاپ کر شائع کرنے لگے۔ بہت کم عرصے میں چاروں طرف ''زمیندار'' کا چرچا ہو گیا اور عوام نے مولانا ظفر علی خاں کو ''بابائے صحافت'' کا لقب دیا۔

ہر چند مولانا کی اکثر و بیش تر شاعری ہنگامی صورتِ حال کا تقاضا ہے تاہم انھوں نے حمد و نعت میں وہ مقام پیدا کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ اچھی نعت وہی شاعر لکھتا ہے جس کے دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت کا جذبہ موج زن ہو۔ اس لحاظ سے مولانا ظفر علی خاں کی نعت گوئی خلوص، عقیدت، جدتِ طبع اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے اور انھی خوبیوں کی بنا پر شامل کتاب نعت زبان زدِ خاص و عام ہے۔

مرکزی خیال

نظم ''نعت'' میں شاعر مولانا ظفر علی خاں نے نبی اکرم ﷺ کی عظمت، رحمت اور کائنات میں اُن کے بلند مقام کو بیان کیا ہے۔ کہ ہم آپؐ کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ آپؐ مظلوموں کا سہارا ہیں۔ آپؐ رحمت دو جہاں ہیں۔

خلاصہ

نظم ''نعت'' میں شاعر مولانا ظفر علی خاں، نبی اکرم ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو تمنا دل کو زندہ رکھتی ہے وہ آپ ﷺ کی محبت ہے۔ جس دنیا میں ہم بستے ہیں وہ بھی آپ ﷺ کی بدولت ہے۔ اگر آپؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ کائنات میں جو پہلا نور ظاہر ہوا، اُس کی روشنی آپؐ ہی ہیں۔ آپؐ ہی مقصدِ تخلیق ہیں۔ حضرت جبریلؑ کے پَر جس مقام پر چل جاتے ہیں وہاں کے رازوں کے واقف صرف آپؐ ہی ہیں۔ آپ ﷺ مجبوروں، یتیموں اور بے کسوں کے سہارا ہیں۔ آپؐ دونوں جہانوں کے لیے رحمت اور بے مثال ہستی ہیں۔

www.brainbooks.pk

تشریحات

شعر: 1 دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمھی تو ہو

مفہوم: یارسول اللہﷺ! ہمارے دل میں جوسب سے بڑی خواہش اور آرزو ہے وہ آپؐ کی ذات ہے۔ ہماری دنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں وہ آپؐ کی رحمت سے عبارت ہے اور آپؐ ہی ہماری کل کائنات ہیں۔

تشریح: مولانا ظفر علی خاں ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ اُن کے دل میں رسول کریمﷺ کی محبت کا جذبہ موج زن تھا۔ اُن کی نعت گوئی خلوص، عقیدت اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے۔

نعت کے اس شعر میں شاعر نبی کریمﷺ کی محبت اور آپؐ کے مقام کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دل کی حقیقی زندگی اور اس کی خواہشات کا مرکز آپؐ کی محبت اور اطاعت ہے۔ جس طرح بارش مردہ زمین کو زندہ کر دیتی ہے۔ اِس طرح آپؐ کی محبت واطاعت ہمارے مرجھائے ہوئے دل زندہ کر دیتی ہے۔ آپؐ کی محبت ہی ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ نبی کریمﷺ کا فرمان ہے:

''تم اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتے، جب تک تمھارے دل میں میری محبت، تمھاری جان، تمھارے مال، تمھاری اولاد اور تمھارے والدین غرض دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر نہ ہو۔''

انسان کے دل میں اگر محبت رسولﷺ نہ ہو تو وہ حقیقت میں مردہ ہے کیوں کہ دل کی زندگی دراصل عشقِ مصطفیٰﷺ سے مشروط ہے۔

بقول شاعر حفیظ جالندھری:

محمدﷺ کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

دنیا میں حقیقی روشنی، امن اور ہدایت صرف آپؐ کے طفیل ہے اگر آپؐ کی رحمت نہ ہوتی تو دنیا تاریکی میں ڈوبی رہتی:

شعر: 2 **پھُوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلَسْت سے اس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو**

اَلَسْت: یہ ایک قرآنی تلمیح ہے۔ کلام میں کسی مشہور واقعہ، قصہ، قرآنی آیت یا حدیث کی طرف اشارہ کرنا، تلمیح کہلاتا ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات سے پوچھا تھا کہ الست بربکم (کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں)، قالوابلیٰ (اُنھوں نے جواب دیا، ہاں)۔ اَلَسْت سے مراد روزِ اوّل ہے۔

مفہوم: روزِ اوّل کی تاریک رات سے جس پہلی روشنی کا ظہور ہوا، وہ نورِ محمدیﷺ تھا۔

تشریح: مولانا ظفر علی خاں ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ اُن کے دل میں رسول کریمﷺ کی محبت کا جذبہ موج زن تھا۔ اُن کی نعت گوئی خلوص، عقیدت اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے۔ نعت کے اِس شعر میں ''شبِ تارِ اَلَسْت'' سے مراد وہ ازلی تاریکی ہے جو کائنات کی تخلیق سے قبل موجود تھی۔ قرآن مجید کی سورۃ الاعراف میں مذکور ہے:

ترجمہ: ''اور جب تمھارے رب نے بنی آدمؑ کی پشتوں سے ان کی اولاد نکالی اور اُن سے خود ان کے اُوپر گواہی لی کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب کہا: کیوں نہیں۔''

شاعر نے نبی کریمﷺ کو ازلی نور اور کائنات کی تخلیق میں ان کے مرکزی مقام کو بیان کیا ہے۔ آپؐ کا نور کائنات میں سب سے پہلے ظہور پذیر ہوا اور آپؐ ہی کے دم سے یہ کائنات وجود میں آئی۔ قرآن مجید کی سورہ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

www.brainbooks.pk

ترجمہ: ''یقیناً تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آئی ہے۔''

نور سے مراد آپ ﷺ کی ذات تمام انسانیت کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ آپؐ نے لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی توحید کی روشنی میں داخل کیا۔ بقول شاعر

خوش بُو ہے دو عالم میں تیری اے گُل چیدہ
کس مُنھ سے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمیدہ

شعر: 3 سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا — سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

مفہوم: میں کائنات میں جو کچھ بھی موجود ہے آپؐ ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے۔ آپؐ کی ذات کائنات کا محور اور مرکز ہے۔ تخلیقِ کائنات کے مقاصد میں افضل ترین مقصد آپؐ کی ذاتِ گرامی کی تخلیق ہے۔

تشریح: مولانا ظفر علی خاں ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ اُن کے دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت کا جذبہ موجزن تھا۔ اُن کی نعت گوئی خلوص، عقیدت اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے۔ نعت کے اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ پوری کائنات کی تخلیق نبی کریم ﷺ کے وجود مقدس کی برکت سے ہوئی اور تمام مقاصد کا حقیقی مرکز آپؐ ہی کی ذات ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

ترجمہ: اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا''

اللہ تعالیٰ نے جب کائنات کو بنانے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے نورِ مصطفےٰ ﷺ تخلیق فرمایا۔ زمین، آسمان، چاند، ستارے، سورج اور ساری مخلوقات آپؐ کی وجہ سے تخلیق کی گئی ہیں کیوں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نبی ہیں۔ نواب بہادر یار جنگ کا شعر ہے:

اے کہ تیرے وجود پر خالق دو جہاں کو ناز
اے کہ تیرا وجود ہے وجہ وجود کائنات

دنیا کی تخلیق کے جتنے بھی مقاصد ہیں، ان میں سے سب سے اعلیٰ مقصد آپؐ کی ذات مبارکہ ہے۔ آپؐ ہی کائنات کے مقصدِ تخلیق اور انسانیت کے لیے ہدایت کا مرکز ہیں۔

شعر: 4 جلتے ہیں جبریلؑ کے پَر جس مقام پر — اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

مفہوم: جس مقام و مرتبہ پر حضرت جبرئیلؑ کے پَر جلتے ہیں اُس کے تمام بازوں کو جاننے والے آپؐ ہی ہیں۔

تشریح: مولانا ظفر علی خاں ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ اُن کے دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت کا جذبہ موجزن تھا۔ اُن کی نعت گوئی خلوص، عقیدت اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے۔ نعت کے اس شعر میں شاعر نے واقعہ معراج کا ذکر کیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جو حضرت جبریلؑ کا آخری مقام ہے۔ حضرت جبریلؑ اس مقام پر رُک گئے۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: اے جبرئیلؑ! تم نے ہمارا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟ اُنھوں نے عرض کیا: اگر میں اس سے آگے بڑھا تو میرے پَر جل جائیں گے۔ بقول شاعر

جبریلؑ مقام سدرہ سے گر آگے بڑھتے پَر جل جائیں
محبوبِ خدا کی منزل کا آغاز یہاں سے ہوتا ہے

اس کے بعد نبی کریم ﷺ عرش الٰہی پر تنہا تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا دیدار کیا۔ عرش کے مقامات کو دیکھا اور اس کے رازوں سے آگاہ ہوئے۔ جن رازوں کو فرشتے بھی نہیں جان سکتے ان کے حقیقی رازدار آپؐ ہی ہیں۔

www.brainbooks.pk

شعر: 5 گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے — اے تاجِ دارِ یثرب و بطحا تمھی تو ہو

مفہوم: نبی کریم ﷺ نے گمراہ لوگوں کو ہدایت دی۔ آپ ﷺ مکہ اور مدینہ سمیت پوری دنیا کے سردار اور رہنما ہیں۔

تشریح: مولانا ظفر علی خاں ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ اُن کے دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت کا جذبہ موج زن تھا۔ اُن کی نعت گوئی خلوص، عقیدت اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے۔ نعت کے اس شعر میں شاعر نے نبی کریم ﷺ کی شفقت رحمت اور ان کی ہدایت کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ آپؐ نے کفر اور جہالت کی پستیوں میں گری ہوئی عرب قوم کو سنبھالا۔ مخلوقِ خدا کے ساتھ رحم دلی، مروّت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ غریبوں اور غلاموں کو بڑے بڑے لوگوں کے برابر لا کھڑا کیا۔ بقول شاعر

> فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
> یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

آپ ﷺ دکھی انسانیت کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی مہربانیاں امیر و غریب، شاہ و گدائے اعلیٰ و ادنیٰ سب کے لیے یکساں تھیں۔ آپؐ کے مبارک قدم یثرب کی سرزمین پر پڑے تو اُسے مدینہ منورہ کر دیا۔ مکہ میں آئے اُسے مکہ مکرمہ کر دیا۔ فتوحات کے نتیجے میں نہ صرف مکہ و مدینہ کے حاکم بن گئے بلکہ پورا عرب آپ ﷺ کے زیرِ نگین آ گیا۔ آپ ﷺ کا دامن تھامنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔

شعر: 6 دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے — جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو

مفہوم: اس کائنات کے خالق و مالک کے بعد آپؐ کا وجود مبارک سب سے عظیم ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کیا خُوب کہا ہے:

''بعد از خُدا بزرگ توئی قِصہ مختصر'' یعنی اللہ تعالیٰ کے بعد آپؐ کو ہی بزرگی حاصل ہے۔

تشریح: مولانا ظفر علی خاں ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ اُن کے دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت کا جذبہ موج زن تھا۔ اُن کی نعت گوئی خلوص، عقیدت اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے۔ نعب کے اِس شعر میں شاعر مولانا ظفر علی خاں رسول اکرم ﷺ سے مخاطب ہیں م کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ دنیا اور آخرت دونوں کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِینَ ترجمہ: اور ہم آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

لہٰذا یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایمان ہے اور میرا ایمان کا حاصل یہی ہے کہ:

> سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے، سب سے اِفضل
> میرے ایمانِ مفصل کا یہیں ہے مجمل

چنانچہ یا رسول اللہ ﷺ! جس کی دنیا میں کوئی مثال یا نظیر نہیں وہ بے شائبہ آپؐ کی ذات پاک ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو صرف اِسی دنیا کے لیے نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لیے باعثِ رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

مشق

۱) شاملِ کتاب نعت کے متن کے مطابق مناسب لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) دل میں جس سے زندہ ہے وہ ---------- تمھی تو ہو۔ (تمنّا)

(ب) سب غایتوں کی ---------- تمھی تو ہو۔ (غایت اولیٰ)

www.brainbooks.pk

(ج) جلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے پر جس مقام پر (جبریلؑ)

(د) اس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا اُجالا تُمھی تو ہو (نورِ اوّلیں)

(ہ) دنیا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور کون ہے (رحمتِ دو جہاں)

۲) شاملِ کتاب نعت کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

(ا) سینہ شبِ تارِ الست سے کیا پھوٹا؟

جواب: سینہ شبِ تارِ الست سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تخلیق کا باعث بننے والا نور پھوٹا۔

(ب) شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ کس کے واسطے پیدا کیا گیا؟

جواب: شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے واسطے پیدا کیا گیا۔

(ج) ''جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر'' کی وضاحت واقعہ معراج کی روشنی میں کریں۔

جواب: "جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر" میں واقعہ معراج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت جبریلؑ، جو اللہ کے بہت عظیم اور طاقتور فرشتہ ہیں، جب اپنے پر کو اس مقام پر لاتے ہیں جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں اللہ کی قربت حاصل ہوئی، تو وہ پر جلنے لگتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مقام اتنا بلند اور پاکیزہ تھا کہ وہاں تک جبریلؑ جیسے عظیم فرشتہ بھی اپنی طاقت کا مظاہرہ نہیں کر پاتے اور اس مقام کی عظمت کے سامنے وہ محو ہو جاتے ہیں

(د) شاعر کے نزدیک آپ ﷺ کے ہاتھوں نے کسے تھام لیا؟

جواب: شاعر کے نزدیک آپ ﷺ کے ہاتھوں نے ''گرتے ہوؤں'' کو تھام لیا۔ یہاں ''گرے ہوؤں سے مراد انسان جب روحانی یا جسمانی طور پر کمزور ہو جائے، یا دنیاوی مشکلات سے پریشان ہو، تو اسے ایک ایسا رہنما ملتا ہے جو اسے سہارا دیتا ہے۔ یہاں مراد ہے کہ جب انسان کی حالت بگڑ جاتی ہے یا وہ خود کو ناکامی اور بے بسی کے عالم میں پاتا ہے، تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مدد کی۔

(ہ) شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ کون سی ہستی ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی وہ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی ہستی ہے۔

۳) اِعراب لگا کر دُرست تلفظ واضح کریں۔

شب تار الست	غایت اولی	یثرب وبطحا	نوراولیں	رحمت دوجہاں
شَبِ تَارِ اَلَسْتُ	غَایَتِ اَوْلٰی	یَثْرِبُ وَبَطْحَا	نُورِاَوّلِیں	رَحْمَتِ دَوْجَہاں

شعری اصطلاحات:

مصرع: لفظ ''مصرع'' کے لغوی معنی کواڑ کے ہیں، مگر شعری اصطلاح میں اس سے مراد ہے آدھا شعر یا نصف بیت ہے۔ دوسرے لفظوں میں مصرع بامعنی الفاظ پر مشتمل وہ سطر ہے اگر نثر میں ہو تو فقرہ یا جملہ کہلائے اور اگر نظم میں ہو تو مصرع۔ مثلاً ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے مصرع کی علامت: ع ہے۔

شعر: ''شعر'' کے لغوی معنی ہیں: کلام موزوں۔ دو مصرعے جو ایک وزن کے ہوں اور ایک خیال کو ظاہر کریں تو وہ شعر یا بیت ہے، مثلاً

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

www.brainbooks.pk

شعر کی علامت: ؎ ہے۔

قافیہ: ہر شعر کے آخر میں ردیف سے قبل آنے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً مرزا غالب کی ایک معروف غزل کا مطلع ہے:

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟ آخر اس درد کی دوا کیا ہے

اس شعر میں قافیہ کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اسی غزل کے مزید قافیے ہیں۔ ماجرا، مدّعا، وفا، صدا، بُرا

اور علامہ اقبال کی شاملِ کتاب نظم ''جاوید کے نام'' میں قافیے ہیں۔: مقام، شام، کلام، فام، نام

ردیف: لفظ ''ردیف'' کے لغوی معنی ہیں: گھڑ سوار کے پیچھے بیٹھنے والا آدمی مگر شعری اصطلاح میں قافیہ کے بعد آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو جوں کے توں دُہرائے جائیں۔ ردیف کہلاتے ہیں۔ جیسے مرزا غالب کی متذکرہ غزل کی ردیف ''کیا ہے'' کو سبز رنگ سے نمایاں کیا گیا ہے اور علامہ اقبال کی شاملِ کتاب نظم ''جاوید کے نام'' کی ردیف ہے۔ ''پیدا کر''۔

۴) شاملِ کتاب ''نعت'' میں قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

جواب: نعت کے قوافی: تمنا، دنیا، اجالا، اولیٰ شناسا، بطحا، تنہا۔ جبکہ نعت کی ردیف: تمھیؐ تو ہو۔

۵) صنفِ نظم ''نعت'' اور ''منقبت'' میں فرق واضح کریں۔

جواب: نعت سے مراد ایسی نظم ہے جس میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی تعریف بیان کی گئی ہو۔ جب کہ منقبت میں اہل بیتؓ، صحابہ کرامؓ کے اوصاف بیان کیے جاتے ہیں۔

تشریحِ اشعار: جس شعر کی تشریح کرنا مقصود ہو تو خیال رکھنا چاہیے کہ اس شعر میں بیان کی ہوئی باتوں کی وضاحت کر دی جائے۔ اگر شعر میں کوئی محاورہ یا ترکیب یا تلمیح بیان ہوئی ہے تو اُسے کھول کر بیان کر دیا جائے۔ شعر کی تشریح کی کوئی حد مقرر نہیں ہوتی، یہ جامع بھی ہو سکتی ہے اور خاصی طویل بھی۔ تشریح کے ضمن میں کوئی قول بھی لکھا جا سکتا ہے اور اگر اُسی معنی و مفہوم کا کوئی اور شعر یاد ہے تو وہ بھی لکھنا چاہیے، شاملِ کتاب ''نعت'' کے آخری شعر کی تشریح کم و بیش یوں ہوگی:

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خاں **نظم کا عنوان:** نعت

تشریح: مولانا ظفر علی خاں رسول اکرم ﷺ سے مخاطب ہیں کہ یا رسول کریم خاتم النبیین ﷺ! آپ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کے لیے باعث رحمت ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ **ترجمہ:** اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

لہٰذا یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایمان ہے اور میرے ایمان کا حاصل یہی ہے کہ:

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے، سب سے افضل میرے ایمان مفصّل کا یہی ہے مُجمل

چناں چہ یا رسول خاتم النبیین ﷺ! جس کی دنیا میں کوئی مثال یا نظیر نہیں وہ بے شائبہ آپ ﷺ کی ذاتِ پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو صرف اسی دنیا کے لیے نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

شاعر کے کہنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کائنات کے خالق و مالک کے بعد آپ ﷺ کا وجودِ مبارک سب سے عظیم ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کا خوب کہا ہے: ''بعد از خُدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' یعنی اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کو ہی بزرگی حاصل ہے۔

۶) شاملِ کتاب ''نعت'' کے پہلے دو شعروں کی تشریح کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیے تشریحات

www.brainbooks.pk

QUESTION BANK

General McQs with Conceptual Questions (CQs)

کثیرالانتخابی سوالات MCQs

مصنف کا تعارف

1. مولانا ظفر علی خاں کے دادا کا نام تھا:
(A) چودھری کرم الٰہی ✓ (B) چودھری نصرت الٰہی
(C) چودھری نواز الٰہی (D) چودھری رحمت الٰہی

2. مولانا ظفر علی خاں کہاں پیدا ہوئے؟
(A) لاہور (B) قصور (C) سیالکوٹ ✓ (D) ملتان

3. مولانا ظفر علی خاں کے والد کا نام تھا:
(A) چودھری اکرم الٰہی (B) چودھری سراج الدین احمد ✓
(C) چودھری عنایت علی احمد (D) چودھری سراج الٰہی

4. عوام نے ''بابائے صحافت'' کا لقب دیا:
(A) مولانا ظفر علی خان کو ✓ (B) مولانا محمد علی جوہر
(C) مولانا عبدالکلام آزاد کو (D) مولانا الطاف حسین حالی کو

5. جموں و کشمیر کے محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کی:
(A) مولانا محمد علی جوہر نے (B) سر آغا خان سوئم نے
(C) مولانا الطاف حسین حالی نے (D) مولانا ظفر علی خاں ✓

6. مولانا ظفر علی خاں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔
(A) وزیر آباد سے ✓ (B) قصور سے (C) گجرات سے (D) لاہور سے

7. ''اخبار زمیندار'' شائع کیا:
(A) سر آغا خاں سوئم نے (B) سر سید احمد خاں نے
(C) مولانا ظفر علی خان نے ✓ (D) مولانا محمد علی جوہر نے

8. ''اخبار زمیندار'' کس زبان میں شائع ہوا؟
(A) فارسی (B) اردو ✓ (C) ہندی (D) پشتو

9. مولانا ظفر علی خاں نے ''زمیندار'' کا دفتر منتقل کیا۔
(A) وزیر آباد (B) قصور (C) گجرات (D) لاہور ✓

www.brainbooks.pk

10. ''نعت''میں شاعرکس کی تعریف کر رہا ہے؟

(A) اللہ تعالیٰ (B) نبی کریم ﷺ ✓ (C) صحابہ کرام (D) اولیاء کرام

نعت

11. ''نعت''میں کس فرشتے کا ذکر ہے؟

(A) حضرت جبریلؑ ✓ (B) حضرت میکائیلؑ (C) حضرت اسرافیلؑ (D) حضرت عزرائیلؑ

12. شاعر کے مطابق پر جلتے ہیں:

(A) حضرت جبریلؑ ✓ (B) حضرت میکائیلؑ (C) حضرت اسرافیلؑ (D) حضرت عزرائیلؑ

13. دل جس سے زندہ ہے وہ۔۔۔۔۔۔ تمھی تو ہو:

(A) تمنا ✓ (B) راز (C) مقصد (D) شفاء

14. دنیا میں رحمتِ ۔۔۔۔۔۔ جہاں اور کون ہے:

(A) ایک (B) دو ✓ (C) سب (D) نصف

15. آدھا شعر کہلاتا ہے:

(A) قافیہ (B) ردیف (C) مصرع ✓ (D) بند

16. ''نعت''میں نبی کریم ﷺ کی ذات کو کہا گیا ہے۔

(A) راحت دو جہاں (B) رونق دو جہاں (C) عظمت دو جہاں (D) رحمت دو جہاں ✓

17. درست اعراب والا لفظ ہے:

(A) یَثْرِبُ ✓ (B) یِثْرِبُ (C) یَثْرُبَ (D) یَثْرِبَ

18. درست اعراب والا لفظ ہے:

(A) اَتَارَلَسْت (B) اُتَارَلَسْت (C) اِتَارَلِسْت (D) تَارَلَسْتُ ✓

19. درست اعراب والا لفظ ہے:

(A) وَبَطُحَاءُ (B) وَبَطْحَاء (C) وَبِطُحَاءُ (D) وَبَطْحَاءُ ✓

مصنف کا تعارف

مختصر سوالات SQs

1. نظم ''نعت''میں کس شخصیت کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: نظم ''نعت''میں حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی عظمت اور محبت کا ذکر کیا گیا ہے۔

2. مولانا ظفر علی خاں کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مولانا ظفر علی خاں 1874ء میں کوسیال کوٹ کے گاؤں ''کوٹ مہرتھ''میں پیدا ہوئے۔

www.brainbooks.pk

3. مولانا ظفر علی خاں نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: مولانا ظفر علی خاں نے ابتدائی تعلیم وزیر آباد سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پٹیالہ اور ''ایف اے'' اور ''بی اے'' علی گڑھ سے کیا۔

نعت

4. ''ہم جس میں بس رہے وہ دُنیا تھی تو ہو'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''ہم جس میں بس رہے وہ دُنیا تھی تو ہو'' سے مراد ہے کہ دُنیا کی تخلیق حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے لیے کی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ کی آمد ہی سے دُنیا کا مقصد پورا ہوا۔

5. مولانا ظفر علی خاں نے تعلیم مکمل کرنے بعد کس شعبے سے وابستہ رہے؟

جواب: مولانا ظفر علی خاں نے تعلیم مکمل کرنے بعد ریاست جموں و کشمیر کے محکمۂ ڈاکہ کے شعبے سے وابستہ رہے۔

6. مولوی سراج الدین احمد نے کون سا اخبار شروع کیا تھا؟

جواب: مولوی سراج الدین احمد نے ''زمیندار'' اخبار شروع کیا تھا۔

7. مولانا ظفر علی خاں کی شاعری کے موضوعات کیا تھے؟

جواب: مولانا ظفر علی خاں کی شاعری کے موضوعات عام طور پر سیاسی اور حالات حاضرہ سے متعلق ہوتے تھے۔ آپ نے نعت گوئی میں کمال حاصل کیا۔

8. مولانا ظفر علی خاں کی کتابوں کے نام بتائیں؟

جواب: مولانا ظفر علی خاں کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

i) بہارستان ii) نگارستان iii) چمنستان iv) حبسیات

www.brainbooks.pk

سبق 3 اخلاقِ حسنہ

سید سلیمان ندوی
(۱۸۸۴ء-۱۹۵۳ء)

تعارف:

سید سلیمان ندوی ضلع پٹنہ (انڈیا) کے ایک گاؤں دیسنہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو سے حاصل کی اور اُسی ادارے سے وابستہ اور علامہ شبلی نعمانی کے خاص تلامذہ میں شامل ہوگئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب مولانا شبلی نعمانی اپنی عظیم تصنیف ''سیرت النبی'' ترتیب دے رہے تھے۔ وہ دو جلدیں ہی ترتیب دے پائے تھے کہ ان کا ناگہانی انتقال ہوگیا تو یہ فریضہ سید سلیمان ندوی نے اپنے ذمے لے لیا اور باقی ماندہ چار جلدوں کی بہ طریقِ احسن تکمیل کی۔

سید سلیمان ندوی کو علامہ شبلی نعمانی کی طرح تاریخ، بالخصوص تاریخ عالم اسلام اور اَدب سے خاص لگاؤ تھا۔ چناں چہ انھوں نے سیرت، سوانح، دینِ اسلام اور زبان و ادب کے موضوعات پر تحقیقی کام کیا۔ علامہ اقبال اور سر راس مسعود کے ہم راہ حکومت افغانستان کی دعوت پر افغانستان گئے اور وہاں کے حالات قلم بند کیے۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی آ گئے۔ حکومت پاکستان نے اُن کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں ''نشان سپاس'' پیش کیا۔ کراچی میں انتقال کیا۔ ان کی آخری آرام گاہ اسلامیہ کالج کراچی کے عقب میں ایک احاطے میں واقع ہے۔

سید سلیمان ندوی کی تدفین کے وقت شام کے سفیر نے کہا تھا کہ ہم سید سلیمان ندوی کو دفن نہیں کر رہے بلکہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کو دفن کر رہے ہیں۔

سید سلیمان ندوی کی تصانیف میں: ''خطباتِ مدراس''، ''عرب و ہند کے تعلقات''، ''عربوں کی جہاز رانی''، ''سیرت عائشہؓ''، ''حیات شبلی''، ''نقوش سُلیمانی'' اور ''رحمت عالمؐ'' شامل ہیں۔ شامل کتاب اقتباس اُن کی تصنیف ''رحمت عالمؐ'' سے مستعار ہے جس میں نبی کریم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اخلاق	طور طریقے	حسنہ	نیک	اُم المومنین	مومنین کی ماں
شہادت	گواہی	فیاض	سخی	خیرات	صدقہ
مقروض	قرض دار	فدک	خیبر کا مشہور باغ	ہم سایہ	پڑوسی
کافی	مناسب	مظلوم	جس پر ظلم کیا جائے	عہد	وعدہ
فقیر	محتاج	آرزو	خواہش	شرارت	بدتمیزی
صفائی	پاکیزگی	موقعت	حالت	فقر	غربت
ضرورت	کسی چیز کی کمی	نصیحت	مشورہ	اضطراب	بےچینی
عبرت	سبق	امانت	سپرد کی ہوئی چیز	غم	اداسی

www.brainbooks.pk

عافیت	خوشحالی	فضیلت	بڑائی	فتح	کامیابی
تواضع	عاجزی	بردباری	تحمل	مواساۃ	تسلی
صداقت	سچائی	رضا	خوشی	فلاح	کامیابی
تعظیم	عزت دینا	تقدیر	قسمت	متواضع	عاجز
بشاشت	مسکراہٹ	حلم	برداشت	رفاقت	دوستی
جوش	جذبہ	حرمت	عزت	محنت	مشقت
انکسار	عاجزی	اخلاص	سچائی	عزم	پختہ ارادہ

خلاصہ

''اخلاقِ حسنہ'' میں سید سلیمان ندویؒ'' نے رسول اکرم ﷺ کے بلند اخلاق، عظیم صفات اور مثالی کردار کو بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ خلاق کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز تھے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے گواہی دی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے اخلاق وہی تھے۔ جن کی قرآن نے تعلیم دی ہے۔ خود قرآن نے اس کی شہادت دی ہے۔

ترجمہ: ''بے شک اے محمد (ﷺ) آپ ﷺ حُسن اخلاق کے بہت بڑے رتبے پر ہیں۔''

حضور اکرم ﷺ بہت فیاض اور سخی تھے۔ کسی سوالی کا سوال رد نہیں کیا۔ ایک صحابیؓ کے ولیمے پر اپنے گھر سے آٹا منگوایا حالاں کہ گھر میں اس آٹے کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ فدک کے رئیس نے چار اونٹوں پر غلہ بھیجا۔ جب تک وہ غلہ غریبوں میں تقسیم نہ ہوا، آپ گھر تشریف نہ لے گئے۔

آپ ﷺ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ ﷺ کے پاس مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی مہمان آتے تھے اور آپ ﷺ سب کی خاطر مدارت فرماتے تھے اور اُن کی راحت کا خاص خیال رکھتے۔ آپ ﷺ انتہائی سادگی پسند تھے۔ اپنے پھٹے کپڑے خود سی لیتے۔ جوتے گانٹھ لیتے اور بکریوں کا دودھ بھی اپنے ہاتھوں سے دوہتے تھے۔ مجمع میں بیٹھتے تو سب کے برابر ہو کر بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر اور خندق کی کھدائی میں بھی محنت مزدوری کی۔

مظلوموں کی فریاد سنتے۔ کوئی مسلمان اگر مقروض مر جائے تو اس کا قرضہ ادا کر دیتے۔ بیماریوں کی عیادت فرماتے۔ پڑوسیوں کا خاص خیال رکھتے۔ بچوں سے خاص محبت اور شفقت فرماتے۔ ان کو چومتے اور پیار کرتے۔

اسلام سے پہلے عورتوں کی حالت خراب تھی لیکن آپ ﷺ نے ان کے حقوق مقرر کیے اور ثابت کیا کہ عورتیں بھی عزت اور ہمدردی کے لائق ہیں۔ عورتیں دلیری کے ساتھ آپ ﷺ سے مسائل پوچھتیں اور آپ ﷺ انھیں احترام دیتے تھے۔

آپ ﷺ عدل و انصاف کے پیکر تھے۔ فیصلہ کرتے ہوئے امیر و غریب چھوٹے اور بڑے کا فرق ملحوظ نہ رکھتے۔ ایک دفعہ قبیلہ مخزوم کی عورت چوری کی جرم میں گرفتاری ہوئی۔ حضرت اسامہؓ سے، جن آپ ﷺ بہت چاہتے تھے، سفارش کرائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے کی قومیں اس لیے برباد ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب معمولی آدمی جرم کرتا وہ سزا پاتا۔''

www.brainbooks.pk

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس آپ ﷺ کی خدمت میں گزارے مگر آپ ﷺ نے نہ کبھی ڈانٹا، نہ مارا، نہ یہ پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کیا نہ کیا۔

آپ ﷺ بہت بہادر اور شجاع تھے۔ میدانِ جنگ میں تلواروں کے سائے اور تیروں کے جھرمٹ میں آپ ﷺ ذرا نہ گھبراتے تھے۔ اُحد اور حُنین کی جنگوں میں جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ چکے تھے۔ آپ ڈٹ کر میدان میں کھڑے رہے اور مسلمانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ طویل آزمائشیں اور مسلسل ناکامیاں بھی آپ ﷺ کے پائے استقلال میں لغزش نہ پیدا کرسکیں۔ عزم واستقلال کا یہ عالم تھا کہ تبلیغ حق سے روکنے والوں کے بارے میں اپنے چچا سے فرمایا:

''اگر قریش میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں تب بھی حق کے اعلان سے باز نہ رہوں گا''

آپ ﷺ صفائی اور سادگی کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے لباس، خوراک اور طرزِ زندگی سے سادگی کی جھلک نظر آتی ہے۔

آپ ﷺ ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبے رہتے۔ اذان کی آواز سنتے اور فوراً نماز کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ قبر اور آخرت کے تصور سے رونے لگتے اور صحابہؓ کو اکثر سفرِ آخرت کی تیاری کے لیے اعمال صالح کی تلقین فرماتے۔

اہم نثر پاروں کی تشریح

نیچے دیے ہوئے نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیں۔

عبارت: 1

کسی اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ حضورِ انور خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حضور ﷺ کے اخلاق تھے۔'' غرض آپ ﷺ کی ساری زندگی قرآنِ مجید کی عملی تفسیر تھی اور یہ بھی آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ خود قرآن نے اس کی شہادت دی اور کہا:

ترجمہ: ''بے شک اے محمد (رسول اللہ ﷺ)! آپ حسنِ اخلاق کے بہت بڑے رتبے پر ہیں۔''

مصنف کا نام: سیّد سلیمان ندویؒ **سبق کا عنوان:** اخلاقِ حسنہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اُمّ المومنین	ایمان لانے والوں کی ماں	معجزہ	وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو
عملی تفسیر	عمل کے ذریعے تشریح	شہادت	گواہی
حُسنِ اخلاق	اچھا اخلاق		

تشریح: مصنف سید سلیمان ندویؒ کی تاریخ عالمِ السلام اور ادب سے خاص لگاؤ تھا۔ شامل کتاب سبق ''اخلاقِ حسنہ'' اُن کی تصنیف ''رحمتِ عالم'' سے لیا گیا ہے۔ جس میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

زیرِ تشریح عبارت میں نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک دفعہ کسی صحابیؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہؓ ام المومنین (مومنوں کی ماں) ہیں اور نبی کریم ﷺ کے سب سے قریب تھیں۔

www.brainbooks.pk

حضرت عائشہؓ اِس سوال کوسُن کر حیران ہوگئیں اور سوال کرنے والے سے پوچھا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہی حضورﷺ کے اخلاق تھے۔

یہ جواب اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ نبی کریمﷺ کی پوری زندگی قرآن مجید کی عملی تفسیر تھی۔ آپﷺ کے کردار میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جن کی قرآن مجید تعلیم دیتا ہے۔ بقول شاعر:

سچائی کا درس ملا جس سے ہم کو
وہ صادق و امین کی ادا ہے

اللہ تعالیٰ نے نبی کریمﷺ کے اخلاقِ حسنہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

ترجمہ: ''بے شک اے محمدﷺ! آپﷺ بلند اخلاق کے درجے پر فائز ہیں۔''

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ نبی کریمﷺ کے اخلاق سب سے اعلیٰ اور کامل تھے اور یہی آیت کی سیرت کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اِسی لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''بے شک تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔''

عبارت: 2

حضور خاتم النبیین ﷺ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپﷺ کے یہاں مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی مہمان ہوتے۔ آپﷺ سب کی خاطر کرتے اور خود ہی سب کی خدمت کرتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ مہمان آجاتے اور گھر میں جو کچھ موجود ہوتا، وہ اُن کو کھلا پلا دیا جاتا اور پورا گھر فاقہ کرتا۔ راتوں کو اُٹھ کر مہمانوں کی دیکھ بھال فرماتے کہ ان کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ گھر میں رہتے تو گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ اپنے پھٹے کپڑے آپ سی لیتے، اپنے پھٹے ہوئے جوتے کو خود گانٹھ لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دوہتے۔ مجمع میں بیٹھتے تو سب کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ مسجد نبوی کے بنانے اور خندق کے کھودنے میں مزدوروں کے ساتھ مل کر آپﷺ نے بھی کام کیے۔

مصنف کا نام: سیّد سلیمان ندوی **سبق کا عنوان:** اخلاقِ حسنہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مہمان نواز	مہمان نوازی کرنے والا	**مشرک**	وہ شخص جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے
خاطر کرنا	خیال رکھنا	**فاقہ**	کچھ نہ کھانا
گانٹھ لینا	جوتے مرمت کرنا	**خندق**	زمین میں کھودی جانے والی لمبی اور گہری کھائی

تشریح: زیرِ نظر سبق صنف کے اعتبار سے سیرت نگاری ہے۔ تشریح طلب عبارت میں سیّد سلیمان ندویؒ نے حضور اکرمﷺ کی مہمان نوازی اور سادگی کو بیان کیا ہے۔ آپﷺ کی مہمان نوازی یہ مثال تھی کہ مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی آپ کے مہمان بنتے اور آپﷺ سب کی یکساں عزت اور خاطر داری کرتے۔ گھر میں جو کچھ موجود ہوتا تو وہ مہمانوں کو پیش کر دیتے چاہے خود اور آپﷺ کا خاندان کچھ نہ کھاتے یعنی فاقے میں رہتا۔ اس کے علاوہ راتوں کو بھی اُٹھ کر مہمانوں کا خیال رکھتے کہ اُنھیں کوئی پریشانی، تو نہیں، آپﷺ کا اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دینے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

www.brainbooks.pk

ترجمہ: ''اور وہ (ایثار کرنے والے) اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، چاہے خود کو ضرورت ہو۔''

مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کی عظیم صفت ہے اور مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہوتا ہے بقول شاعر:

؎ کھلا جب کسی پر ظہور حقیقت
وہی ہے مہمان ، وہی میزبان ہے

نبی کریم ﷺ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ نہ صرف اپنے گھر کے کام خود کرتے بلکہ اپنے پھٹے کپڑے اور جوتے بھی خود سلائی کر لیتے تھے۔ لوگوں میں بیٹھتے کو سب کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ جب مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر ہوئی یا خندق کھودی گئی تو آپ ﷺ نے مزدوروں کی طرح کام کیا، کسی قسم کے امتیاز سے کام نہیں لیا۔

آپ کی مہمان نوازی، عاجزی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا، انسان کو حقیقی عظمت عطا کرتے ہیں اور ہماری بہترین کردار کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

عبارت: 3

آپ ﷺ مظلوموں کی فریاد سنتے اور انصاف کے ساتھ اُن کا حق دلاتے۔ کم زوروں پر رحم کھاتے، بے کسوں کا سہارا بنتے، مقروضوں کا قرض ادا کرتے حکم تھا کہ جو مسلمان مر جائے اور اپنے ذمے قرض چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو، میں اس کو ادا کردوں گا اور وہ جو ترکہ چھوڑ جائے وہ وارثوں کا حق ہے، مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ آپ ﷺ بیماروں کو تسلی دیتے، ان کو دیکھنے جاتے، دوست، دشمن، اور مومن و کافر کی اس میں کوئی قید نہ تھی۔ گناہ گاروں کو معاف کر دیتے، دشمنوں کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔

مصنف کا نام: سیّد سلیمان ندویؒ **سبق کا عنوان:** اخلاق حسنہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مظلوم	وہ شخص جس پر ظلم ہو رہا ہو	فریاد	مدد کے لیے پکارنا
بے کس	وہ شخص کس کا کوئی سہارا نہ ہو	ترکہ	وہ مال و جائیداد جو مرنے والے اپنے پیچھے چھوڑ جائے
تسلی	حوصلہ دینا	دعائے خیر	بھلائی اور سلامتی کی دعا

تشریح: زیرِ نظر سبق مصنف کے اعتبار سے سیرت نگاری ہے۔ تشریح طلب عبارت میں سیّد سلیمان ندویؒ نے رسول اکرم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق، بہتر کردار اور انسانیت نوازی کا ذکر ہے۔ جس شخص پر ظلم ہو رہا ہوتا، آپ ﷺ اُس کی شکایت سنتے اور عدل کے ساتھ اُس کا حق دلاتے۔ قرآن مجید کی سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ''عدل کرو، یہی تقویٰ کے قریب ترین ہے'' (سورہ المائدہ:8)

عدل و انصاف کے لیے آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''عدل و انصاف کرنے والے حکمران کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔''

ناتواں پر رحم کھاتے، جس کا کوئی سہارا نہ ہوتا، آپ ﷺ اُس کا سہارا بنتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے تو اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ مگر جو مال و جائیداد مرنے والا اپنے پیچھے چھوڑ جائے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ آپ ﷺ بیماروں کی دل جوئی کرتے اور انھیں حوصلہ دیتے چاہے وہ مومن ہو یا کافر، دوست، ہو یا دشمن، غلطی کرنے والے شخص کو معاف فرما دیتے اور دشمنوں کے لیے بھی خیر و بھلائی کی دعا فرماتے۔

www.brainbooks.pk

عبارت: 4

اسلام سے پہلے عورتیں ہمیشہ ذلیل رہی ہیں لیکن ہمارے حضورﷺ نے اُن پر احسان فرمایا۔اُن کے حقوق مقرر فرمائے اور اپنے برتاؤ سے ظاہر فرمادیا کہ طبقہ حقیر نہیں ہے بلکہ عزت اور ہمدردی کے لائق ہے۔آپﷺ کے پاس ہر وقت مردوں کا مجمع رہتا تھا۔عورتیں دلیری اور بے تکلفی سے آپﷺ سے مسائل پوچھتیں،لیکن آپﷺ بُرا نہ مانتے،اُن کی خاطر داری کا خیال رکھتے تھے۔

مصنف کا نام: سیّد سلیمان ندوی **سبق کا عنوان:** اخلاقِ حسنہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ذلیل	حقیر،کم تر	احسان	بھلائی کرنا،نوازش کرنا
برتاؤ	رویہ ، سلوک	حقیر	کم تر، ذلیل، بے قدر
بے تکلفی	کُھل کر،آزادنہ	مسائل	شرعی سوالات

تشریح: زیرِ نظر سبق صنف کے اعتبار سے سیرت نگاری ہے۔تشریح طلب عبارت میں سید سلیمان ندوی نے رسول اکرمﷺ کے بلند اخلاق اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے آپ ﷺ کی شفقت اور محبت کا ذکر کیا ہے۔اسلام سے پہلے عورتوں کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا تھا مگر آپ ﷺ نے عورتوں کو اُن کا جائز مقام دیا اور اُن کے حقوق کا تحفظ فرمایا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرمان ہے:

ترجمہ: ''اور عورتوں کے حقوق (مردوں پر) ویسے ہی ہیں جیسے (مردوں کے حقوق) عورتوں پر ہیں،اچھے برتاؤ کے ساتھ۔''

نبی کریمﷺ کے پاس مردوں کو بڑی تعداد موجود ہوتی تھی مگر آپﷺ عورتوں کے شرعی سوالات سنتے اور اُن سوالات جواب مرحمت فرماتے۔آپﷺ کی محفل میں عورتیں بلا جھجک اپنے سوالات پوچھتی تھیں اور آپﷺ ہمیشہ اُن کی عزت کرتے تھے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ: ''اور ان (عورتوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو۔''

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو معاشرے میں بلند مقام دیا اور اُن کے ساتھ بہترین برتاؤ کی مثالیں قائم کرلیں۔

عبارت: 5

مزاج مبارک میں سادگی بہت تھی،کھانے پینے، پہننے اوڑھنے،اُٹھنے، بیٹھنے،کسی چیز میں تکلف پسند نہ تھا۔جو سامنے آجاتا وہ کھالیتے،پہننے کے لیے موٹا جھوٹا جو مل جاتا،اس کو پہن لیتے،زمین پر،چٹائی،فرش پر،جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے،خدا کی نعمتوں سے جائز طور پر فائدہ اُٹھانے کی اجازت آپ نے ضرور دی لیکن تن پروری اور عیش نہ اپنے لیے پسند فرمائی نہ عام مسلمانوں کے لیے۔

مصنف کا نام: سیّد سلیمان ندوی **سبق کا عنوان:** اخلاقِ حسنہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مزاج مبارک	بابرکت طبیعت	نعمتوں	اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزیں
تکلف	ظاہرداری،بناوٹ	تن پروری	بدن کو پالنا،آرام طلبی
موٹا جھوٹا	سادہ اور عام	جائز طور پر	صحیح طریقے سے

www.brainbooks.pk

تشریح: زیرِنظر سبق صنف کے اعتبار سے سیرت نگاری ہے۔تشریح طلب عبارت میں مصنف سید سلیمان ندوی رسول پاک ﷺ کی طبیعت کے طور طریقے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی طبیعت میں سادگی بہت تھی اور وہ ہر کام میں سادگی پسند کرتے تھے۔ اُٹھنے بیٹھنے کا معاملہ ہوتا، کھانے پینے کا یا پھر لباس پہننے اور اوڑھنے کا، کسی چیز میں بھی آرام طلب نہ تھے اور نہ ہی آرام طلبی کو اپنے نزدیک آنے دیتے تھے۔آپ ﷺ کا فرمان ہے:

ترجمہ: ''مجھے اپنے فقر پر فخر ہے۔''

''سیّد سلیمان ندویؒ'' نبی کریم ﷺ کی عادات واطوار کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی طبیعت میں سادگی اس قدر زیادہ تھی کہ جو کھانے پینے کو سامنے آجاتا، بغیر کسی ناگواری کا اظہار کیے خوش دلی کے ساتھ کھا پی لیتے اور جو کچھ لباس پہننے کو مل جاتا خوشی خوشی پہن لیتے۔اگر بیٹھنا ہوتا تو جہاں جگہ ملتی، وہیں بیٹھ جاتے اور یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ میں تو صرف چٹائی پر یا پکے فرش پر بیٹھوں گا۔

مصنف آپ ﷺ کی سادگی کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ، چیزوں کو جائز طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت ضرور دی لیکن ان چیزوں سے نہ تو خود ناجائز فائدہ اٹھایا اور نہ ہی مسلمانوں کو ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔اگر کوئی مسلمان چیزوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتا تو آپ اس کو ہرگز پسند فرماتے۔

عبارت: 6

سال ہا سال کی ناکامی کی تکلیفوں کے بعد بھی کبھی مایوسی نے آپ ﷺ کے دل میں راہ نہ پائی اور آخر وہ دن آیا جب آپ ﷺ اکیلے سارے عرب پر چھا گئے۔مکے کی تکلیفوں سے گھبرا کر ایک صحابیؓ نے درخواست کی: ''یارسول اللہ! آپ ہم لوگوں کے لیے کیوں مدد کی دعا نہیں فرماتے؟'' یہ سن کر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ گزرے، اُن کو آروں سے چیرا گیا، اُن کے بدن پر لوہے کی کنگھیاں چلائی گئیں، جس سے گوشت پوست سب کٹ جاتا لیکن یہ تکلیفیں بھی اُن کو حق سے نہ پھیر سکیں۔خدا کی قسم! دینِ اسلام اپنے کمال کے مرتبے پر پہنچ کر رہے گا یہاں تک کہ صنعا (یمن) سے حضرموت تک ایک سوار اس طرح بے خطر چلا جائے گا کہ اُس کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔''

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مایوسی	اُمید کا ختم ہو جانا	صحابی	نبی کریم ﷺ کے ساتھی
آروں سے چیرا	لکڑی کاٹنے کے آلے (آری) سے جسم کو کاٹنا	لوہے کی کنگھیاں	سخت اور نوکیلے اوزار
صنعا	یمن کا دارالحکومت	حضرموت	عرب کے جنوبی علاقے میں ایک مشہور شہر

تشریح: زیرِنظر سبق صنف کے اعتبار سے سیرت نگاری ہے۔تشریح طلب عبارت میں سیّد سلیمان ندویؒ نے رسول اللہ ﷺ کی ثابت قدمی، صبر اور ایمان کی پختگی کو بیان کیا ہے۔سالوں کی مشکلات وتکالیف کے باوجود آپ ﷺ نے کبھی ہمت نہیں ہاری اور اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھا۔قرآن مجید فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور صبر کرو اور تمھارا صبر اللہ تعالیٰ ہی کے سبب ہے۔'' (سورۃ النحل)

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی دن بھی آیا۔جب آپ ﷺ پورے عرب پر چھا گئے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

www.brainbooks.pk

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آ پہنچی۔'' (سورالنصر)

مکی دور میں مشکلات سے پریشان ہوکر آپ ﷺ کے ایک ساتھی آپ ﷺ سے مدد کے لیے دعا فرمانے کے لیے کہا تو آپ ﷺ نے انھیں کی تلقین فرمائی اور کہا کہ تم لوگوں سے پہلے کے ایمان والوں نے بھی سخت تکالیف برداشت کیں۔ اُن کے جسم کو آری سے کاٹا گیا۔ سخت اور نوکیلے اوزاروں سے کھال اور گوشت تک کاٹ کر الگ الگ کیا گیا۔ لیکن یہ آزمائشیں بھی اُن کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے نہ ہٹا سکیں۔ آپ ﷺ نے یقین دلایا کہ دین اسلام اپنے عروج پر پہنچے گا اور ایک دن آئے گا جب امن و امان اس قدر ہوگا کہ ایک سوار یمن کے دارالحکومت صنعا سے حضر موت تک بے خوف سفر کر سکے گا۔ بقول شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

مشق

۱) درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) رسول کریم ﷺ کی ساری زندگی قرآن مجید کی تھی:

(الف) تشریح (ب) وضاحت (ج) تفسیر (د) عملی تفسیر ✓

(ii) فِدک کے رئیس نے غلہ بھیجا:

(الف) دو اونٹوں پر (ب) تین اونٹوں پر (ج) چار اونٹوں پر ✓ (د) پانچ اونٹوں پر

(iii) آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''خدا کی قسم! وہ مومن نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ۔۔۔۔۔۔۔ سے بچا ہوا نہ ہو۔''

(الف) ریشہ دوانیوں (ب) فتنہ انگیزیوں (ج) سازشوں (د) شرارتوں ✓

(iv) آپ ﷺ فصل کا میوہ سب سے پہلے عطا فرماتے:

(الف) کم عمر بچے کو ✓ (ب) نوجوان کو (ج) اَدھیڑ عمر کو (د) ضعیف العمر کو

(v) آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کا عرصہ لڑائیوں میں بسر ہوا:

(الف) آٹھ برس (ب) نو برس ✓ (ج) دس برس (د) گیارہ برس

(vi) حضرت ۔۔۔۔۔۔ کو آپ ﷺ کے گھر آنے کی خبر ہوئی تو وہ باغ سے جا کر کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ لائے۔

(الف) عثمان غنیؓ (ب) ابوایوب انصاریؓ ✓ (ج) ابوعبیدہؓ (د) سلمان فارسیؓ

۲) سبق ''اخلاقِ حسنہ'' کے متن کو مدنظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(ا) کس سے پوچھا گیا کہ حضور انور خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟

جواب: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور انور خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔

(ب) آپ ﷺ گھر کے کس نوعیت کے کام کاج کرنے کو عار نہیں سمجھتے تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ اپنے کپڑے آپ سی لیتے، اپنے پھٹے جوتے کو خود گانٹھ لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دوہتے۔

(ج) مسجد نبوی ﷺ کے بنانے اور خندق کے کھودنے میں آپ ﷺ نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: مسجد نبوی ﷺ کے بنانے اور خندق کھودنے میں سب مزدوروں کے ساتھ مل کر نبی کریم ﷺ نے بھی کام کیا۔

www.brainbooks.pk

(د) اگر کسی ایسے شخص کا انتقال ہوتا جس کے ذمے قرض ہوتا اور اس کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا ارشاد تھا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان مر جائے اور اپنے ذمے قرض چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو، میں اس کو ادا کر دوں گا اور وہ جو ترکہ چھوڑ جائے وہ وارثوں کا حق ہے، مجھے اُس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔

(ہ) آپ ﷺ کا پڑوسیوں کے بارے میں کیسا سلوک رَوا رکھنے کا فرمان ہے؟

جواب: نبی کریم نے فرمایا: ''خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔'' صحابہؓ نے پوچھا: ''کون یا رسول اللہ ﷺ؟'' فرمایا: ''جس پڑوسی اس کی شراتوں سے بچا ہوا نہ ہو۔''

۳) نیچے دی ہوئی تراکیب کے معانی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معانی	جملے
حضورانور	نبی کریم ﷺ کی موجودگی	حضورانور ﷺ کی زندگی تمام انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔
حسن اخلاق	اچھے اخلاق	نبی کریم ﷺ ہمیشہ حسن اخلاق کے ساتھ لوگوں سے بات کرتے تھے۔
دادودہش	عظمت وشان	صحابہ کرامؓ کی دادودہش کی گونج آج سنائی دیتی ہیں۔
مسجد نبوی	حضور ﷺ کی مسجد	مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں واقع ہے، اس کے احاطے میں روضہ رسول ﷺ واقع ہے۔
چہرہ مبارک	نبی کریم ﷺ کا چہرہ	نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل کو سکون ملتا تھا۔
عزم واستقلال	پکا ارادہ، ثابت قدمی	صحابہ کرامؓ نے عزم واستقلال کے ساتھ ہر مشکلات میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا۔

۴) دیے ہوئے واحد الفاظ کے جمع لکھیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
اخلاق	اخلاقیات	معجزہ	معجزات
فرمان	فرامین	رئیس	رؤساء
مسکین	مساکین	سفارش	سفارشات
جاں نثار	جاں نثاروں	باغ	باغات
اعلان	اعلانات		

نثر پارے کی تشریح

٦) نیچے دیے ہوئے نثر پارے کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیں۔

''مزاج مبارک میں سادگی بہت تھی۔ کھانے پینے، پہننے، اوڑھنے، اٹھنے بیٹھنے، کسی چیز میں تکلف پسند نہ تھا۔ پہننے کے لیے موٹا جھوٹا جو مل جاتا، اس کو پہن لیتے۔ زمین پر، چٹائی پر، فرش پر، جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ خدا کی نعمتوں سے جائز طور پر فائدہ اُٹھانے کی اجازت آپ نے ضرور دی لیکن تن پروری اور عیش نہ اپنے لیے پسند فرمائی نہ عام مسلمانوں کے لیے۔''

مصنف کا نام: سیّد سُلیمان ندوی **سبق کا عنوان:** اخلاقِ حسنہ

www.brainbooks.pk

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزوں	**نعمتوں**	بابرکت طبیعت	**مزاجِ مبارک**
بدن کو پالنا، آرام طلبی	**تن پروری**	ظاہرداری، بناوٹ	**تکلف**

تشریح: زیرِ تشریح نثر پارے میں مصنف (سید سُلیمان ندوی) رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کی طبیعت کے طور طریقے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی طبیعت میں سادگی بہت تھی اور وہ ہر کام میں سادگی پسند کرتے تھے۔ اُٹھنے بیٹھنے کا معاملہ ہوتا، کھانے پینے کا یا پھر لباس پہننے اور اوڑھنے کا، کسی چیز میں بھی آرام طلب نہ تھے اور نہ ہی آرام طلبی کو اپنے نزدیک آنے دیتے تھے۔

سیّد سُلیمان ندوی آپ ﷺ کی عادات و اطوار کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی طبیعت میں سادگی اس قدر زیادہ تھی کہ جو کچھ کھانے پینے کو سامنے آجاتا، بغیر کسی ناگواری کا اظہار کیے خوش دلی کے ساتھ کھا پی لیتے اور جو کچھ لباس پہننے کو مل جاتا خوشی خوشی پہن لیتے۔ اگر بیٹھنا ہوتا تو جہاں جگہ ملتی، وہیں بیٹھ جاتے اور یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ میں تو صرف چٹائی پر پکے فرش پر بیٹھوں گا۔

مصنف آپ خاتم النبیین ﷺ کی سادگی کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ چیزوں کو جائز طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت ضرور دی لیکن ان چیزوں سے نہ تو خود ناجائز فائدہ اٹھایا اور نہ ہی مسلمانوں کو ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔ اگر کوئی مسلمان چیزوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتا تو آپ ﷺ اس کو ہرگز پسند نہ فرماتے۔

۷) مندرجہ بالا نثر پارے کی تشریح کی روشنی میں درج ذیل نثر پارے کی تشریح کریں اور مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیں۔

حضور ﷺ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ ﷺ کے یہاں مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی مہمان ہوتے۔ آپ ﷺ سب کی خاطر کرتے اور خود ہی سب کی خدمت کرتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ مہمان آجاتے اور گھر میں جو کچھ موجود ہوتا، وہ اُن کو کھلا پلا دیا جاتا اور پورا گھر فاقہ کرتا۔ راتوں کو اُٹھ کر مہمانوں کی دیکھ بھال فرماتے کہ ان کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ گھر میں رہتے تو گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ اپنے پھٹے کپڑے آپ سی لیتے، اپنے پھٹے ہوئے جوتے کو خود گانٹھ لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دوہتے۔ مجمع میں بیٹھتے تو سب کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ مسجد نبوی کے بنانے اور خندق کے کھودنے میں مزدوروں کے ساتھ مل کر آپ ﷺ نے بھی کام کیے۔

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
مرمت کرنا	**گانٹھنا**	مہمان کی خاطر مدارات کرنے والا	**مہمان نواز**
دکھ	**تکلیف**	تواضع	**خاطر**
کھانا نہ ملنا	**فاقہ**	ضیافت کرنا	**کھلانا پلانا**
		لین دین	**کام کاج**

تشریح: اس عبارت میں مصنف کہتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مہمان نوازی، سادگی اور ہاتھ سے کام کرنے کی عادت میں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ ﷺ دوسروں کو بھی مہمانوں کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ مہمان کی خاطر کرے۔“

آپ ﷺ کے یہاں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مشرک اور کافر بھی مہمان ہوتے تھے۔ آپ ﷺ غیر مسلم مہمانوں کی بھی بہت خدمت کرتے تھے۔ ان کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کا خیال رکھتے تھے۔ انھیں اچھا کھانا کھلاتے، ان کی خاطر داری کرتے اور ان کے

www.brainbooks.pk

آرام وسکون کا خیال رکھتے تھے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ گھر میں کوئی مہمان آتا اور گھر میں اسے کھلانے پلانے کے لیے کچھ موجود نہ ہوتا تو آپ ﷺ کسی سے ادھار کو مہمان کی خاطر کرتے تھے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ مہمان آجاتے اور گھر میں جو کچھ موجود ہوتا، وہ ان کو کھلا پلا دیا جاتا اور پورا گھر فاقہ کرتا۔ مہمانوں کی خدمت اور خاطر داری کا یہ عالم آپ ﷺ کی فیاضی اور ایثار کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ آپ ﷺ مہمان کو کھلانے پلانے میں ہی فراخ دلی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے رہنے سہنے میں بھی آرام وسکون کا خیال کرتے تھے۔ اسے سونے کے لیے اچھا بستر دیتے۔ یہاں تک کہ رات اٹھ کر بھی مہمان کو دیکھ بھال فرماتے تھے۔ اسے کوئی تکلیف ہوتی تو دور فرماتے اور اسے ہر طرح راحت دیتے تھے۔

آپ ﷺ کا اخلاق اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی بہت اچھا تھا۔ گھر میں ہوتے تو ہی اپنی بیویوں کا ہاتھ بٹاتے اور کام کاج میں ان کی مدد فرماتے تھے۔ اسی طرح اپنا کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا لباس بہت صاف ستھرا ہوتا تھا۔ اگر کبھی دیکھتے کہ آپ کا کپڑا کہیں سے پھٹ گیا ہے تو آپ ﷺ خود اسے سی لیتے تھے۔ اگر پھٹے ہوئے کپڑے کو پیوند لگانے کی ضرورت ہوتی تو اسے پیوند لگا کر پہن لیتے تھے۔ اسی طرح آپ ﷺ اپنے پھٹے جوتے بھی خود گانٹھ لیتے تھے۔ پیوند لگے کپڑے اور مرمت شدہ جوتے پہننے میں آپ ﷺ کسی قسم کا عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ گھر میں اپنی بکریوں کو دیکھ بھال بھی خود کرتے تھے۔ بکریوں کا دودھ بھی آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے دوہتے تھے۔

QUESTION BANK

General McQs with Conceptual Questions (CQs)

MCQs کثیر الانتخابی سوالات

مصنف کا تعارف

1. سید سلیمان ندوی کہاں پیدا ہوئے؟

(A) آگرہ (B) دہلی (C) بنارس (D) پٹنہ ✓

2. سید سلیمان کا سن پیدا ہے:

(A) 1884ء ✓ (B) 1885ء (C) 1886ء (D) 1887ء

3. ندوۃ العلما واقع ہے:

(A) بنارس میں (B) لکھنو میں ✓ (C) بنگال میں (D) آگرہ میں

4. عظیم تصنیف ''سیرت النبیؐ'' کی پہلی دو جلدیں ترتیب دی:

(A) مولانا شبلی نعمانی نے ✓ (B) مولانا محمد علی جوہر نے
(C) مولانا ظفر علی خاں نے (D) مولانا الطاف حسین حالی نے

5. مولانا شبلی نعمانی کی کتاب ''سیرت النبیؐ'' کو مکمل کیا:

(A) علامہ اقبال نے (B) مولانا ظفر علی خان نے
(C) سید سلیمان ندوی نے ✓ (D) مولانا الطاف حسین حالی نے

www.brainbooks.pk

6. سید سلیمان ندوی نے تصنیف "سیرالنبی" کی کتنی جلدیں کیں؟
(A) دو (B) تین (C) چار ✓ (D) چھ

7. انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کہا جاتا ہے:
(A) مولانا شبلی نعمانی نے ✓ (B) مولانا محمد علی جوہر نے
(C) مولانا ظفر علی خاں نے (D) سید سلیمان ندوی ✓

8. درج میں سید سلیمان ندوی کی تصنیف نہیں ہے:
(A) خطبات مدارس (B) عرب و ہند کے تعلقات (C) سیرت عائشہؓ (D) دل سے در نبی ﷺ پر ✓

9. حکومت پاکستان نے سید سلیمان ندوی کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں ۔۔۔۔۔۔ سے نوازا۔
(A) نشانِ سپاس ✓ (B) ستارۂ امتیاز (C) ستارۂ حسنِ کارکردگی (D) نشانِ حیدر

سبق

10. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بہت بڑے مرتبے پر فائز ہیں۔
(A) حسنِ اخلاق کے ✓ (B) حسنِ عنایت کے (C) حسن انداز کے (D) حسن و جمال کے

11. کس اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آٹے کے سوا کچھ نہ تھا؟
(A) حضرت خدیجہ الکبریٰؓ (B) حضرت عائشہ صدیقہؓ ✓
(C) حضرت اُم حبیبہؓ (D) حضرت زینب بنت جحشؓ

12. فدک کے رئیس کا بھیجا گیا غلہ بیچ کر ادا کیا گیا:
(A) ولیمہ (B) قرض ✓ (C) محصول (D) دیّت

13. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے یہاں مہمان ہوتے ہیں:
(A) صحابہ کرامؓ (B) رشتہ دار (C) مشرک و کافر (D) مذکورہ تمام ✓

14. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سب کے برابر بیٹھتے تھے:
(A) مسجد میں (B) زمین پر ✓ (C) مجلس میں (D) مذکورہ تمام

15. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فوت شدہ، مقروض کا قرض ذمے لگایا:
(A) صحابہ اکرمؓ کے (B) اہل بیتؓ کے (C) اپنے ✓ (D) رشتے داروں کے

16. درسی کتاب کے مطابق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خبر گیری کرتے:
(A) دوستوں کی (B) ہمسایوں کی ✓ (C) مشرکوں کی (D) یہود مدینہ کی

17. حدیث مبارکہ: وہ مومن نہ ہوگا جس کا ۔۔۔۔۔ اس کی شرارتوں سے بچا نہ ہو:
(A) دوست (B) رشتہ دار (C) ہمسایہ ✓ (D) دشمن

18. نبی کریم ﷺ دوسروں کا کام کرنے میں محسوس نہ کرتے:
(A) فخر (B) خوشی (C) بوجھ (D) عار ✓

www.brainbooks.pk

19. کس قبیلے کی عورت نے چوری کی؟
(A) بنوعدی (B) بنوتمیم (C) بنومخزوم ✓ (D) بنواُمیہ

20. حضرت انس بن مالکؓ نے کتنے برس نبی کریم ﷺ کی خدمت کی؟
(A) پانچ (B) سات (C) نو (D) دس ✓

21. کس لڑائی میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے؟
(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ خندق میں (C) غزوۂ حنین میں ✓ (D) غزوۂ تبوک میں

22. میدانِ جنگ میں نبی کریم ﷺ ہمیشہ کھڑے ہوتے تھے۔
(A) خیمے میں (B) لشکر کے پیچھے (C) خوف ناک مقام پر ✓ (D) محفوظ مقام پر

23. پہلے لوگوں کے بدن پر کنگھیاں چلائی گئیں:
(A) سونے کی (B) تانبے کی (C) لکڑی کی (D) لوہے کی ✓

24. حضرت ابوایوب انصاریؓ نے نبی کریم ﷺ کے لیے پکائی:
(A) مچھلی (B) سبزی (C) بکری ✓ (D) مرغی

25. نماز کے دوران میں نبی کریم ﷺ کی حالت کیا ہوتی ہے۔
(A) خوش ہوتے (B) مسکراتے (C) روتے ✓ (D) مذکورہ تمام

مختصر سوالات SQs

مصنف کا تعارف

1. **سید سلیمان ندوی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟**

جواب: سید سلیمان ندوی 1884ء کو ہندوستان کے ضلع پٹنہ کے گاؤں ڈیسنہ میں پیدا ہوئے۔

2. **سید سلیمان ندوی نے دینی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟**

جواب: سید سلیمان ندوی نے دینی تعلیم ''دارالعلوم ندوۃ العلما''، اعظم گڑھ سے حاصل کی۔

3. **سید سلیمان ندوی نے اپنے اُستاد کی کس کتاب کو مکمل کیا؟**

جواب: سید سلیمان ندوی نے اپنے اُستاد شبلی نعمانی کی کتاب ''سیرت النبی ﷺ'' کو مکمل کیا۔

4. **سید سلیمان ندوی نے ''سیرت النبی ﷺ'' کی کتنی جلدیں ترتیب دیں۔**

جواب: سید سلیمان ندوی نے ''سیرت النبی ﷺ'' کی چار جلدیں ترتیب دیں۔

5. **سید سلیمان ندوی کے خاص موضوعات کیا تھے؟**

جواب: سید سلیمان ندوی کے خاص موضوعات درج ذیل تھے:

(i ادب (ii سیرت نگاری (iii سوانح نگاری (iv عالم اسلام کی تاریخ

www.brainbooks.pk

6. سید سلیمان ندوی کی پانچ تصانیف کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: سید سلیمان ندوی کی تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

i) سیرت عائشہؓ (ii خطبات مدارس (iii عرب و ہند کے تعلقات

iv) حیات شبلی (v نقوش سلیمانی (vi رحمت عالمﷺ

7. سید سلیمان ندوی کی تدفین کے وقت شام کے سفیر نے کیا کہا؟

جواب: سید سلیمان ندوی کی تدفین کے وقت شام کے سفیر نے کہا تھا کہ آج ہم سید سلیمان ندوی کو دفن نہیں کر رہے بلکہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کو دفن کر رہے ہیں۔

سبق

8. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیینﷺ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریمﷺ کے اخلاق قرآنِ مجید کی عملی تفسیر تھے، جیسا کہ قرآن میں ہے ویسا ہی نبی کریمﷺ کا اخلاق تھا۔

9. نبی کریم خاتم النبیینﷺ کے اخلاق میں سب سے اہم خصوصیت کیا تھی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیینﷺ کے اخلاق کی سب سے اہم خصوصیت حسن اخلاق تھا، جس میں خاکسار، ملنسار، مہربان، رحم دل، سخی اور فیاض، سلیقہ اور مہربانی شامل تھی۔

10. نبی کریم خاتم النبیینﷺ کس طرح مہمانوں کا خیال رکھتے تھے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیینﷺ مہمانوں کی بہت خدمت کرتے تھے۔ جو کچھ گھر میں ہوتا ان کے سامنے پیش کر دیتے تھے۔ آپﷺ رات کو اٹھ کر مہمانوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

11. نبی کریم خاتم النبیینﷺ نے فدک کے رئیس کے بھیجے گئے غلے کو کہاں رکھا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیینﷺ نے فدک کے رئیس کے بھیجے گئے غلے کو اسی وقت تقسیم فرما دیا۔ جب تک وہ غلہ تقسیم نہ ہوا تب تک آپﷺ اپنے گھر تشریف نہ لے گئے۔

12. نبی کریمﷺ کا غریبوں کے ساتھ رویہ کیسا تھا؟

جواب: نبی کریمﷺ غریبوں کے ساتھ اس طرح برتاؤ کرتے کہ انھیں اپنی غربت کا احساس نہ ہوتا تھا۔ آپﷺ اس کی دل جوئی فرماتے تھے۔

13. نبی کریمﷺ اپنے بارے میں کیا دعا فرماتے تھے؟

جواب: نبی کریم اپنے بارے میں یہ دعا فرماتے:

''اے مجھے اللہ تعالیٰ مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینوں کے ساتھ اٹھا اور مسکینوں کے ساتھ میرا حشر فرمایا''۔

14. دشمنوں کے ساتھ نبی کریمﷺ کا رویہ کیسا تھا؟

جواب: نبی کریمﷺ دشمنوں کے ساتھ درگزر کا رویہ فرماتے تھے۔ انھیں معاف فرما دیتے۔ کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے تھے۔

www.brainbooks.pk

15. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت اُسامہ کی سفارش کرنے پر کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے حضرت اُسامہ کے سفارش کرنے پر فرمایا:

''تم سے پہلی قومیں اس لیے بر باد ہوگئیں کہ کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی معمولی آدمی جرم کرتا تو سزا پاتا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا۔''

16. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شجاعت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میدان جنگ میں ایسی جگہ کھڑے ہوتے تھے جو سب سے زیادہ خطرناک ہوتی تھی۔

17. تکالیف کی شکایت کرنے والے صحابیؓ کو نبی کریم ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے جو لوگ گزرے، انھیں آرے سے چیرا گیا۔ ان کے بدن پر لوہے کی کنگھیاں چلائی گئیں جس سے گوشت پوست سب کٹ جاتا لیکن تکلیفیں بھی ان کو حق سے نہ پھیر سکیں، خدا کی قسم! دین اسلام اپنے کمال کے مرتبے پر پہنچ کر رہے گا۔ یہاں تک کہ صنعا (یمن) سے حضرت موت تک ایک سوار اس طرح بے خطر چلا جائے کہ اُس کی خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔

18. نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا کو کیا جواب دیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''چچا جان اگر قریش میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں تب بھی میں حق کے اعلان سے باز نہ رہوں گا۔''

19. حضرت ابوایوب انصاریؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کیا پیش کیا؟

جواب: حضرت ابوایوب انصاریؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجور کا خوشہ لائے اور بکری کا گوشت کھانے میں پیش کیا۔

20. وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کی مالی حالت کیا تھی؟

جواب: وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کی زرہ تین سیر جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔ جن کپڑوں میں آپ ﷺ نے وفات پائی ان میں اوپر نیچے پیوند لگے ہوئے تھے۔

21. نبی کریم ﷺ کا اندازِ گفت گو کیسا تھا؟

جواب: نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفت گو فرماتے۔ ایک ایک فقرہ الگ ہوتا تھا۔ کسی کی بات کاٹ کر گفت گو نہ فرماتے۔ زیادہ تر چپ رہتے۔ بے ضرورت گفت گو نہ فرماتے۔

22. نبی کریم ﷺ نے عورتوں پر کیا احسانات فرمائے ہیں؟

جواب: اسلام سے پہلے عورت ذلیل اور حقیر سمجھی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے عورت کے حقوق مقرر فرمائے اور اپنے عمل سے ظاہر کیا کہ یہ طبقہ حقیر نہیں بلکہ عزت اور ہمدردی کے لائق ہے۔

23. نماز کے دوران میں نبی کریم ﷺ کی حالت کیسی ہوتی تھی؟

جواب: ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ روتے روتے اس قدر ہچکیاں بندھ گئی تھیں کہ معلوم ہو رہا کہ چکی چل رہی ہے یا ہانڈی اُبل رہی ہے۔

www.brainbooks.pk

سبق 4 اپنی مدد آپ

سرسید احمد خاں
(۱۸۱۷ء-۱۸۹۸ء)

تعارف:

سرسید احمد خاں کی جائے ولادت دہلی ہے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنی والدہ سے حاصل کی جو خاصی تعلیم یافتہ اور روشن خیال تھیں۔ تعلیم پانے کے بعد پہلے مغلیہ دربار سے وابستہ ہوئے، بعدازاں انگریزی عمل داری میں ملازمت اختیار کرلی اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر محکمہ انصاف میں ترقی کر کے صدرالصدور (مُنصفِ اعلیٰ) کے عہد پر فائز ہوئے۔

سرسید احمد خاں کی زندگی کا اہم مشن ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اُس وقت شروع ہوا جب کچھ زعما کو مسلمانوں کے روبہ زوال ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔ سرسید نے جنگ آزادی کی ناکامی اور مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ امت مسلمہ کے اِحیا اور اس کی ترقی جدید تعلیمات کے حصول میں مضمر ہے اور جب تک مسلمان قوم جدید علوم و فنون خصوصاً سائنسی علوم میں مہارت حاصل نہ کرے گی، وہ ترقی نہیں کرسکتی، چناں چہ وہ اس مقصد کے حصول کے لیے پورے انہماک سے جادۂ عمل پر گام زن ہو گئے۔ اس ضمن میں انھوں نے دوسرے اقدامات کے لیے علی گڑھ میں انگریزی طرز کے ایک سکول کی بنیاد رکھی جسے ۱۸۷۷ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا اور جو تھوڑے ہی عرصے میں برعظیم کے مسلمانوں کے لیے علوم و فنون کے احیا کا مرکز قرار پایا۔

سرسید احمد خاں کے دوسرے اہم کارناموں میں ۱۸۷۰ء میں رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' کا اجرا شامل ہے جس میں سرسید نے مسلمانوں کے اصلاح احوال اور تہذیب و ترقی کے لیے خود بھی اَن گنت مضامین لکھے۔

سرسید احمد خاں نہ صرف اُردو مضمون نویسی کے بانی ہیں بلکہ جدید اُردو نثر کے بیش تر رویوں کا آغاز بھی انھوں نے ہی کیا۔ ان کی تحریروں میں عقلیت، مقصدیت، استدلال اور سادگی کی تمام صفات موجود ہیں۔ ان کی تصانیف میں ''آثار الصنادید'' اور ''خطباتِ احمدیہ'' کے علاوہ وہ اَن گنت مضامین شامل ہیں جو ''مقالاتِ سرسید'' کے عنوان سے سولہ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ شامل کتاب سبق ''اپنی مدد آپ'' ''مقالاتِ سرسید'' کی جلد پنجم میں سے ایک ہے جس کا مرکزی خیال یہ قول ہے: ''خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔''

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
مالک	آقا	رہنما	ہادی	بہتر	عمدہ
محاورہ	مقولہ	دراصل	درحقیقت	ذاتی مقصد	خودغرضی
گروہ	قوم	شدت	جوش	تجربہ شدہ	آزمودہ
زور	طاقت	عزتِ نفس	غیرت	ظلم	ستم
لازمی	ضروری	مدد	کمک	حقیر	ذلیل
ضابطہ	اصول	تباہی	برباد	سخت	اکھڑ

www.brainbooks.pk

اختیار	خودمختاری	**تجربہ**	آزمائش	**بےعزتی**	تذلیل
شخصیت	انسان	**آوارہ**	بےراہ رو	**شائستگی**	اخلاق
غلامی	ماتحتی	**اصلاح**	سدھار	**قومیت**	قومی شناخت
کامیابی	فتح	**اندیشہ**	خوف	**مشکل**	پریشانی

خلاصہ

سرسید احمد خاں کے مضمون ''اپنی مدد آپ'' میں خود انحصاری، محنت اور خود اعتمادی پر روز دیا گیا ہے، مصنف قوم کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ جب تک ہر فرد، اپنی ذات، میں تبدیلی نہیں لائے گا، قومی ترقی ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ بھی اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ اس جملے میں قوموں اور نسلوں کا تجربہ پایا جاتا ہے۔ جو انسان یا قوم اس قول پر عمل پیرا نہ ہو تو وہ عزت سے محروم اور ذلیل ہو جاتی ہے۔ اگر کسی شخص کو سہارے کی عادت پڑ جائے تو اس کا اپنی ذات پر سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے اور اس کا عزت و وقار بھی جاتا رہتا ہے۔

فطرت کا قاعدہ ہے کہ جیسی عوام ہوتی ہے ویسی ہی حکومت ہوتی ہے۔ عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت اور بُری اور جاہل رعایا پر بُری اور اکھڑ حکومت ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک کی عمدگی کا انحصار اس ملک کے عوام کے اعلیٰ اخلاق پر ہوتا ہے۔ کیوں کہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔

سرسید احمد خاں کہتے ہیں کہ قومی ترقی کا دار و مدار افراد کی ذاتی محنت، ایمان داری اور ہمدردی پر ہے۔ اسی طرح دو قومی زوال بھی شخصی سستی، بے ایمانی اور خود غرضی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم صرف ظاہر کوششوں سے برائیوں کا خاتمہ کرنا چاہیں تو یہ برائیاں نئی صورت میں زیادہ شدت سے ظاہر ہوں گی۔ اصل علاج یہ ہے کہ ہر شخص اپنی ذاتی اور کردار کو بہتر بنائے۔

مصنف کے نزدیک ترقی کا راز اس بات میں ہے کہ ہر شخص اپنی مدد آپ کرے دوسروں پر انحصار کرنے یا کسی خضر یعنی رہنما کے انتظار میں بیٹھے رہنے سے قومیں کبھی ترقی نہیں کر سکتیں۔ جب قومیں اپنی مدد آپ کے بجائے دوسروں سے مدد کی اُمید رکھتی ہیں تو وہ قوت اور دولت کی پرستش میں مبتلا ہو جاتی ہیں اس سے قوم کی خودی اور آزادی ختم ہو جاتی ہے اور افراد ذلت و پستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ایک محنتی اور ایمان دار شخص کی زندگی کے اصول دوسروں کی زندگیوں پر گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔ ایسے افراد معاشرے کے لیے نمونہ بن جاتے ہیں اور ان کی چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی آنے والی نسلوں کے لیے روشنی کا مینار بن جاتی ہیں۔ یہ عمدہ تعلیم ہے۔ یہ تعلیم مدرسے اور کالج کی تعلیم سے بہتر ہے۔

یہ عملی تعلیم ہر جگہ اور ہر وقت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وہ علم ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے۔ یہ علم انسان کو اپنے فرائض ادا کرتے اور عاقبت سنوارنے کے قابل بنا دیتا ہے۔

اہم نثر پاروں کی تشریح

نیچے دیے ہوئے نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیں۔

عبارت: 1

''خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔''

www.brainbooks.pk

یہ ایک نہایت عمدہ اور آزمودہ مقولہ ہے۔اس چھوٹے سے فقرے میں انسانوں کا اور قوموں کا اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش اس کی سچی ترقی کی بنیاد ہے اور جب یہ جوش بہت سے شخصوں میں پایا جاوے تو وہ قومی ترقی اور قومی طاقت اور قومی مضبوطی کی جڑ ہے۔جب کہ کسی شخص کے لیے یا کسی گروہ کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے تو اُس شخص میں سے یا اُس گروہ میں سے وہ جوش اپنی مدد آپ کرنے کا کم ہو جاتا ہے۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ **مصنف کا نام:** سرسید احمد خاں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آزمودہ	آزمایا ہوا	**مقولہ**	کہاوت ، محاورہ
جوش	جذبہ	**سچی ترقی**	صحیح ترقی
جڑ	بنیاد		

تشریح: سرسید احمد خاں اُردو مضمون نویسی کے بانی ہیں۔ان کی تحریروں میں عقلیت، مقصدیت، استدلال اور سادگی کی تمام صفات موجود ہیں۔ زیرِ تشریح اقتباس میں سرسید احمد خاں نے خود انحصاری اور جدوجہد کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔جو لوگ خود اپنی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی اُن کی مدد کرتا ہے۔قرآن مجید میں فرمانِ خداوندی ہے:

ترجمہ: ''بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب وہ خود اپنی حالت نہ بدلے'' (سورۃ الرعد:11)

اپنی مدد آپ کا اصول نہ صرف فرد کی ترقی کے لیے ضروری ہے بلکہ قوموں اور نسلوں کی ترقی کا راز بھی اسی میں پوشیدہ ہے۔بقول شاعر

ؔ خُدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اس کے برعکس اگر لوگ دوسروں پر بھروسہ کرنے لگیں اور خود محنت نہ کریں تو ان میں خود انحصاری کا جذبہ کمزور پڑ جاتا ہے اور وہ زوال کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عبارت: 2

قومی ترقی مجموعہ ہے شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمان داری، شخصی ہمدردی کا۔اسی طرح قومی تنزل مجموعہ ہے شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی خود غرضی کا اور شخصی برائیوں کا۔ ناتہذیبی و بد چلنی جو اخلاقی و تمدنی یا باہمی معاشرت کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے، درحقیقت وہ خود اسی شخص کا آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برائیوں کی جڑ سے اکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کر دیں تو یہ برائیاں کسی اور نئی صورت میں اس سے بھی زیادہ زور شور سے پیدا ہو جاویں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالتوں کو ترقی نہ کی جاوے۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ **مصنف کا نام:** سرسید احمد خاں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قومی ترقی	ملک یا قوم کی خوشحالی	**تنزلی**	زوال، نیچے گرنا
بے ایمانی	دھوکہ دہی، بدیانتی	**خودغرضی**	صرف اپنے مفاد کا خیال رکھنا

www.brainbooks.pk

ناتہذیبی	بداخلاقی، غیر مہذب ہونا	**بدچلنی**	بُری عادات
بدیاں	بُرے اعمال	**آوارہ زندگی**	بے مقصد زندگی
نیست و نابود	مکمل تباہی	**شخصی چال چلن**	ہر فرد کا رویہ

تشریح: زیرِنظر سبق صنف کے اعتبار سے ایک مضمون ہے۔تشریح طلب اقتباس میں سرسید احمد خاں نے قومی ترقی اور زوال کو افراد کی ذاتی خصوصیات اور عادات سے منسلک کیا ہے۔ان کے مطابق کسی قوم کی ترقی کا دارو مدار افراد کی محنت، ایمانداری، ہمدردی اور عزت نفس پر ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل ڈالیں۔''(سورۃ الرعد:11)

اِسی بات کو علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں یوں بیان کیا ہے:

؎ افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

اِسی طرح اگر افراد میں محنت سے جی چُرانا، دھوکہ دہی، صرف اپنے مفاد کا خیال رکھنا، اور بُری عادتیں موجود ہوں تو پوری قوم زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔

سرسید احمد خاں نے یہ بات بھی واضح کی ہے کہ معاشرتی اور اخلاقی برائیاں دراصل افراد کی اپنی بے مقصد زندگی کا نتیجہ ہیں۔ اگر ہم صرف ظاہری کوششوں سے ان برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو وہ کسی اور صورت میں دوبارہ ظاہر ہو جائیں گی۔اس لیے ضروری ہے کہ ہر فرد اپنی ذات کی اصلاح کرے اور اپنے اخلاق اور کردار کو سنوارے: بقول شاعر حالی:

؎ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کی

عبارت: 3

انسان قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کے یہ خیال ہیں کہ کوئی خضر ملے، گورنمنٹ فیاض اور ہمارے سب کام کر دے۔اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر چیز ہمارے لیے کی جاوے اور ہم خود نہ کریں۔یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس کو ہادی اور رہنما بنایا جاوے تو تمام قوم کی دلی آزادی کو برباد کر دے اور آدمیوں کو انسان پرست بنا دے۔حقیقت میں ایسا ہونا قوت کی پرستش ہے اور اس کے نتائج انسان کو ایسا ہی حقیر بنا دیتے ہیں، جیسے کہ صرف دولت کی پرستش سے انسان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ **مصنف کا نام:** سرسید احمد خاں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خضر	حضرت خضرؑ جو راہ دکھانے والے اور رہنمائی کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔	**فیاض**	سخی
ہادی	رہبر	**دلی آزادی**	اپنے فیصلے خود کرنے کی آزادی
انسان پرست	وہ جو دوسروں پر انحصار کرے	**حقیر ذلیل**	پست اور بے قعت

www.brainbooks.pk

تشریح: زیرِنظر سبق صنف کے اعتبار سے ایک مضمون ہے۔تشریح طلب عبارت میں سر سید احمد خاں نے قوم کے افراد کی خود اعتمادی اور خود مختاری پر زور دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر قوم یہ سوچے کہ کوئی رہنما آئے گا یا حکومت سب کچھ ہمارے لیے کرے گی تو یہ رویہ قوم کو اپنے فیصلے خود کرنے کی صلاحیت کو ختم کر دے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔'' (سورۃ النجم:39)

یہ سوچ لوگوں کو انسان پرست یعنی دوسروں پر انحصار کرنے والا بنا دیتی ہے۔ وہ دوسروں پر بھروسہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ حقیقت میں اِس طرزِ عمل کی طاقت کی پرستش کہا جاتا ہے۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے مال و دولت کی سب کچھ سمجھنا ہے، یہ رویہ انسان کو پست اور بے قعت بنا دیتا ہے۔ بقول شاعر

ے خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کی خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

عبارت: 4

ایک نہایت عاجز و مسکین غریب آدمی جو اپنے ساتھیوں کو محنت اور پرہیز گاری اور بے لگاؤ ایمان داری کی نظیر دکھاتا ہے، اس شخص کا اس کے زمانے میں اور آیندہ زمانے میں اس کے ملک، اس کی قوم کی بھلائی پر بہت بڑا اثر پیدا ہوتا ہے کیوں کہ اس کی زندگی کا طریقہ اور چال چلن گو معلوم نہیں ہوتا، مگر اور شخصوں کی زندگی میں خفیہ خفیہ پھیل جاتا ہے اور آیندہ کی نسل کے لیے ایک عمدہ نظیر بن جاتا ہے۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ **مصنف کا نام:** سر سید احمد خاں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عاجز و مسکین	کم زور اور بے بس	**پرہیز گاری**	نیکی کی راہ پر چلنا اور گناہوں سے بچنا
عمدہ نظیر	بہترین مثال	**آیندہ زمانہ**	مستقبل، آنے والے وقت
خفیہ خفیہ	بغیر دکھاوے کے	**چال چلن**	عادات و اطوار، کردار

تشریح: زیرِنظر سبق صنف کے اعتبار سے ایک مضمون ہے تشریح طلب عبارت میں سر سید احمد خاں سے ایک عام آدمی کی کردار سازی اور اس کی شخصیت کے مثبت اثرات کو بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک کم زور اور بے بس شخص جب ایک محنتی، تقویٰ اور ایمانداری والی زندگی پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اس کا اثر دوسروں کی زندگیوں پر خاموشی سے اثر انداز ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب سے زیادہ زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔''

یہ شخص اپنی ذات میں ایک بہترین مثال ہوتا ہے جو آنے والے نسلوں کے لیے معیار بن جاتا ہے۔ اس کی خوبیوں کی بدولت قوم اور ملک کی بھلائی ہوتی ہے او وہ ایک مثبت تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ بقول علامہ محمد اقبال:

ے افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

www.brainbooks.pk

مشق

۱) سبق ''اپنی مدد آپ'' کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ''خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد کرتے ہیں۔'' یہ ایک نہایت آزمودہ ہے:
(الف) ترکیب (ب) مقولہ ✓ (ج) محاورہ (د) ضرب المثل

(ii) ایک شخص میں اپنی مدد آپ کرنے کا جوش ہے اُس کی:
(الف) تنزلی کی بنیاد (ب) شہرت کی بنیاد (ج) عزت کی بنیاد (د) ترقی کی بنیاد ✓

(iii) جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے یقینی اس کے قانون اور مناسب حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ یہ ایک قاعدہ ہے:
(الف) ہر ملک کا (ب) ہر قوم کا (ج) ہر معاشرے کا (د) نیچر کا ✓

(iv) انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا خیال ہے کہ ملے کوئی:
(الف) خضر ✓ (ب) سخی (ج) حکمران (د) وزیر باتدبیر

(v) ''اوروں پر بھروسا'' اور ''اپنی مدد آپ'' یہ دونوں اُصول ایک دوسرے کے ہیں:
(الف) بالکل مخالف ✓ (ب) بالکل موافق (ج) قطعاً حسب حال (د) بالکل ہم وار

۲) سبق ''اپنی مدد آپ'' کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

(أ) وہ کون سا آزمودہ مقولہ ہے جس میں انسانوں کا اور قوموں کا تجربہ جمع ہے؟

جواب: ''خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔'' اس چھوٹے سے فقرے میں انسانوں کا قوموں کا نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔

(ب) سرسید احمد خاں کے خیال میں کون سی قوم ذلیل و بے عزت ہو جاتی ہے؟

جواب: سرسید احمد خان کے خیال کے مطابق: ''جب کسی شخص کے لیے یا کسی قوم کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے تو اُس شخص میں سے یا قوم میں سے وہ جوش اپنی مدد آپ کرنے کا کم ہو جاتا ہے اور ضرورت اپنے آپ مدد کرنے کی اس کے دل سے مٹتی جاتی ہے اور اسی کے ساتھ غیرت، جو ایک نہایت عمدہ قوت انسان میں ہے اور اسی کے ساتھ عزت جو اصلی چمک دمک انسان کی ہے، از خود جاتی رہتی ہے اور جب کہ ایک قوم کی قوم کا یہ حال ہو تو ساری قوم دوسری قوموں کی آنکھ میں ذلیل اور بے غیرت اور بے عزت ہو جاتی ہے۔

(ج) نیچر کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: نیچر کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن ہوتا ہے یقینی اس کے موافق اس کے قانون اور اسی کے مناسبِ حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ جس طرح کہ پانی خود اپنی پنسال میں آ جاتا ہے، اسی طرح عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت ہوتی ہے اور جاہل و خراب و ناتربیت یافتہ رعایا پر ویسی ہی اکھڑ حکومت کرنی پڑتی ہے۔

(د) بیرونی کوششوں سے برائیوں کو ختم کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: بیرونی کوششوں سے ان برائیوں (سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی خود غرضی اور شخصی برائیوں) کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کر دیں تو یہ برائیاں کسی اور نئی صورت میں اس سے زیادہ زور شور سے پیدا ہو جاویں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالتوں کو ترقی نہ کی جاوے۔

www.brainbooks.pk

(ہ) دنیا کی معزز قوموں نے کس خوبی کی بنا پر عزت پائی ہے؟

جواب: دنیا کی معزز قوموں نے ''اپنی مدد آپ کرنا'' کی بنا پر عزت پائی ہے۔

۳) سبق ''اپنی مدد آپ'' کے متن کو مدنظر رکھتے ہوئے جملے مکمل کریں۔

(ا) خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرتے ہیں۔ (مدد آپ)

(ب) جس طرح کہ پانی خود اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آجاتا ہے۔ (پنسال)

(ج) قوم شخصی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا مجموعہ ہے۔ (چال چلن)

(د) قومکی سچی ہمدردی اور سچی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرو۔ (خیر خواہی)

(ہ) ہم لوگوں کے یہ خیال ہیں کہ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملے۔ (خضر)

الف بائی ترتیب اور لغات کا استعمال:

اگر الفاظ کو اس ترتیب سے لکھا جائے کہ حروف تہجی کی ترتیب میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پہلے اور بعد میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ بعد میں لکھے جائیں تو الفاظ کو ایسی ترتیب کو ''حروف تہجی'' یا ''الف بائی ترتیب'' کہتے ہیں۔ اُردو، انگریزی اور دیگر تمام زبانوں کی لغات میں الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھا جاتا ہے۔ اس طرح لفظوں کی تلاش اور انھیں مرتب کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۴) الف بائی ترتیب کے تصور کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل الفاظ کی الف بائی ترتیب سے لکھیں۔

تجربہ، نیچر، تہذیب، پُرکھوں، فیاض، پرستش، آزمودہ، پنسال، خیر خواہی، خضر، معمار، آیندہ

جواب: الف بائی ترتیب:

آزمودہ، آیندہ، پرستش، پُرکھوں، پنسال، تجربہ، تہذیب، خضر، خیر خواہی، فیاض، معمار، نیچر

متلازم یا گروہی الفاظ:

کچھ الفاظ اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد ہو جاتے ہیں اور جب ہم اُن الفاظ کو اپنی زبان پر لاتے ہیں تو ان سے متعلق یا منسلک بہت سے دیگر الفاظ ذہن میں آجاتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو متلازم یا گروہی الفاظ کہتے ہیں، مثلاً چڑیا گھر کا لفظ ذہن میں آتے ہی بہت سارے جانور ہمارے تصور میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح کسی درخت کا خیال آتے ہی اس کی شاخیں، پتے، پھول، تنا اور وغیرہ کا خیال ذہن میں آجاتا ہے۔

۵) ذیل میں کچھ ایسے ہی متلازم یا گروہی الفاظ دیے جارہے ہیں۔ آپ اُن سے متعلق یعنی اُن کی رعایت سے کم از کم چار الفاظ سوچ کر لکھیں۔

چمن، گھر، مدرسہ، دفتر، سمندر، ویگن

جواب:

چمن	پھول، درخت، گھاس، ہوا	**گھر**	کمرہ، بیڈ، چولہا، چمچ
مدرسہ	استاد، کتاب، کلاس، طالب علم	دفتر	کرسی، کمپیوٹر، فائل، ٹیبل
سمندر	لہریں، جزیرہ، مچھلی، کشتی	ویگن	ڈرائیو، سفر، مسافر، سڑک

www.brainbooks.pk

مضمون لکھنا: مضمون نثر کی ایک ایسی قسم ہے جس میں کسی بھی موضوع پر اظہارِ خیال کیا جاسکتا ہے۔ مضمون میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جس موضوع پر آپ لکھ رہے ہیں، اس کے بارے میں آپ کتنی معلومات رکھتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کس طرح کرتے ہیں؟ یاد رکھیے ہر مضمون ہمیشہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ ابتدائیہ ۲۔ نفسِ مضمون ۳۔ اختتامیہ

ابتدائیہ: موضوع کے انتخاب کے بعد مضمون کی ابتدا میں موضوع کا تعارف لکھا جاتا ہے۔ ابتدائیہ نہایت جامع اور مختصر ہونا چاہیے اور ایسے دل نشین انداز میں لکھنا چاہیے کہ اس کے پڑھنے کے بعد قاری نہ صرف نفسِ مضمون سے ایک حد تک آگاہ ہو جائے بلکہ وہ اپنے آپ کو آیندہ مضمون پڑھنے کے لیے بھی آمادہ پائے۔

نفسِ مضمون: یہ حصہ مضمون کی مرکزی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ مضمون نگار کو چاہیے کہ وہ اپنے خیالات کو ایک خاص ترتیب کے مطابق پیراگرافوں میں تقسیم کر کے لکھے۔ مشکل الفاظ کے بجائے سادہ، عام فہم اور بول چال کی زبان لکھے، البتہ جہاں ضروری ہو، وہاں تشبیہات، اشعار، ضرب الامثال، مشاہیر کے قول اقوال، احادیث اور قرآنی آیات سے بھی کام لے مگر ایک بات کو بار بار نہ دہرائے۔ زبان کی اغلاط سے بچے، کیوں کہ زبان کی اغلاط سے مضمون کا حسن غارت ہو جاتا ہے۔

اختتامیہ: مضمون کے خاتمے پر موضوع کی تمام تفصیلات کو سمیٹ کر چند سطروں میں بیان کرنا چاہیے۔ مضمون کا خاتمہ ایسا موثر اور دل پذیر ہونا چاہیے کہ موضوع کے تمام ضروری نکات کی نظروں کے سامنے آ جائیں۔

مرکزی خیال اور خلاصہ لکھنا:

۶) مرکزی خیال یا خلاصہ لکھنے کے اُصولوں کی روشنی میں سبق ''اپنی مدد آپ'' کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے سبق کا خلاصہ دیکھیے۔

۷) درج ذیل اقتباس کی تشریح لکھیں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیں۔

(ا) قومی ترقی مجموعہ ہے، شخصی محنت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حالتوں کو ترقی نہ کی جاوے۔

جواب: جواب کے لیے دیکھئے حصہ ''نثر پاروں کی تشریحات''

(ب) بڑا سچا مسئلہ اور نہایت مضبوط جس سے دنیا کی معزز قوموں نے عزت پائی ہے وہ اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ جس وقت لوگ اس کو اچھی طرح سمجھیں گے اور کام میں لاویں گے تو پھر خضر کو ڈھونڈنا بھول جاویں گے۔ اوروں پر بھروسے اور اپنی مدد آپ یہ دونوں اصول ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہیں۔ پچھلا انسان کو بدیوں کو برباد کرتا ہے اور پہلا خود انسان کو۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ **مصنف کا نام:** سر سید احمد خاں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معزز	عزت دار	**بدیوں**	برائیوں، گناہ
بھروسہ	اعتماد، امید	**پچھلا**	گذشتہ، گزرا ہوا
برباد	تباہ، اُجاڑ	**اُصول**	قاعدہ، ضابطہ

تشریح: مصنف اس عبارت میں کہتے ہیں کہ کسی شخص میں اپنی مدد آپ کا جذبہ اس کی سچی ترقی کی بنیاد ہے۔ اگر یہی جذبہ بہت سے افراد میں پایا جائے تو یہ قومی ترقی اور قومی مضبوطی کا باعث بنتا ہے۔ قوم افراد کے مجموعے کا نام ہے اس لیے افراد کی برائیاں قوم کی برائیاں اور

www.brainbooks.pk

افراد کی اچھائیاں بن جاتی ہیں۔ اگر کسی قوم میں کچھ برائیاں موجود ہوں، تو ان کی اصلاح خود وہ قوم ہی کر سکتی ہے، کوئی دوسرا اصلاح کرنے نہیں آ سکتا ہے۔ لہٰذا اگر قومی ترقی کے لیے لوگ کسی رہنما یا رہبر کی تلاش کرتے ہوں یا یہ خواہش رکھتے ہوں کہ ترقی کے سارے کام حکومت ہی کرے اور وہ خود کچھ نہ کریں تو ایسا ممکن نہیں۔

کسی بھی قوم کے افراد میں پائی جانے والی شخصی خرابیوں کو دور کرنے یا قومی ترقی کے دوسرے کاموں کے لیے صحیح، سچا اور ٹھوس طریقہ جس پر عمل کر کے دنیا کی بہت سی قوموں نے عزت و وقار حاصل کیا ہے، اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ اگر لوگ اس اصول کی روح کو سمجھ لیں تو پھر اسے اپنی عملی زندگی میں استعمال کریں تو وہ اپنے تمام چھوٹے اور بڑے مسائل کے حل کے لیے کسی رہنما کو تلاش کرنا بھول جائیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس اپنے تمام تر مسائل اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت خود حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کسی بھی معاملے میں دوسروں پر بھروسا کرنا یا اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت اسے خود حل کرنے کی کوشش کرنا دو الگ الگ اصول ہیں اور ایک دوسرے کے برعکس ہیں۔ اپنی مدد آپ کا اصول اپنانے سے انسان اپنی بہت سی خامیوں اور کوتاہیوں پر قابو پا لیتا ہے۔ اس کے برعکس دوسرے اصول یعنی دوسروں پر بھروسا کرنے سے خود انسان ختم ہو کر رہ جاتا ہے، کیوں کہ اس طرح سے اپنی صلاحیتوں پر اعتماد نہیں رہتا۔ وہ اپنے تمام چھوٹے بڑے مسائل کے حل کے لیے دوسروں کی طرف دیکھتا ہے اور یوں اس کا اپنی شخصیت پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ چناں چہ ضروری ہے کہ ہم اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل کر کے اپنے آپ کو ترقی یافتہ اور مضبوط بنائیں تا کہ دوسری اقوام میں ہمارا وقار بلند ہو۔

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جنگ آزادی کے بعد مسلمان اپنی مدد آپ کی بجائے کسی بیرونی مدد یا امدادِ غیبی کے منتظر کو سمجھ لیں اور اس پر کاربند ہوں تو پھر وہ خضر نما رہنما کے محتاج نہیں رہیں گے اور امدادِ غیبی کے منتظر نہیں ہوں گے۔

QUESTION BANK

General McQs with Conceptual Questions (CQs)

MCQs کثیرالانتخابی سوالات

مصنف کا تعارف

1. سر سید احمد خاں کی جائے ولادت ہے:

(A) آگرہ (B) بنارس (C) دہلی ✓ (D) علی گڑھ

2. سر سید احمد خاں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:

(A) والدہ سے ✓ (B) والد سے (C) چچا سے (D) ماموں سے

3. علی گڑھ سکول کی بنیاد کس نے رکھی؟

(A) سر سید ✓ (B) الطاف حسین حالی (C) چودھری رحمت علی (D) سر آغا خاں

4. علی گڑھ سکول کو کالج کا درجہ کب ملا؟

(A) 1875ء میں (B) 1876ء میں (C) 1877ء میں ✓ (D) 1878ء میں

www.brainbooks.pk

5. اپنی مدد آپ کے منصف ہے:

(A) سید سلیمان ندوی (B) سرسید احمد خاں ✓ (C) علامہ اقبال (D) الطاف حسین حالی

6. 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد کس شخصیت نے مسلمانوں کی تعلیم کا بیڑا اُٹھایا؟

(A) مولانا ظفر علی خاں (B) علامہ اقبالؒ (C) سرسید احمد خاں ✓ (D) قائداعظمؒ

7. رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' کا آغاز ہوا:

(A) 1870ء میں ✓ (B) 1871ء میں (C) 1872ء میں (D) 1873ء میں

8. درج ذیل میں سرسید احمد کی تصنیف نہیں ہے:

(A) آثارالصنادید (B) خطبات احمدیہ (C) مقالات سرسید (D) خطباتِ مدارس ✓

9. ''مقامات سرسید'' کے عنوان کتنی جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں؟

(A) بارہ (B) چودہ (C) سولہ ✓ (D) اٹھارہ

مصنف کا تعارف

10. انسان کی اصلی وقت ہے:

(A) پیسہ (B) حکومت (C) دولت (D) غیرت ✓

11. پانی خود آجاتا ہے:

(A) کنویں میں (B) گھڑے میں (C) پنسال میں ✓ (D) بادلوں میں

12. ناتربیت یافتہ عوام پر حکومت ہوتی ہے۔

(A) عمدہ (B) اکھڑ ✓ (C) شریف (D) ترقی یافتہ

13. قومی ترقی ممکن ہے:

(A) شخصی ترقی سے (B) عمدہ نظام سے (C) اچھی حکومت سے (D) مذکورہ تمام ✓

14. حکومتی نظام کی تبدیلیاں ہوتی ہیں:

(A) فانوسِ خیال ✓ (B) فانوسِ کمال (C) فانوسِ نعمت (D) فانوسِ جمال

15. دولت کی پرستش انسان کو بنا دیتی ہے:

(A) حقیر ✓ (B) امیر ✓ (C) فقیر (D) حاکم

16. کامیابی کا بڑا ذریعہ ہے:

(A) مقدر (B) محنت ✓ (C) دولت (D) سفارش

17. انسان کی زندگی کو درست بناتا ہے:

(A) تذکرہ (B) تجربہ (C) مشاہدہ ✓ (D) دولت

18. شخصی چال چلن انسان کو بناتا ہے:

(A) فرشتہ (B) حیوان (C) تجزبکار (D) انسان ✓

www.brainbooks.pk

19. قوموں کی اصلاح ہو سکتی ہے:
(A) نصیحت سے (B) حکومت سے (C) خود سے ✓ (D) خضر سے

20. اپنی مدد آپ کرنے کا جوش۔۔۔۔کی بنیاد ہے:
(A) تنزل (B) ترقی ✓ (C) شہرت (D) عزت

21. ناتہذیبی اور بدچلنی شمار ہوتی ہے:
(A) وقار (B) شہرت (C) نیک نامی (D) معاشرتی بدی ✓

22. سبق ''اپنی مدد آپ'' صنف کے اعتبار سے ہے:
(A) مضمون (B) ضرب المثل (C) لوک کہانی (D) مقولہ ✓

23. آئندہ نسلوں کے لیے کیا چھوڑا جانا چاہیے؟
(A) دولت (B) ترقی یافتہ جائیداد ✓ (C) وراثت (D) تعلیم

24. اوروں پر بھروسے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟
(A) آزادی (B) خودمختاری (C) غلامی ✓ (D) ترقی

25. ''آزمودہ'' کا مطلب ہے:
(A) اہم (B) ضروری (C) بے معنی (D) آزمایا ہوا ✓

26. قومی عزت و مضبوطی کا دارومدار کس پر ہے؟
(A) حکومت کی پالیسیوں پر (B) شخصی خوبیوں پر ✓ (C) بیرونی امداد پر (D) وسائل کی دستیابی پر

مختصر سوالات SQs

مصنف کا تعارف

1. سرسید احمد خاں کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: سرسید احمد خاں 1817ء دہلی میں پیدا ہوئے۔

2. سرسید احمد خاں نے تعلیم پانے کرنے بعد کیا ملازمت اختیار کی؟

جواب: سرسید احمد خاں نے تعلیم پانے کے بعد پہلے مغلیہ دربار سے وابستہ ہوئے، بعدازاں انگریزی عمل داری میں ملازمت اختیار کر لی اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر محکمہ انصاف میں ترقی کر کے صدرالصدور (مُنصفِ اعلیٰ) کے عہدے پر فائز ہوئے۔

3. سرسید احمد خاں کی زندگی کا اہم مشن کب شروع ہوا؟

جواب: سرسید احمد خاں کی زندگی کا اہم مشن 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اُس وقت شروع ہوا جب کچھ زعما کو مسلمانوں کے روبہ زوال ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔

4. سرسید احمد خاں مسلمانوں کے زوال کے کن اسباب پر غور کر کے کس نتیجے پر پہنچے؟

جواب: سرسید احمد خاں نے جنگ آزادی کی ناکامی اور مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور کر کے اس نتیجے پر پہنچے کہ اُمت مسلمہ کے

www.brainbooks.pk

اِحیا اور اس کی ترقی جدید تعلیمات کے حصول میں مضمر ہے اور جب تک مسلمان قوم جدید علوم وفنون جدید خصوصاً سائنسی علوم میں مہارت حاصل نہ کرے گی، وہ ترقی نہیں کرسکتی۔

.5 سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو زوال سے نکلنے کے لیے کیا اقدامات کیے؟

جواب: سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو زوال سے نکلنے کے لیے علی گڑھ میں انگریزی طرز کے ایک سکول کی بنیاد رکھی جسے 1877ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا جو انھوں ہی عرصے میں برِ عظیم کے مسلمانوں کے لیے علوم وفنون کے احیا کا مرکز قرار پایا۔

.6 سرسید احمد خاں کے اہم کارنامے بیان کیجیے؟

جواب: سرسید احمد خاں کے اہم کارناموں میں 1870ء میں رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' کا اجرا شامل ہے جس میں سرسید نے مسلمانوں کے اصلاحِ احوال اور تہذیب وترقی کے لیے خود بھی اَن گنت مضامین لکھے اور اپنے ہم عصر انشاپردازوں کو بھی اس طرف راغب کیا۔

.7 سرسید احمد خاں کی تصانیف کے نام لکھیں؟

جواب: سرسید احمد خاں کی تصانیف درج ذیل ہیں:

i) آثارالصنادید ii) خطباتِ احمدیہ iii) مقالاتِ سرسید

.8 اُردو مضمون نویسی کے بانی کون ہیں؟

جواب: اُردو مضمون نویسی کے بانی سرسید احمد خاں ہے۔

سبق

.9 خدا کن کی مدد کرتا ہے؟

جواب: خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں، کیونکہ خود اعتمادی اور محنت انسان کی کامیابی کی بنیادی ہے۔

.10 قومی ترقی کا دارومدار کس پر ہے؟

جواب: قومی ترقی شخصی محنت، عزت، ایمانداری اور ہمدردی کے مجموعے پر ہے، نہ کہ بیرونی مدد پر۔

.11 کسی قوم یا شخص کے لیے کئی دوسرا کام کرے تو اس کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اگر کوئی دوسرا کسی یا قوم یا شخص کے لیے کام کرے تو اس قوم یا شخص کے دل سے اپنی مدد آپ کا جوش اور ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔

.12 سرسید کے مطابق نادانی کی بات کیا ہے؟

جواب: سرسید کے مطابق نادانی کی بات یہ ہے کہ کوئی قوم اپنی اصلاح خود کرنے کی بجائے دوسروں کی امید پر بیٹھی رہے۔

.13 سرسید کے مطابق اصلی غلام کون ہے؟

جواب: سرسید کے مطابق اصلی غلام وہ ہے جو بداخلاقی، خودغرضی، جہالت اور شرارت کا مطیع ہو۔

.14 انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا کیا خیال ہے؟

جواب: انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا خیال ہے کہ کوئی خضر ملے یا گورنمنٹ فیاض ہو اور سب وہ کام کر دے۔

.15 قومی ہمدردی کیا ہے؟

جواب: قومی ہمدردی کا مطلب اپنی قوم کے افراد کی ترقی، چال چلن اور اخلاق کو بہتر بنانا ہے۔

www.brainbooks.pk

16. انسان کی موجودہ حالت کس طرح حاصل ہوئی ہے؟

جواب: انسان کی موجودہ حالت انسانوں کے نسل در نسل کے کاموں سے حاصل ہوئی ہے۔ محنتی لوگوں کی محنت، علم، اور ہنر کی بنیاد پر انسان ترقی کی حالت تک پہنچا ہے۔

17. کون سے افراد نے انسان کو موجودہ ترقی کی حالت پر پہنچانے میں مدد دی؟

جواب: محنتی، مستقل مزاج، زمین کا کام کرنے والے، کانوں کے کھودنے والے، جدید آلات کو ایجاد کرنے والے، مخفی چیزوں کو ڈھونڈنے والے، آلات استعمال کرنے والے، ہنرمند، شاعری کرنے والے، حکیم، فیلسوف، اور ملکی منتظمین نے انسان کی ترقی میں مدد دی۔

18. انسانوں کی ترقی میں کس چیز کا کردار ہے؟

جواب: انسانوں کی ترقی میں علم، محنت، ہنر، اور نسل در نسل کا تجربہ اور کام کا بڑا کردار ہے۔

19. انسان کی موجودہ جائیداد کس کی محنت سے حاصل ہوئی ہے؟

جواب: انسان کی موجودہ جائیداد پُرکھوں کی محنت، ہوشیاری اور ذہانت سے حاصل ہوئی ہے۔

20. ہمیں پُرکھوں کی جائیداد کس مقصد کے لیے دی گئی؟

جواب: ہمیں پُرکھوں کی جائیداد اس لیے دی گئی کہ ہم اس کو ترقی دیں اور آیندہ نسلوں کے لیے ایک بہتر حالت میں چھوڑ جائیں۔

21. اس بات کا افسوس کیوں کیا گیا ہے کہ ہماری قوم نے پُرکھوں کی جائیداد کو گرا دیا؟

جواب: افسوس اس لیے کیا گیا کیونکہ ہماری قوم نے پُرکھوں کی محنت سے حاصل کی گئی جائیداد کو بہتر بنانے کے بجائے اس کو ضائع کر دیا۔

22. ایک غریب آدمی کی زندگی کا کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: ایک غریب آدمی کی زندگی کا اثر اس کے ساتھیوں پر پڑتا ہے، کیونکہ وہ محنت، پرہیزگاری اور ایمانداری کی مثال بن کر دوسروں کو متاثر کرتا ہے۔

23. عملی تعلیم کیا ہوتی ہے؟

جواب: عملی تعلیم وہ ہوتی ہے جو زندگی کے تجربات اور عمل سے حاصل ہوتی ہے، اور یہ انسان کو زندگی میں بہتر سلیقے سے چلنے، اپنے فرائض ادا کرنے اور دوسروں کے حقوق محفوظ رکھنے کے قابل بناتی ہے۔

24. علم اور عمل میں کیا فرق ہے؟

جواب: علم کتابوں سے حاصل کیا جاتا ہے، جبکہ عمل انسان کے روزمرہ کے تجربات سے حاصل ہوتا ہے اور اس کے برتاؤ کو بہتر بناتا ہے۔

25. ایک اچھا چال چلن کس طرح آدمی کو معزز بناتا ہے؟

جواب: ایک اچھا چال چلن آدمی کو اس کے برتاؤ اور کردار سے معزز اور قابلِ احترام بناتا ہے، اور یہ قومی سطح پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

www.brainbooks.pk

گرائمر
قواعدِ زبان

ہر زبان کے کچھ اصول اور ضابطے ہوتے ہیں جن کے پیشِ نظر اس زبان کو صحیح طور پر سیکھا، سمجھا اور بولا جاتا ہے۔ اردو زبان کے بھی کچھ اصول اور ضابطے ہیں جنھیں قواعد یا گرامر کہا جاتا ہے۔ ان پر عبور حاصل کرنے سے ہم اردو زبان کو ٹھیک ٹھاک بول اور سمجھ سکتے ہیں۔

قواعد کے حصے

قواعد کے دو حصّے ہوتے ہیں: 1۔ صرف 2۔ نَحْو

1۔ صرف: قواعد کا وہ حصہ جس میں الفاظ کی خصوصیات پر بحث کی جاتی ہے۔ مثلاً یہ دیکھا جاتا ہے کہ لفظ کی بناوٹ (ساخت) کیا ہے۔ یہ لفظ واحد ہے یا جمع، مذکر ہے یا مونث، اسم ہے یا فعل وغیرہ۔

2۔ نحو: نحو کا تعلق جملوں اور عبارتوں کے علم سے ہے۔ نحو میں جملے کے اجزا، جملے میں الفاظ کی درست ترتیب، ان الفاظ کے باہمی تعلق اور جملے کی نوعیت پر بحث کی جاتی ہے۔

لفظ

سادہ آواز کو حرف کہا جاتا ہے۔ اردو میں بشمول الف ممدودہ اور ہمزہ حروفِ تہجی کی تعداد اڑتیس ہے۔ ان میں سے سترہ حروف منقوط اور اکیس حروف غیر منقوط ہیں۔ علاوہ ازیں کچھ مخلوط حروف ہیں جنھیں دوچشمی ''ھ'' یا بھاری حروف بھی کہا جاتا ہے، ان کی تعداد پندرہ ہے۔ وہ مرکّب آواز جو کچھ سادہ آوازوں سے مل کر بنتی ہے، اسے لفظ کہتے ہیں مثلاً عِلْم'' ایک لفظ ہے جو تین حروف (ع، ل، م) سے مل کر بنا ہے۔ اسی طرح ''کھاٹ'' ایک لفظ ہے جو تین حروف (کھ، ا، ٹ) سے مل کر بنا ہے۔ جب چند الفاظ ایک خاص ترتیب سے جوڑ دیے جائیں تو وہ جملہ بن جاتا ہے۔

جُملہ

الفاظ کے ایسے مجموعے کو جس کا مفہوم واضح طور پر سمجھ میں آ جائے، جُملہ کہتے ہیں۔ مثلاً: آج موسم بڑا خوش گوار ہے۔ عِلم بڑی دولت ہے۔ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے، وغیرہ۔ جملے کو فقرہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ اور مہمل

الفاظ دو طرح کے ہوتے ہیں: بامعنی اور بے معنی۔ بامعنی لفظ کو کلمہ اور بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں۔ مثلاً پانی وانی، روٹی ووٹی، چائے وائے، سچ مچ، غلط سلط، بات چیت میں، بالترتیب پانی، روٹی، چائے، سچ، گلط، بات کو کلمہ اور وانی، ووٹی، وائے، مُچ، سلط، چیت کو مہمل کہیں گے۔ یاد رہے کہ اگر مہمل پہلے سے زبان زدِ عام نہیں تو عام طور پر اردو میں مہمل واؤ سے بناتے ہیں جیسے میز ویز۔

مرکب اور ہم رتبہ جملے

جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر کسی ایک مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو وہ مرکب جملہ کہلائے گا۔ اگر یہ جملے نحوی اعتبار سے جداگانہ اور برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو ایسے جملوں کو ''ہم رتبہ'' جملے کہیں گے۔ ہم رتبہ جملے حروفِ عطف کے ذریعے یا ہم ملے ہوتے ہیں اردو میں ان کی چار قسمیں ہوسکتی ہیں:

www.brainbooks.pk

1. وصلی جملے 2. تردیدی جملے 3. استدراکی جملے 4. سببی جملے

ذیل میں بالترتیب ہر ایک کی دو دو مثالیں درج کی جاتی ہیں:

وصلی جملے:

i) میں آیا اور وہ چلا گیا۔ (ii سورج صبح کو نکلتا اور شام کو غروب ہو جاتا ہے۔

تردیدی جملے:

i) اسے گھر بھیج دو یا باہر نکال دو۔ (ii حاکم ہمدرد ہونا چاہئے، ورنہ رعایا تباہ ہو جائے گی۔

استدراکی جملے:

i) وہ وعدے تو بہت کرتا ہے لیکن یاد نہیں رکھا۔ (ii ہم نے چاہا تھا کہ مر جائیں، سو وہ بھی نہ ہوا۔

سببی جملے:

i) میں اُن کا ساتھ دوں گا کیوں کہ مصیبت کے وقت انھوں نے میرا ساتھ دیا تھا۔

ii) وہ بہت شریر اور نااہل ہے، اس لیے میں اسے منہ نہیں لگاتا۔

کلمہ کی قسمیں

کلمہ کی قسمیں 1. اسم 2. فعل 3. حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس کسی شخص، کسی جگہ، چیز یا کیفیت کا نام ہو جیسے: محمود۔ لاہور۔ پنکھا یا نام کی جگہ استعمال ہو مثلاً وہ۔ وہاں۔ اسم کا زمانے سے تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ اپنے معنی کے لیے دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی کے اعتبار سے مستقل ہو، جو کسی کام کا کرنا یا نہ کرنا، ہونا یا نہ ہونا بتائے اور جس میں تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے جیسے: آیا۔ جاتا تھا۔ لکھے گا۔

حرف: وہ کلمہ جو اکیلا تو کچھ معنی نہ دے لیکن دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر معنی دے اور ان میں تعلق بھی پیدا کرے وہ اپنے معنی کے اظہار کے لیے دوسرے کلمت کا محتاج ہوتا ہے۔ جیسے: میں گھر سے مسجد تک گیا۔ اس میں ''سے'' اور ''تک'' دو حرف ہیں۔

منقوط غیر منقوط اور ہماری حروفِ تہجی

اردو زبان میں ہندی، عربی، فارسی، انگریزی اور دیگر مقامی زبانون کے علاوہ بھی کئی زبانوں کے الفاظ بھی شامل اور اس طرح گھل مل گئے ہیں کہ جب تک تفحص نہ کیا جائے معلوم بھی نہین ہوتا کہ کون سا لفظ کس زبان کا ہے۔

اس خاصیّت نے اردو کو مقبول اور دل پذیر زبان بنا دیا ہے اور ہر غیر زبان بولنے والے کو اردو میں اپنائیت کی خوشبو آتی ہے اور اگر وہ اردو زبان سیکھنا چاہے تو اردو بول چال میں جلد ہی قدرت حاصل کر لیتا ہے۔

دنیا کی تما اہم زبانون مین حروفِ ابجد دو طرح کے ہیں: کچھ منقوط اور کچھ غیر منقوط۔ انگلش کے چھبیس بڑے حروف (Capital Letters) ہیں اور چھبیس ہی چھوٹے حروف (Small Letters) بڑے حروف میں سے کسی پر نقطہ نہیں آتا جب کہ چھوٹے حروف میں فقط دو حروف (I, J) ایسے ہیں جن پر نقطے ہیں مگر ہندی، عربی اور فارسی میں منقوط حروف بہت زیادہ ہیں۔ اردو کی یہ خاصیت ہے، جو

www.brainbooks.pk

مقبولیت کا بھی یہی بڑا سبب ہے کہ اس میں متذکرہ تمام زبانوں کے حروف شامل ہیں۔ اردو میں بشمول الف ممدودہ اور ہمزہ کل مفرد حروف کی تعداد اڑتیس ہے۔ جن میں سے سترہ منقوط اور اکیس غیر منقوط ہیں جب کہ پندرہ بھاری حروف ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

منقوط حروف: ب، پ، ت، ث، ج، چ، خ، ذ، ز، ژ، ش، ض، ظ، غ، ف، ق، ن (۱۷)

غیر منقوط حروف: ا، آ، ٹ، ح، د، ڈ، ر، ڑ، س، ص، ع، ک، گ، ل، م، و، ہ، ء، ی، ے (۲۱)

بھاری حروف: بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑگ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ (۱۵)

اس طرح بشمول منقوط، غیر منقوط اور بھاری حروف، حروفِ تہجی کی کل تعداد 53 ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

ا، آ، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، ر، رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، و، ہ، ء، ی، ے (۵۳)

حروفِ شمسی وقمری

عربی زبان کی، جو ایک فصیح و بلیغ زبان ہے، ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بعض لفظوں میں امتیاز کرنے کے لیے الف لام لگا دیتے ہیں مگر کچھ حروف ایسے ہیں کہ اگر ان سے پہلے الف لام آتا تو ہے مگر تلفّظ میں ظاہر نہیں کیا جاتا۔ جن حروف کے شرو میں الف لام نہیں پڑھا جاتا، انھیں حروفِ شمسی کہتے ہیں۔ یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ جب ''الشمس'' میں پہلے الف لام لگایا جاتا ہے، تو لام کی آواز ظاہر نہیں کی جاتی۔ جن حروف میں لام کی آواز تلفظ میں ظاہر کی جاتی ہے، انھیں حروف قمری کہتے ہیں۔ کیوں کہ ''القمر'' پر جب الف لام لگائیں گے تو لام کی آواز ظاہر کی جائے گی۔

یہ اصول صرف عربی زبان کے الفاظ کے ساتھ مختص ہے۔ مگر چوں کہ اردو میں ایسے اَن گنت عربی الفاظ آتے ہیں لہٰذا اس کی تصریح ضروری ہے۔ مثلاً: ہارون الرشید، جبل الطارق اور ذوالنّورین میں ر، ط اور ن سے پہلے الف لام لکھا تو ضرور جائے گا مگر پڑھا نہیں جائے گا۔ چنانچہ بشمول ان تین حروف کے حروفِ شمسی درج ذیل:

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن = تعداد (۱۴)

حروف قمری: عبدالجلیل، نورالعین اور بیت المال میں ج، ع اور م سے پہلے الف لام لکھا جائے گا اور پڑھا جائے گا۔ اس طرح بشمول ان تین حروف قمری مندرجہ ذیل ہیں:

ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی = تعداد (۱۴)

اسم کی معنی کے لحاظ سے قسمیں

(1) اسمِ معرفہ (2) اسمِ نکرہ

اسم معرفہ

وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز، شخص یا جگہ کے خاص نام کو ظاہر کرے۔ جیسے: کوہِ ہمالیہ، بانگِ درا، لاہور، محمود، اسمِ معرفہ کو ''اسمِ خاص'' بھی کہتے ہیں۔

www.brainbooks.pk

اسم معرفہ کی قسمیں

1. اسمِ علَم 2. اسمِ ضمیر 3. اسمِ اشارہ 4. اسمِ موصول

اسمِ علَم

وہ اسم ہے جو کسی شخص کے خاص نام کو ظاہر کرے جیسے: شاعرِ مشرق، غالبؔ، مٹھو، ابنِ قاسم، شمس العلما

اسمِ علَم کی قسمیں

(i) خطاب (ii) تخلص (iii) لقب (iv) کنیت (v) عُرف

i) **خطاب:** وہ اعزازی نام ہے جو کسی زمانے میں کسی شخص کو اس کی علمی و ادبی و قومی خدمات یا کارہائے نمایاں کے اعتراف کے طور پر حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جیسے شمس العلما، خان بہادر، سر، رستم زماں وغیرہ۔ فی زمانہ پاکستان میں خطاب کے بجائے اعزاز دیا جاتا ہے۔ پاکستان کے سول اور ملٹری اعزازات مندرجہ ذیل ہیں:

ii) **تخلّص:** وہ مختصر سا نام ہے جو شاعر یا ادیب اپنے کلام میں اصل نام کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ذوق، غالب، حالی، حسرت، اقبال، فیض وغیرہ۔

iii) **لقب:** وہ وصفی نام ہے جو کسی خاص وصف کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے اور مشہور ہو جائے جیسے:

نہ سلیقہ مجھ میں کلیمؑ کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیلؑ کا میں ہلاکِ جادوئے سامری، تُو قتیلِ شیوۂ آزری

اس شعر میں کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ اسی طرح امین، صادق، علّامہ، مادرِ ملّت، شہیدِ ملّت، شاعر، مزدور، بابائے اردو وغیرہ بھی القابات ہیں۔

iv) **عرف:** وہ نام ہے جو محبت یا حقارت یا پھر بلا وجہ مشہور ہو جائے، جیسے کلّو، کلیان، اچھا، فخرو، گاما، بلّا، گوگا، شرفو وغیرہ۔

v) **کنیت:** وہ نام ہے جو باپ، ماں، بیٹے، بیٹی یا کسی اور تعلق کی وجہ سے پکارا جائے۔ عرب ممالک میں اس کا بہت چلن ہے۔ جیسے:

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اس شعر میں ابنِ مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کنیت ہے اسی طرح ابو القاسمؐ، ابنِ خطاب، ابوتُراب، ابوالکلام، فاطمہ بنت عبداللہ، خالد بن ولید، محمد بن قاسم بھی کنیت ہیں۔ اردو میں اس کے بجائے منّے کے ابّا، زین کی امّی وغیرہ بولتے ہیں۔ بعض اوقات کنیت کسی معنوی رشتے کی بنا پر بھی کسی شخص کے لیے مخصوص ہو جاتی ہے۔ جیسے: ابوتُراب، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوالاثر حفیظ جالندھری، ابولکلام آزاد وغیرہ۔

اسمِ ضمیر

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے کیوں کہ تحریر و تقریر میں ایک نام کا بار بار لانا معیوب سمجھا جاتا ہے مثلاً وہ، تُو، تم وغیرہ جیسے: ندیم آیا اس نے سبق پڑھایا اور وہ چلا گیا۔ اس میں ''اس'' اور ''وہ'' دونوں ضمیریں ہیں جو ندیم کی جگہ استعمال ہوئی ہیں۔ ضمیر جس کی جگہ استعمال ہوتی ہے اسے ''مرجع'' کہتے ہیں۔

www.brainbooks.pk

اسم ضمیر کی قسمیں

اسم ضمیر کی قسمیں: 1. ضمیر فاعلی 2. ضمیر مفعولی 3. ضمیر اضافی

ضمیر فاعلی: وہ ضمیر ہے جو کسی فعل کا فاعل رہی ہو۔ وہ یہ ہیں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ۔ اس	انھوں	تو	تم	میں	ہم

ضمیر مفعولی: وہ ضمیر جو مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اسے	انھیں	تجھے	تمھیں	مجھے	ہمیں

ضمیر اضافی: وہ ضمیر ہے جو مضاف الیہ بن کر استعمال ہو۔ وہ یہ ہیں:

غائب		حاضر		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس کا	ان کا	تیرا / تیری	تمھارا / تمھاری	میرا / میری	ہمارا / ہماری

اسم اشارہ

وہ لفظ جو اشارہ کرنے کے لیے مقرر ہو۔ اشارے دو طرح کے ہو سکتے ہیں یعنی قریب اور دور جیسے: وہ۔ یہ۔
''وہ'' دور کی چیز کے لیے اور ''یہ'' نزدیک کی چیز کے لیے استعمال کیے جاتے ہین۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے ''مشار الیہ'' کہتے ہیں۔ جیسے: وہ لڑکا، یہ کتاب، یہاں ''وہ'' اور ''یہ'' اسم اشارہ ہیں۔ لڑکا اور کتاب ''مشار الیہ''۔

اسمِ مَوصُول

وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئین وہ یہ ہیں: جو کوئی۔ جس، جسے، جنھوں، جنھیں، جو کچھ جو چیز قواعد میں اسے ضمیر موصولہ یا اسم موصولہ بھی کہتے ہیں۔

اسمِ نکرہ

وہ اسم ہے جو کسی عام چیز، شخص، یا جگہ کے عام نام کو ظاہر کرے جیسے: پہاڑ، کتاب، شہر، آدمی۔ اسم نکرہ کو ''اسمِ عام'' بھی کہتے ہیں۔

اسمِ نکرہ کی قسمیں

1. اسمِ آلہ 2. اسمِ صَوت 3. اسمِ مصغّر 4. اسمِ ظرف

(1) اسمِ آلہ: وہ اسمِ نکرہ ہے جو کسی اوزار یا ہتھیار کو ظاہر کرے جیسے: چاقو، قینچی، چھری، تلوار، بندوق، عربی اور فارسی

www.brainbooks.pk

کے اہم آلہ بھی اردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے: مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر) مسواک۔ مقراض (قینچی) مِسطر (فٹرول، پیمانہ) قلم تراش (چاقو) وغیرہ۔

(2) اسمِ صَوت: وہ اسمِ نکرہ ہے جو کسی آواز کو ظاہر کرے جیسے: سائیں سائیں (ہوا کی آواز) کائیں کائیں (کوّے کی آواز) چھم چھم (بارش کی آواز) غُٹرغوں (کبوتر کی آواز) ٹن ٹن (گھنٹے کی آواز) کُوکُو (کوئل کی آواز)

(3) اسمِ مصغّر: وہ اسمِ نکرہ ہے جو کسی چیز کا چھوٹا پن ظاہر کرے جیسے: دیگچی، باغیچہ، غالیچہ (چھوٹا قالین) پیالی، بچونگڑا، ڈبیا، ڈھولک، مردوا، پگڑی، مکھڑا، اسمِ مصغّر بنانے کے لیے لفظ کے آخر میں کی، یا، ڈا، ڈی، چی، چہ، ک کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اسمِ مکبّر: وہ اسمِ نکرہ ہے جو کسی چیز کا بڑا پن ظاہر کرے جیسے: شہنشاہ، شاہتوت، شہتیر، شاہ رگ، شاہ سوار، شہ زور، شہ پر (بڑا پر)، شاہ کار، مہاراج، گھڑ، بتنگڑ، پگڑ، چھتر۔ اسمِ مکبّر بنانے کے لیے "ی" کی جگہ الف کا اضافہ کرتے ہیں جیسے: مکڑی سے مکڑا۔ بعض اوقات مہا کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: مہاراجا، مہا کاج، مہا گرو وغیرہ۔

اسمِ ظرف

(4) اسمِ ظرف: وہ اسمِ نکرہ ہے جس سے کوئی جگہ یا وقت ظاہر ہو جیسے: دفتر، سکول، کارخانہ، صبح، شام، آج کل۔

اسمِ ظرف کی قسمیں

اسمِ ظرف کی قسمیں:

1. اسمِ ظرف مکاں
2. اسمِ ظرف زماں

اسمِ ظرف مکاں: وہ اسمِ نکرہ جو کسی جگہ کو ظاہر کرے جیسے: مسجد، مدرسہ، گھر، اسٹیشن، سبزی منڈی، کانمک، شفاخانہ، عیدگاہ، کتب خانہ، تارگھر، ڈاک خانہ، دارالحکومت، شکارگاہ، مے خانہ، منزل۔

اسمِ ظرف زماں: وہ اسمِ نکرہ جو کسی وقت کو ظاہر کرے جیسے: صبح، شام، دوپہر، رات، دن، سال، مہینا، ہفتہ، منٹ، سیکنڈ، آج، کل، صدی۔

اسم کی ساخت کے اعتبار سے قسمیں

1. اسمِ جامد 2. اسمِ مصدر 3. اسمِ مشتق

اسمِ جامد: وہ اسم ہے جو نہ تو خود کسی اسم سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بنے جیسے: اینٹ، پتھر، چٹان، پہاڑ، وادی، چٹائی، میز، کرسی، دیوار، چھت وغیرہ۔

اسمِ مصدر: وہ اسم ہے جو خود تو کسی لفظ سے نہ بنے لیکن اس سے بہت سے اسم اور فعل بنیں جیسے: اچھلنا، کودنا، آنا، جانا، لکھنا، پڑھنا وغیرہ۔ اُردو زبان میں "نا" مصدر کی علامت ہے لیکن کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے آخر میں "نا" آتا ہے لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے۔ جیسے: گنا، کانا، نانا، پرانا، بچھونا (بستر)، چونا، تانا، بانا، سونا (دھات) سُونا (ویران) گھرانا، یہ مصدر نہیں ہیں۔

اسمِ مصدر کی قسمیں

(i) مصدر مفرد (ii) مصدر مرکب (iii) مصدر لازم (iv) مصدر متعدی

www.brainbooks.pk

مصدرمفرد: وہ اسم جوشروع ہی سے مصدر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: آنا، جانا، لکھنا، پڑھنا، کہنا، سننا وغیرہ

مصدرمرکب: وہ اسم ہے جوکسی مصدر کے شروع میں کوئی لفظ لگا کر دوسرا مصدر بنا لیتے ہیں اسے مصدر مرکّب کہتے ہیں جیسے بہک جانا، بھٹک جانا، کلمہ پڑھنا، قصیدہ لکھنا، سچ کہنا، جھوٹ بولنا وغیرہ۔

مصدرلازم: وہ فعل جوصرف فاعل کو چاہے فعل لازم کہلاتا ہے۔ چناں چہ جس مصدر سے فعل لازم بنے گا، وہ مصدر بھی لازم ہوگا جیسے: آنا، جانا، چلنا، دوڑنا، ہنسنا، رونا، بھاگنا، سونا، جاگنا، اچھلنا کودنا وغیرہ سب مصدر لازم ہیں۔

مصدرمتعدی: وہ مصدر ہے جس سے متعدی افعال بنتے ہیں اور متعدی فعل وہ ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ جن مصادر سے یہ متعدی افعال بنین گے وہ مصدر متعدی ہوں گے جیسے لکھنا، پڑھنا، کھانا، پینا، بیٹھنا دوڑانا، لانا، بھگانا، اچھالنا، دیکھنا وغیرہ سب متعدی مصادر ہیں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ مصدر لازم کو مصدر متعدی بنا لیتے ہیں جس کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:

i) مصدر لازم کی ''نا'' سے پہلے ''الف'' لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: چلنا مصدر لازم سے چلانا مصدر متعدی اور ہنسنا مصدر لازم سے ''ہنسانا'' مصدر متعدی بن جائے گا۔

ii) مصدر لازم کے دوسرے حرف کے بعد ''الف'' لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: اچھلنا سے ''اچھالنا'' مصدر متعدی بن جائے گا۔

iii) مصدر لازم کے دوسرے حرف کے بعد ''ی'' لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: سمٹنا سے ''سمیٹنا'' سکڑنا سے ''سکیڑنا''

اسمِ مُشتق: وہ اسم ہے جوخود تو مصدر سے بنے لیکن اس سے پھر کوئی لفظ نہ بنے جیسے: لکھنا سے لکھنے والا، لکھنے والی، لکھا ہوا، لکھتا ہوا، الفاظ بنتے ہیں لیکن آگے ان سے کوئی لفظ نہیں بنتا۔

اسمِ مشتق کی قسمیں

اسمِ مُشتق کی قسمیں:

1. اسمِ فاعل 2. اسمِ مفعول 3. اسمِ حالیہ 4. اسمِ حاصل مصدر

اسمِ فاعل: وہ اسم مشتق ہے جوکسی فاعل کو ظاہر کرے جیسے: وسیم لکھنے والا۔ مقیم پڑھنے والا، ان میں وسیم کو لکھنے والا اور مقیم کو پڑھنے والا کہ کر دونوں کا فاعل ہونا ظاہر کیا گیا ہے، اس لیے لکھنے والا اور پڑھنے والا اسمِ فاعل کہلاتے ہیں۔

اسمِ فاعل کی قسمیں

اسمِ فاعل کی قسمیں: 1. اسمِ فاعل قیاسی 2. اسمِ فاعل سماعی

اسمِ فاعل قیاسی: وہ اسم ہے جو قاعدے کے مطابق مصدر سے بنایا جائے جیسے: لکھنے والا، پڑھنے والا

اسمِ فاعل قیاسی بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''الف'' ہٹا کر مُذکّر کے لیے ''ے والا'' اور مونث کے لیے ''ے والی'' لگا دیتے سے اسمِ فاعل بن جاتا ہے جیسے: پڑھنا سے پڑھنے والا اور پڑھنے والی، لکھنا سے لکھنے والا اور لکھنے والی۔

اسمِ فاعل سماعی: وہ اسمِ فاعل ہے جو کسی خاص قاعدے سے نہ بنا ہو بلکہ اہلِ زبان سے سننے میں آیا ہو مثلاً لکڑہارا، ترکھان، بڑھئی، سنار، لوہار، طبیب، تیراک، پجاری، کھلاڑی، گویا، حلوائی، موچی، جلاہا، بھکاری، بھٹیارا، سپیرا، گھسیارا، کسان، جیب کترا، ڈاکیا، لٹیرا، ڈاکو، چور، اچکا، جواری وغیرہ۔

www.brainbooks.pk

اسمِ فاعل سماعی بنانے کا طریقہ: اس اسمِ فاعل کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں بلکہ اہلِ زبان سے مختلف علامتوں کے لگانے سے اسمِ فاعل بنایا جانا مقبول ہے۔ جیسے: ٹھٹیرا، لکڑہارا، رکھوالا، حلوائی، دھوبی، موچی، جوہری، سنار، پجاری، بھکاری، بھٹیارا، سپیرا، گھسیارا، ڈاکو، جیب کترا، چور، ڈاکیا، کھلاڑی، گویا۔

فارسی کے بعض اسمِ فاعل بھی اردو میں مستعمل ہیں مثلاً: راہ راہ نما، سرمایہ دار، کتب فروش، خیر خواہ، باغ بان، توپچی، طلب گار، باشندہ، دانش ور، جادوگر، جفت ساز، خدمت گار، پرہیز گار وغیرہ۔ اس کے علاوہ عربی کے بعض اسمِ فاعل بھی اُردو میں بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں جیسے: خادِم، حاکم، شاعِر، کاتِب، عادِل، عابِد، ساجِد، رازِق، خالِق، قائِل، معالِج، مقابِل، مفاخِر، مفاسِد، ملازِم، محافِظ، مجاہِد، مسافِر، مونِس، محسِن، موجِد، مُشفِق۔ مُنصِف، منکِر، منجِّم، مصوِّر، محقِّق، مبلِّغ، مرتِّب، مصنِّف، معلِّم، متکبِّر، متکلِّم، متحمِّل، متفکِّر، متوکِّل وغیرہ۔

اسمِ فاعل اور فاعل میں فرق:

i) اسمِ فاعل بنایا جاتا ہے لیکن فاعل بنایا نہیں جاتا بلکہ اس سے تو صرف فعل واقع ہوتا ہے۔

ii) اسمِ فاعل وہ ہے جو فاعل کو ظاہر کرے جب کہ فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔

iii) اسمِ فاعل کو فاعل کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن فاعل کو بھی اسمِ فاعل کی جگہ استعمال نہیں ہوسکتا جیسے: لکھنے والے کو خط لکھا۔ یہاں لکھنے والا اگرچہ اسمِ فاعل ہے لیکن فاعل بنا ہوا ہے۔

اسمِ مفعول

اسمِ مفعول: وہ اسمِ مشتق ہے جو کسی مفعول ہونا ظاہر کرے جیسے: لکھا ہوا خط، پڑھی ہوئی کتاب، ان جملوں میں لکھا ہوا اور پڑھی ہوئی اسمِ مفعول ہیں کیوں کہ یہ دونوں خط اور کتاب کا مفعول ہونا ظاہر کر رہے ہیں۔

اسمِ مفعول کی قسمیں

اسمِ مفعول کی قسمیں: i) اسمِ مفعول قیاسی ii) اسمِ مفعول سماعی

اسمِ مفعول قیاسی: وہ اسمِ مشتق ہے جو قاعدے کے مطابق مصدر سے بنایا جائے۔

i) **اسمِ مفعول قیاسی بنانے کا طریقہ:** جس مصدر سے اسمِ مفعول بنانا ہو اس کی ماضی مطلق کے آخر میں ہُوا لگا دینے سے اسمِ مفعول بن جاتا ہے۔ جیسے: لکھنا سے لکھا ہوا اور لکھی ہوئی۔ پڑھنا سے پڑھا اور پڑھی ہوئی اسمِ مفعول بن گئے۔

ii) **اسمِ مفعول سماعی:** وہ اسم ہے جو کسی قاعدے سے بنایا تو نہیں جاتا لیکن معنی اسمِ مفعول کے دیتا ہے۔ مثلاً نکٹا (ناک کٹا ہوا) شنیدہ (سنا ہوا) وغیرہ

عربی کے اسمِ مفعول اردو میں بھی کثرت سے استعمال کیے جاتے ہیں جیسے: مظلوم، مخلوق، معبود، معلوم، مقتول، مقتدر، منتشر، منتخب، منتظر وغیرہ:

اسمِ مفعول اور مفعول میں فرق:

i) اسمِ مفعول وہ ہے جو مفعول کو ظاہر کرے اور مفعول اسے کہتے ہیں جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو۔

www.brainbooks.pk

(ii) اسمِ مفعول مصدر سے بنایا جاتا ہے لیکن مفعول بنایا نہیں جاتا۔

(iii) اسمِ مفعول کو مفعول کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن مفعول کبھی اسمِ مفعول کی جگہ استعمال نہیں ہوسکتا جیسے: میں نے لکھا ہوا پڑھا، بچہ پڑھا ہوا بھول گیا۔ ان جملوں میں لکھا ہوا، پڑھا دونوں اسمِ مفعول ہیں جو مفعول کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔

اسمِ حالیہ

اسمِ حالیہ: وہ اسمِ مشتق ہے جو کسی فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے جیسے: نعیم ہنستا ہوا آیا۔ وسیم نے کامران کو پڑھتے ہوئے دیکھا۔ پہلے جملے ''ہنستا ہوا'' فاعل نعیم کی حالت بیان کر رہا ہے۔ دوسرے جملے میں ''پڑھتے ہوئے'' کامران جو کہ مفعول ہے، کی حالت بیان کر رہا ہے۔ لہٰذا ''ہنستا ہوا'' اور ''پڑھتے ہوئے'' دونوں اسمِ حالیہ ہیں۔

اسمِ حالیہ بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''تا ہوا'' لگا دینے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے جیسے لکھنا سے لکھتا ہوا، لکھتی ہوئی، پڑھنا سے پڑھتا ہوا، پڑھتی ہوئی اسم حالیہ ہیں۔

اسمِ حاصل مصدر: وہ اسمِ مشتق ہے جو مصدر تو نہ ہو لیکن معنی اور اثر مصدر کا ظاہر کرے، مثلاً آہٹ (آنا)، (لڑائی لڑنا)، دباؤ (دبانا)۔ چناں چہ آہٹ بڑائی، دبائی حاصل مصدر ہیں۔

حاصل مصدر بنانے کا طریقہ:

(i) بعض مصدروں کے آخر سے ''الف'' ہٹا کر جو باقی رہے وہ حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: جلنا سے جلن، چلنا سے چلن، دکھنا سے دکھن، لگنا سے لگن، چبھنا سے چبھن۔

(ii) بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر باقی جو رہے وہ حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: دوڑنا سے دوڑ، چاہنا سے چاہ، بھاگنا سے بھاگ، دیکھنا سے دیکھ حاصل مصدر ہیں۔

(iii) بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ؤ'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے دبانا سے دباؤ، جھکانا سے جھکاؤ۔ بہانا سے بہاؤ۔ لگانا سے لگاؤ۔

(iv) بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''وٹ'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: ملانا سے ملاوٹ، گرانا سے گراوٹ، بنانا سے بناوٹ، سجانا سے سجاوٹ۔

(v) بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ہٹ'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے گھبرانا سے گھبراہٹ، مسکرانا سے مسکراہٹ، آنا سے آہٹ۔

(vi) بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''آئی'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: لڑنا سے لڑائی، رنگنا سے رنگائی، پڑھنا سے پڑھائی، لکھنا سے لکھائی، پٹنا سے پٹائی۔

(vii) لڑکپن، بچپن، اپنائیت، چاہت، چال یہ سب بھی حاصل مصدر ہیں۔

(viii) فارسی کے حاصل اُردو میں بھی حاصل مصدر ہی شمار ہوں گے جیسے: گفت گو، جستجو، آمدورفت، آزمائش، پیدائش وغیرہ۔

(ix) عربی کے حاصل مصدر اُردو میں بھی حاصل مصدر کے طور پر ہی استعمال ہوں گے جیسے: رنگوانا سے رنگوائی لگوانا سے لگوائی، دھلانا سے دھلائی، اٹھوانا سے اٹھوائی، پسوانا سے پسوائی وغیرہ

www.brainbooks.pk

اسمِ صفت

اسمِ صفت: وہ اسم ہے جس سے کسی کو اچھی یا بری حالت ظاہر کی جائے مثلاً لڑکا، اونچی دیوار، ان میں نیک اور اونچی اسمِ صفت ہیں جس کی اچھی یا بری حالت ظاہر کی اسے اسمِ موصوف کہتے ہیں جیسے: اوپر کی مثالوں میں لڑکا اور دیوار اسمِ موصوف ہیں۔

اسمِ صفت کی قسمیں

اسمِ صفت کی قسمیں: i) صِفت اصلی ii) صِفت نسبتی

1. **صِفت اصلی:** وہ اسم ہے جو زبان میں شروع سے کسی کی اچھائی یا برائی بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جائے جیسے: اچھا، برا، نیک، بد، تیز، سُست۔

صِفت اصلی کے تین درجے: i) صِفت نفسی ii) صِفت بعض iii) صِفت کُل

صِفت نفسی: وہ اسمِ صفت ہے جس سے کسی کی حالت کسی دوسرے اسم سے بغیر مقابلہ کے ظاہر کی جائے جیسے: اچھا، برا، اونچا، نیچا، نیک، بد، خوب صورت وغیرہ۔

صِفت بعض: وہ اسمِ صفت جس سے کسی ایک کو دوسرے سے بڑھایا جائے مثلاً: اس سے اونچا، نیک تر۔

صِفت کُل: وہ اسمِ صَفت ہے جس سے ایک کو دوسرے سب سے بڑھایا جائے جیسے: سب سے اونچا، بلند ترین، نیک ترین۔

2. **صِفت نسبتی:** وہ اسمِ صِفت ہے جو صِفت تو نہ ہو لیکن محض تعلق کی وجہ سے صِفت کے معنی ظاہر کرے جیسے: لاہوری نمک، عربی آدمی۔ ان دونوں میں لاہوری کا لفظ لاہور سے اور عربی کا لفظ عرب سے تعلق ظاہر کرنے کی وجہ سے صِفت نسبتی کہلاتے ہیں۔

صِفت نسبتی بنانے کا طریقہ:

(i) بعض اسموں کے آخر میں ''ی'' لگا دینے سے صِفَت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: لاہور سے لاہوری، ملتان سے ملتانی، قصور سے قصوری۔

(ii) اگر کسی اسم کے آخر میں ''الف۔ہ۔ی۔'' ہوں تو الف، ہ اور ی کو ''و'' سے تبدیل کر کے ''ی'' نسبتی لگائی جائے گی جیسے: بھیرہ سے بھیروی، ڈسکہ سے ڈسکوی، گولڑہ سے گولڑوی صِفَت نسبتی بنائی جائے گی۔

(iii) بعض اسموں کے آخر میں ''انہ'' لگا دینے سے صِفَت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: شاگرد سے شاگردانہ، استاد سے استادانہ، عالم سے عالمانہ، مرد سے مردانہ، ماہ سے ماہنامہ، دوست سے دوستانہ، جاہل سے جاہلانہ وغیرہ۔

(iv) بعض اسموں کے آخر میں ''انی'' لگا دینے سے صِفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: نور سے نورانی، روح سے روحانی۔

یہ ہندی ، وہ خراسانی، یہ افغانی ، وہ تورانی
تُو اے شرمندۂ ساحل ! اُچھل کر بے کراں ہوجا

علامہ اقبالؒ کے اس شعر میں اسی قاعدے سے بنائے ہوئے الفاظ خراسانی، افغانی اور تورانی ایسے اسم صِفت ہیں جن کی نسبت خراسان، افغان اور توران سے ظاہر کی گئی ہے۔

(v) بعض اسموں کے آخر میں ''ین'' لگا دینے سے صِفَت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: رنگ سے رنگین، سنگ (پتھر) سے سنگین، نمک سے نمکین، زر سے زریں وغیرہ۔

www.brainbooks.pk

(vi مکہ اور مدینہ کی صِفت نسبتی خلافِ قیاس مکہ سے مکی اور مدینہ سے مدنی استعمال کی جاتی ہے۔

(vii یہ الفاظ بھی صِفت نسبتی ہیں: مٹیالا، جیالا، شرمیلا، رنگیلا، زہریلا، سنہر، مٹیالا، جیالا، گنوار، پچیرا امیرا وغیرہ۔

فعل

فعل: وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا کسی زمانے میں معلوم ہو جیسے: نعیم آیا۔ طاہر نے کتاب پڑھی۔

زمانے کی اقسام

فعل کا تعلق زمانے کے ساتھ ہوتا ہے اور زمانے کی تین قسمیں ہیں۔

.1 زمانہ ماضی .2 زمانہ حال .3 زمانہ مستقبل

1. زمانہ ماضی: جو گزر چکا ہے، اسے زمانہ ماضی کہتے ہیں۔

2. زمانہ حال: وہ زمانہ جو موجود ہے، اسے زمانہ حال کہتے ہیں۔

3. زمانہ مستقبل: آیندہ زمانے کو زمانہ مستقبل کہتے ہیں۔

فعل کی قسمیں

1۔ فعل ماضی 2۔ فعل حال 3۔ فعل مستقبل 4۔ فعل مضارع

5۔ فعل مضارع 6۔ فعل امر 7۔ فعل لازم 8۔ فعل متعدی

9۔ فعل متعدی 10۔ فعل مجہول 11۔ فعل تام 12۔ فعل ناقص

یہ یاد رہے کہ فعل کے لیے فاعل کی بھی مختلف حالتیں ہوتی ہیں مثلاً غائب، حاضر، متکلم اور پھر واحد ہوگا یا جمع ہوگا چناں چہ فعل کی چھے صورتیں اور درجے ہو جائیں گے جیسے:

(i واحد غائب (ii جمع غائب (iii واحد حاضر

(iv جمع حاضر (v واحد متکلم (vi جمع متکلم

ان درجوں کو صیغے کہتے ہیں کسی فعل کو ان صیغوں میں تبدیل کرنا گردان کہلاتا ہے۔

1۔ فعل ماضی

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے: ندیم گیا۔ فریدہ خط لکھتی تھی۔

فعل ماضی کی قسمیں

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ ماضی مطلق 2۔ ماضی قریب 3۔ ماضی بعید 4۔ ماضی شکیہ 5۔ ماضی تمنائی 6۔ ماضی استمراری

1. ماضی مطلق: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا صرف گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ گزرا ہوا زمانہ نزدیک کا ہے یا دور کا۔ مثلاً وہ آیا۔ تم گئے۔

www.brainbooks.pk

ماضی مطلق بنانے کے طریقے:

(i) بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''الف'' لگا دینے سے ماضی مطلق بن جاتی ہے جیسے: لکھنا سے لکھا۔ پڑھنا سے پڑھا۔ دوڑنا سے دوڑا۔ لکھا، پڑھا اور دوڑا ماضی مطلق ہے۔

(ii) بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''یا'' لگا دینے سے ماضی مطلق بن جاتی ہے جیسے: کھانا سے کھایا۔ رونا سے رویا۔ آنا سے آیا۔ آنا سے آیا۔ کھایا، رویا اور آیا ماضی مطلق ہے۔

(iii) جانا اور کرنا مصدر کی ماضی مطلق ان کے خلاف آتی ہے جانا سے ''گیا'' ماضی مطلق ہے اور کرنا سے ''کیا'' ماضی مطلق ہے۔

''لکھنا'' مصدر سے ماضی مطلق کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	اس نے لکھا	انھوں نے لکھا	تُو نے لکھا	تم نے لکھا	میں نے لکھا	ہم نے لکھا
مونث	اس نے لکھا	انھوں نے لکھا	تُو نے لکھا	تم نے لکھا	میں نے لکھا	ہم نے لکھا

2. **ماضی قریب:**

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا نزدیک کے گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے: ندیم آیا ہے۔ فرخ گئی ہے۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے آخر میں ''ہے'' لگا دینے سے ماضی قریب بن جاتی ہے۔

''آنا'' مصدر سے ماضی قریب کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ آیا ہے	وہ آئے ہیں	تُو آیا ہے	تم آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم آئے ہیں
مونث	وہ آئی ہے	وہ آئی ہیں	تُو آئی ہے	تم آئی ہو	میں آئی ہوں	ہم آئی ہیں

3. **ماضی بعید:** وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا دیر کے گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے: مقیم نے لکھا تھا۔

ماضی بعید بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے آخر میں ''تھا'' دینے سے ماضی بعید بن جاتی ہے۔

''جانا'' مصدر سے ماضی بعید کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ گیا تھا	وہ گئے تھے	تُو گیا تھا	تم گئے تھے	میں گیا تھا	ہم گئے تھے
مونث	وہ گئی تھی	وہ گئی تھیں	تُو گئی تھی	تم گئی تھی	میں گئی تھی	ہم گئی تھیں

4. **ماضی شکیہ:** وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا گزرے ہوئے زمانے میں شک معلوم ہو۔ جیسے: ان نے خط لکھا ہوگا۔

www.brainbooks.pk

ماضی شکیہ بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے آخر میں ''ہوگا'' لگا دینے سے ماضی شکیہ بن جاتی ہے۔

''لکھنا'' مصدر سے ماضی شکیہ کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	اس نے لکھا ہوگا	انھوں نے لکھا ہوگا	تُو نے لکھا ہوگا	تم نے لکھا ہوگا	میں نے لکھا ہوگا	ہم نے لکھا ہوگا
مونث	اس نے لکھا ہوگا	انھوں نے لکھا ہوگا	تو نے لکھا ہوگا	تم نے لکھا ہوگا	میں نے لکھا ہوگا	ہم نے لکھا ہوگا

.5 ماضی تمنائی:

وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی آرزو تمنا یا شرط معلوم ہو جیسے: کاش! وہ محنت کرتا۔ اگر وہ آتا۔

ماضی تمنائی یا شرطیہ بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر میں ''نا'' ہٹا کر ''تا'' لگا دیتے ہیں اور شروع میں ''کاش یا اگر'' لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ماضی تمنائی یا شرطیہ بن جاتی ہے۔

''پڑھنا'' مصدر سے ماضی تمنائی کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	کاش! وہ پڑھتا	کاش! وہ پڑھتے	کاش! تُو پڑھتا	کاش! تم پڑھتے	کاش! میں پڑھتا	کاش! ہم پڑھتے
مونث	کاش! وہ پڑھتی	کاش! وہ پڑھتیں	کاش! تو پڑھتی	کاش! تم پڑھتیں	کاش! میں پڑھتی	کاش! ہم پڑھتیں

''پڑھنا'' مصدر سے ماضی شرطیہ کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	اگر وہ پڑھتا	اگر وہ پڑھتے	اگر تُو پڑھتا	اگر تم پڑھتے	اگر میں پڑھتا	اگر ہم پڑھتے
مونث	اگر وہ پڑھتی	اگر وہ پڑھتیں	اگر تُو پڑھتی	اگر تم پڑھتیں	اگر میں پڑھتی	اگر ہم پڑھتیں

.6 ماضی استمراری: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار اور مسلسل معلوم ہو جیسے: وہ لکھتا تھا۔

ماضی استمراری بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''تا تھا'' لگا دینے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے۔

''دوڑنا'' مصدر سے ماضی استمراری کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑتا تھا یا وہ دوڑ رہا تھا	وہ دوڑتے تھے یا وہ دوڑ رہے تھے	تُو دوڑتا تھا یا تُو دوڑ رہا تھا	تم دوڑتے تھے یا تم دوڑ رہے تھے	میں دوڑتا تھا یا میں دوڑ رہا تھا	ہم دوڑتے ہیں یا ہم دوڑ رہے تھے
مونث	وہ دوڑتی تھی یا وہ دوڑ رہی تھی	وہ دوڑتی تھیں یا وہ دوڑ رہی تھیں	تُو دوڑتی تھیں یا تُو دوڑ رہی تھی	تم دوڑتی تھیں یا تم دوڑ رہی تھیں	میں دوڑتی تھی یا میں دوڑ رہی تھی	ہم دوڑتی تھیں یا ہم دوڑ رہی تھیں

www.brainbooks.pk

2۔ فعل حال

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا موجود زمانے میں معلوم ہو جیسے: فوزیہ کتاب پڑھتی ہے۔ فریدہ مضمون لکھ رہی ہے۔

فعل حال بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''تا ہے'' لگا دینے سے فعل حال اور ''رہا ہے'' لگا دینے سے فعل حال جاری بن جاتا ہے۔

''کھیلنا'' مصدر سے فعل اور فعل حال جاری کی گردان

جنس	زمانہ	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	فعل حال	وہ کھیلتا ہے	وہ کھیلتے ہیں	تُو کھیلتا ہے	تم کھیلتے ہو	میں کھیلتا ہوں	ہم کھیلتے ہیں
	فعل حال جاری	وہ کھیل رہا ہے	وہ کھیل رہے ہیں	تُو کھیل رہا ہے	تم کھیل رہے ہو	میں کھیل رہا ہوں	ہم کھیل رہے ہیں
مونث	فعل حال	وہ کھیلتی ہے	وہ کھیلتی ہیں	تُو کھیلتی ہے	تم کھیلتی ہو	میں کھیلتی ہوں	ہم کھیلتی ہیں
	فعل حال جاری	وہ کھیل رہی ہے	وہ کھیل رہی ہیں	تُو کھیل رہی ہے	تم کھیل رہی ہو	میں کھیل رہی ہوں	ہم کھیل رہی ہیں

3۔ فعل مستقبل

وہ فعل جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا آئندہ زمانے میں معلوم ہو جیسے: رضوان ملتان جائے گا۔

فعل مستقبل بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ے گا'' لگا دینے سے فعل مستقبل بن جاتا ہے۔

''لکھنا'' مصدر سے فعل مستقبل کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لکھے گا	وہ لکھیں گے	تُو لکھے گا	تم لکھو گے	میں لکھوں گا	ہم لکھیں گے
مونث	وہ لکھے گی	وہ لکھیں گے	تُو لکھے گی	تم لکھو گی	میں لکھوں گی	ہم لکھیں گی

4۔ فعل مضارع

وہ فعل ہے جس سے کسی کا کا کرنا یا ہونا موجودہ اور آئندہ زمانے میں معلوم ہو جیسے: عدنان آئے۔ ''آئے'' فعل مضارع ہے۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ئے'' لگا دینے سے فعل مضارع بن جاتا ہے۔

www.brainbooks.pk

''کھانا'' مصدر سے فعل مضارع کی گردان

غائب		حاضر		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ کھائے	وہ کھائیں	تو کھائے	تم کھاؤ	میں کھاؤں	ہم کھائیں

5۔ فعل امر

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم معلوم ہو جیسے: تو آ۔ تم کھاؤ۔

فعل امر بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر جو باقی بچے فعل امر واحد حاضر کا صیغہ ہوگا۔ فعل امر کے حقیقت میں دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر ہوتے ہیں کیوں کہ حکم حاضر اور موجود کو دیا جاتا ہے چناں چہ باقی صیغے فعل مضارع کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ گردان سے ظاہر ہے۔

''آنا'' مصدر سے فعل مضارع کی گردان

غائب		حاضر		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ آئے	وہ آئیں	تو آ	تم آؤ	میں آؤں	ہم آئیں

6۔ فعل نہی

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم معلوم ہو جیسے: تو نہ جا۔ تم مت آؤ۔

فعل نہی بنانے کا طریقہ:

فعل امر کے شروع میں ''نہ'' یا ''مت'' لگا دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔ اس کی حالت میں فعل امر کی طرح ہے۔

''لکھنا'' مصدر سے فعل نہی گردان

غائب		حاضر		متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ نہ لکھے	وہ نہ لکھیں	تو مت لکھ	تم مت لکھو	میں نہ لکھوں	ہم نہ لکھیں

7۔ فعل لازم

وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے جیسے: ندیم ہنسا۔ گھوڑا دوڑا۔ ان دونوں جملوں میں ''ہنسا'' اور ''دوڑا'' دونوں فعل لازم ہیں کیوں کہ ندیم اور گھوڑا دونوں فاعل ہیں جن کا ذکر کر دینے کے بعد فعلوں کے معانی پورے ہو گئے۔ آیا۔ گیا۔ دوڑا۔ چلا۔ ہنسا۔ رویا۔ بھاگا وغیرہ سب فعل لازم ہیں۔

www.brainbooks.pk

8۔ فعل متعدی

وہ فعل ہے جو فاعل کے ساتھ مفعول بھی چاہے جیسے: استاد نے سبق پڑھایا۔ اس جملے میں ''پڑھایا'' فعل متعدی ہے۔ استاد فاعل ہے جس کے ذکر کرنے کے بعد سبق جو مفعول ہے کے ذکر کیے بغیر فعل کے معنی مکمل نہیں ہوتے۔ چناں چہ لکھا۔ پڑھا۔ کھایا۔ پیا۔ بیٹھا۔ دیکھا وغیرہ سب فعل متعدی ہیں۔

9۔ فعل معروف

وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو جیسے طاہرہ آئی۔ اس جملے میں ''آئی'' معروف ہے کیوں کہ اس کا فاعل ''طاہرہ'' معلوم ہے۔

10۔ فعل مجہول

وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے: ''خط لکھا گیا'' اس جملے میں ''لکھا گیا'' فعل مجہول ہے۔ کیوں کہ اس کا فاعل معلوم نہیں ہے۔ فعل مجہول جس اسم پر واقع ہوتا ہے اسے نائب فاعل یا مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ کہتے ہیں۔ فعل مجہول ہمیشہ فعل متعدی سے بنتے ہیں۔ فعل لازم سے مجہول نہیں بنتا۔

فعل مجہول بنانے کا طریقہ: جس مصدر سے فعل مجہول بنانا ہو پہلے اس مصدر کو مصدر مجہول بنالیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اس مصدر کی ماضی مطلق کے آخر میں ''جانا'' لگا کر پہلے مصدر مجہول بنایا جائے اس کے بعد مذکورہ بالا طریقوں سے تمام قسم کے فعل مجہول بن جائیں گے جیسے: لکھنا مصدر سے فعل مجہول بنانے کے لیے اس مصدر کو مجہول بنایا ''لکھا جانا'' جس سے مثلاً ''لکھا گیا'' ماضی مطلق مجہول بن گئی اسی طرح دوسرے افعال بھی مجہول بن جاتے ہیں۔

11۔ فعل تام

وہ فعل ہے جو اگر فعل لازم ہے تو فاعل کا ذکر دینے کے بعد اس کے معنی مکمل ہو جائیں جیسے: سعید آیا۔ یہاں آیا ''فعل تام'' ہے۔ سعید ''فاعل'' کے ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی پورے ہو گئے اور گر فعل متعدی ہے تو فاعل اور مفعول دونوں کا ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی مکمل ہو جائیں جیسے: اسلم نے خط لکھا۔ اس جملے میں لکھا ''فعل تام'' ہے کیوں کہ اسلم ''فاعل'' اور ''خط'' مفعول'' کے بعد معنی مکمل ہو گئے۔ یہ فعل تام کہلاتے ہیں۔

12۔ فعل ناقص

وہ فعل ہے جس کے ساتھ ایک سم ذات کا ذکر کرنے کے بعد جب تک دوسرے اسم صفت کا ذکر نہ کیا جائے اس کے معنی مکمل نہ ہوں جیسے: ندیم نیک ہے۔ ''ہے'' فعل ناقص ہے ندیم کے اسم کا ذکر کرنے کے بعد جب تک ''نیک اسم صفت کا ذکر نہیں کیا گیا اس کے معنی مکمل نہیں ہوئے۔ فعل ناقص یہ ہیں: ہے۔ ہیں۔ ہوا۔ ہوئے۔ ہوگا۔ ہوگی۔ ہوگئیں۔ تھا۔ تھیں۔ رہا۔ بنا۔ نکلا۔ سہی۔ وغیرہ۔

افعالِ معاون

افعالِ معاون یا امدادی افعال سے ایسے افعال مراد ہیں جو دوسرے فعلوں کے ساتھ مل کر مرکب فعل بناتے ہیں جیسے ہنسا سے ہنس پڑا، دیکھا سے دیکھ چکا، رویا سے رونے لگا، پکارا سے پکار اٹھا، سنا سے سن سکا، رکھا سے رکھ لو، چلا سے چل دیا، لیٹا سے لیٹ گیا، مارا سے

www.brainbooks.pk

مارڈالا، پیاسے پی لیا، سنایا سے سنانا چاہا وغیرہ۔ ان تمام مثالوں میں دو دو فعل استعمال ہوئے ہیں، ہر دوسرا فعل، فعلِ معاون ہے جو اصل فعل کے ساتھ مل کر مرکب فعل بناتا ہے۔

عام طور پر فعلِ معاون اصل فعل کے بعد ہی آتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے۔

اردو میں بالعموم استعمال ہونے والے امدادی افعال جن مصادر سے بنتے ہیں، وہ یہ ہیں:

دینا، لینا، آنا، جانا، ڈالنا، پڑنا، ہونا، بیٹھنا، اٹھنا، رہنا، چکنا، سکنا، پانا، کرنا، نکلنا، لگنا، چاہنا، رکھنا وغیرہ

یہ مثالیں ملاحظہ کیجیے، جن الفاظ کو اوور لائن کیا گیا ہے، وہ امدادی افعال ہیں:

(۱) وہ چل دیا۔ (۲) یہ رقم رکھ لیجیے۔ (۳) اسے اندر آنے دو۔

(۴) پتے بکھر گئے۔ (۵) تم اب جا سکتے ہو (۶) چور بھاگ اٹھے۔

(۷) کیا سوچ رہے ہو۔ (۸) میں خط لکھ چکا ہوں۔ (۹) پھوڑا پھوٹ نکلا۔

(۱۰) بچہ دیر تک رویا کیا۔ (۱۱) آج سے کوئی ملنے سے پایا۔ (۱۲) بارش آیا چاہتی ہے۔

(۱۳) وہ کہنے لگا۔ (۱۴) چاند آنگن میں اتر پڑا۔ (۱۵) وہ اپنی قسمت کو رو بیٹھے ہیں۔

(۱۶) میں نے اسے سمجھا رکھا ہے۔ (۱۷) لکڑہارے نے تمام لکڑی چیر ڈالی۔ (۱۸) یہ بات میری سنی ہوئی ہے۔

حروف کا بیان

حروف

حروف وہ کلمہ ہے جو نہ تو کسی شخص یا چیز کا نام ہو، نہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرے اور نہ ہی اپنے الگ کوئی معنی رکھتا ہو بلکہ یہ مختلف کلموں کو آپس میں ملاتا اور ان کے ساتھ مل کر با معنی بنتا ہے۔ جیسے: ''نمازی مسجد میں ہے۔'' اس جملے میں لفظوں کا تعلق ''میں'' کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو جملہ بے معنی ہو جاء یا اور ''میں'' حرف ہے۔ اسی طرح پر، کا، اور وغیرہ بھی حروف ہیں جو کلموں کو آپس میں ملاتے ہیں۔

حروف کی اقسام

حروف کی اقسام کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ حروفِ جار 2۔ حروفِ اضافت 3۔ حروفِ استفہام 4۔ حروف تحسین

5۔ حروفِ نفرین 6۔ حروفِ ندا 7۔ حروفِ تشبیہ 8۔ حروفِ علت

9۔ حروفِ انبساط 10۔ حروفِ استدراک 11۔ حروف تاکید 12۔ حروف شرط جزا

13۔ حروفِ مفاجات 14۔ حروفِ بیان 15۔ حروف عطف 16۔ حروف تاسف

حروفِ جار

حروفِ جار وہ حروف ہیں جو اسما اور افعال کو آپس میں ملاتے ہیں۔ مثلاً میں، سے، پر، تک، ساتھ، اوپر، نیچے، لیے، واسطے، آگے، پیچھے، اندر، باہر، پاس، درمیان، وغیرہ۔

www.brainbooks.pk

حروفِ اضافت

وہ حروف ہیں جو اسمون کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ اردو میں کا، کے، کی حروفِ اضافت ہیں اور زیادہ تر یہی استعمال ہوتے ہیں۔

حروفِ عطف

وہ حروف ہیں جو دو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً امیر و غریب، احمد اور سلیم، بچہ ذرا سا جاگا پھر سو گیا۔ ان مثالوں میں و، اور، پھر حروفِ عطف ہیں، جو دو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر تے ہیں۔

حروفِ استفہام

وہ حروف ہیں کو کچھ پوچھنے یا سوال کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً کیا، کیوں، کہاں، کب، کون، کیسا، کس لیے، کس طرح، کتنا، کیوں کر، کس قدر وغیرہ۔

حروفِ تحسین

وہ حروف ہیں جو تحسین و آفرین اور تعریف کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً شاباش، بہت خوب، واہ واہ، کیا کہنے، سبحان اللہ، ماشاء اللہ، جزاک اللہ، مرحبا، آفرین، واہ رے واہ، اللہ رے اللہ اللہ وغیرہ۔ حروف تحسین کے استعمال کے فوری بعد فجائیہ کی علامت ''!'' لگانی چاہیے۔

حروفِ نفرین

وہ حروف ہیں جو نفرت یا ملامت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً توبہ توبہ، لعنت، ہزار لعنت، تھو، اخ تھو، تف، پھٹکار۔

حروفِ ندا

وہ حروف ہیں جو کسی اسم کو ندا دینے یا پکانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً

اے دوست! ہم نے ترکِ محبت کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

(ناصر کاظمی)

یارب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے

(علامہ اقبالؒ)

ان مثالوں میں ''اے دوست'' اور ''یارب'' حروفِ ندا ہیں۔ اسی طرح: اجی حضرت، ابے احمق، او جانے والے، ارے بھائی وغیرہ بھی حروفِ ندا ہیں۔

حروفِ تشبیہ

وہ حروف ہیں جو کسی ایک چیز کو کسی دوسرے چیز کے مشابہ یا مانند قرار دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً مانند، طرح، جیسا، سا، جوں، مثل، مثال، صورت، بعینہ، ہو بہو، کا سا، کی سی وغیرہ۔

www.brainbooks.pk

حروفِ علت

وہ حروف ہیں جو کسی بات کے سبب، وجہ علت کو ظاہر کریں۔ جیسے: کیوں کہ اس لیے، بدین سبب، کہ تا کہ، اس لیے کہ تا، با ایں وجہ، چناں چہ، اس واسطے، اسی باعث کہ، لہٰذا وغیرہ۔

حروفِ انبساط

وہ حروف ہیں جو خوشی اور مسرت وانبساط کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: واہ، واہ، واہ، آہاہا، اوہو، اخاہ، ماشاء اللہ، خوب، کمال ہے، بہت خوب، سبحان اللہ، کیا بات ہے وغیرہ۔

حروفِ تاشف

وہ حروف ہیں جو افسوس اور غم کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً ہائے ہائے ، ہے ہے، ہیہات، حیف، صد حیف، افسوس، صد افسوس، آہ، دریغا، حسرتا، واحسرتا، اف، وائے وغیرہ

حروفِ استدراک

استدراک کے لغوی معنی ہیں: بدی کا بدلہ نیکی سے دینا، کسی بات کی تلافی کرنا مگر حروفِ استدراک وہ حروف ہیں جو پہلے جملے میں آنے والے کسی شبہ کو دور کرنے کے لیے دوسرے جملے میں استعمال ہوں۔ اس طرح عام طور پر یا تو پہلے جملے کے قول کی مخالفت ہوتی ہیں، یا اس میں کچھ تغیر پیدا ہو جاتا ہے یا اسے محدود کر دیا جاتا ہے۔ عام طور پر حروفِ استدراک درج ذیل ہیں: مگر اگر چہ، البتہ، الا، بارے، بلکہ، پر، گو، لیکن، لیک، (لیکن کا مخفف) مگر، وہاں، ولے، ہاں وغیرہ۔

حروفِ تاکید

وہ حروف ہیں جو کلام میں تاکید اور روز کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً ہزگر، ضرور، مطلق، بالکل، زنہار، سراسر، سربسر، اصلاً، خود، کبھی، سبھی، سب کے سب، کل، سرتاپا، بہو، ضرور بالضرور، عین میں وغیرہ۔

حروفِ شرط وجزا

وہ حروف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں، حروفِ شرط کہلاتے ہیں۔ حروفِ شرط کے بعد دوسرے جملے میں جو حروف لائے جاتے ہیں، انھیں حروفِ جزا کہتے ہیں۔ مثلاً: اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا۔ جب وہ آیا تب میں گیا۔ ان مثالوں میں ''اگر'' اور ''جب'' حروفِ شرط اور ''تو'' اور ''تب'' حروفِ جزا ہیں۔

حروفِ مفاجات

مفاجات کے لغوی معنی ہیں: اچانک یا یکا یک اور حروفِ مفاجات وہ حروف ہیں جو کسی امر کے اچانک واقع ہونے پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: یک بیک، یکا یک، یک بارگی، دفعتاً، اتفاقاً، ناگاہ، اچانک، ناگہاں وغیرہ۔

حروفِ بیان

وہ حروف جو کسی وضاحت کے لیے استعمال کیا جائے اور وہ حرف ''کہ'' ہے مثلاً: اُستاد نے شاگرد سے کہا کہ سبق پڑھو۔ باپ نے بیٹے سے کہا کہ محنت سے کام لو۔ وغیر۔

www.brainbooks.pk

مرکبات، مرکبات کی اقسام

مرکب: دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کے مجموعے کو مرکب یا کلام کہتے ہیں۔ جیسے: میری کتاب۔ بچہ نیک ہے۔

مرکبات کی اقسام

مرکب کی دو قسمیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

(الف) مرکبِ ناقص (ب) مرکبِ تام

(الف) مرکبِ ناقص

(الف) مرکب ناقص: وہ مرکب ہے جس سے کہنے والے کا مقصد پورا نہ ہو اور بات سننے والے کی سمجھ میں پوری نہ آئے۔ جیسے: تیز گھوڑا۔ نیک آدمی۔ رات اور دن۔ ان مرکبات سے کہنے والے کا مقصد سننے والے کی سمجھ میں پوری طرح نہیں آتا۔

مرکب ناقص کی قسمیں

1۔ مرکبِ اضافی 2۔ مرکبِ توصیفی 3۔ مرکبِ عطفی 4۔ مرکبِ عددی
5۔ مرکبِ اشاری 6۔ مرکبِ جاری 7۔ مرکبِ تابع موضوع 8۔ مرکبِ تابع مہمل

1۔ مرکبِ اضافی

دو اسموں میں تعلق پیدا کرنا اضافت کہلاتا ہے۔ مثلاً محمود کی کتاب۔ خدا کا بندہ۔ مدرسے کے لڑکے۔ ان تینوں میں، مجموعوں میں کتاب کا تعلق محمود سے بندہ کا تعلق خدا سے اور لڑکے کا تعلق مدرسے سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس سے تعلق پیدا کیا گیا ہے وہ مضاف الیہ اور جس کا تعلق پیدا کیا گیا وہ مضارف کہلاتے گا۔ اسی مضاف کے مجموعے کو مرکبِ اضافی کہتے ہیں۔ اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے۔ عربی اور فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ کا۔ کی۔ کے اضافت کی علامت ہیں۔

اضافت کی قسمیں

(i) اضافتِ تملیکی (ii) اضافتِ تخصیصی (iii) اضافت توضیحی (iv) اضافتِ ظرفی (v) اضافت بیانی
(vi) اضافتِ تشبیہی (vii) اضافتِ استعاری (viii) اضافتِ ابنی (ix) اضافتِ بہ ادنی تعلق

(i) **اضافتِ تملیکی:** ایسے دو لفظوں میں اضافت کرنا جن میں مضاف الیہ مالک اور مضاف مملوک ہو جیسے: ندیم کا گھر۔ فوزیہ کی کتاب۔ بادشاہ کا ملک۔

(ii) **اضافتِ تخصیصی:** جس میں مضاف الیہ کی وجہ سے مضاف خاص ہو جائے مثلاً آم کا درخت۔ مدرسے کا صحن۔

(iii) **اضافتِ توضیحی:** ایسے دو لفظوں کا مجموعہ جس میں مضاف الیہ کی وجہ سے مضاف کی وضاحت ہو جائے جیسے: جمعہ کا دن۔ رمضان کا مہینا۔

(iv) **اضافتِ ظرفی:** جس میں مضاف الیہ اور مضاف میں سے ایک ظرف دوسرا مظروف ہو جیسے: پانی کا کنواں۔ دودھ کا گلاس۔

(v) **اضافت بیانی:** جس میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے بنا ہوا جیسے: چمڑے کو جوتا۔ مٹی کا برتن۔ سونے کی انگوٹھی۔

www.brainbooks.pk

(vi) **اضافتِ تشبیہی:** مضارف الیہ اور مضاف میں تشبیہ کا تعلق ہو جیسے: غصے کی آگ۔ نظر کا تیر۔ زلف کا سانپ۔

(vii) **اضافتِ استعاری:** جس میں مضاف کو مضاف الیہ کا حصہ سمجھ لیا جائے لیکن حقیقت میں وہ اس کا جزو نہیں ہوتا جیسے: عقل کے ناخن۔ ہوش کے قدم۔

(viii) **اضافتِ ابنی:** مضاف الیہ اور مضاف میں باپ ماں یا بیٹے کا تعلق ہو جیسے: ابراہیمؑ آزر۔ عیسیٰ مریمؑ

(ix) **اضافتِ بہ ادنیٰ تعلق:** جس میں مضاف الیہ اور مضاف الیہ کا حصہ سمجھ لیا جائے لیکن حقیقت میں وہ اس کا جزو نہیں ہوتا جیسے: عقل کے ناخن۔ ہوش کے قدم۔

2۔ مرکبِ توصیفی

وہ مرکب ہے جس میں اسم کے ساتھ اس کی صفت بھی شامل ہو اس طرح صفت اور موصوف کے مجموعے کو مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ مثلاً شریف آدمی۔ ٹھنڈا پانی۔ اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے لیکن عربی اور فارسی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے جیسے: رجلِ کریم (شریف آدمی)۔ مردِ بزرگ (بڑا آدمی)۔

3۔ مرکبِ عطفی

وہ مرکب ہے جو دو اسموں کو آپس میں ملانے کا کام دیتا ہے۔ ان دو اسموں کو ملانے کے لیے اردو میں ''اور'' فارسی میں ''و'' استعمال ہوتا ہے انھیں حروف عطف کہتے ہیں۔ حرف عطف سے پہلے آنے والے اسم کو معطوف الیہ اور بعد میں آنے والے اسم کو ''معطوف'' کہتے ہیں۔ اس طرح یہ مرکب معطوف الیہ' معطوط اور حرفِ عطف کا مجموعہ بھی کہلاتا ہے۔ مثلاً: اردو میں قلم اور دوات' سیب اور انگور اور فارسی میں صبح و شام۔ مرد و زن۔ شام و سحر۔ شب و روز وغیرہ مرکب عطفی ہیں۔

4۔ مرکبِ عددی

وہ مرکب ہے جو کسی اس کی تعداد یا گنتی کو ظاہر کرے جیسے: گیارہ کتابیں۔ بیس آم۔ چالیس جوتے۔ ان میں گیارہ، بیس اور چالیس اسم عدد اور کتابیں، آم اور جوتے معدود ہیں اس طرح اسے اسم عدد اور اسم معدود کا مجموعہ بھی کہا جاتا ہے۔

5۔ مرکبِ اشاری

وہ مرکب جس میں کسی اسم کے لیے دور یا نزدیک کا اشارہ پایا جائے جیسے: یہ مسجد۔ وہ مدرسہ۔ ان میں ''یہ'' اور ''وہ'' اسم اشارہ ہیں۔ مسجد اور مدرسہ مشار' الیہ ہیں۔ اس طرح سے اسے اسم اشارہ اور اسم مشار' الیہ کے مجموعے کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

6۔ مرکبِ جاری

یہ وہ مرکب ہے جس میں بات نامکمل ہونے کے ساتھ ساتھ ابھی جاری ہو اس طرح یہ مرکب حرفِ جار اور اسم مجرور کا مجموعہ ہے جیسے: گھر میں۔ لاہور سے۔ پشاور تک۔ چھت پر۔ ان میں، پر، تک، سے، میں، حرف، جارا، چھت، پشاور، لاہور، گھر، اسم مجرور ہیں۔

7۔ مرکبِ موضوع

ایسے دو لفظوں کا مجموعہ جس میں ایک بامعنی لفظ کے ساتھ دوسرا بامعنی لفظ کے ساتھ دوسرا بامعنی لفظ بلاضرورت استعمال کیا جائے جیسے: دیکھ بھال۔ چال ڈھال۔ دانہ پانی۔ روکھی سوکھی اس مجموعے کو تابع موضوع کہتے ہیں۔

www.brainbooks.pk

8۔ مرکبِ تابع مہمل

ایسے دولفظوں کا مجموعہ جس میں ایک بامعنی لفظ کے ساتھ دوسرا بے معنی لفظ کے ساتھ دوسرا بے معنی لفظ بلاضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً روٹی ووٹی۔جھوٹ موٹ۔غلط ملط۔اس مجموعے میں بے معنی لفظ تابع کہلاتا ہے اور بامعنی لفظ کومتبوع کہتے ہیں۔لہٰذا اس مجموعے کومرکبِ تابعی بھی کہتے ہیں۔

(ب) مرکبِ تام

(ب) مرکب تام:

دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کا ایسا مجموعہ جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور سننے والے کو بات سمجھ میں آجائے جیسے: سعید آیا۔ اسلم نیک ہے۔

اسناد: کسی چیز کو دوسرے کے لیے ثابت کرنا جیسے: ''سعید آیا'' میں '' آیا'' کو سعید کے لیے ثابت کیا گیا ہے۔جسے ثابت کیا جائے مُسند اور جس کے لیے ثابت کیا جائے اور مُسند الیہ کہلاتا ہے۔مثلاً اسلم ''نیک'' ہے۔اس جملے میں نیک مسند اور ''اسلم'' مسند الیہ ہے۔مسند اسم اور فعل ہوسکتا ہے لیکن مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے:

مرکب تام کے دو حصے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) مُسند (۲) مُسند الیہ

مرکب تام کی قسمیں

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

i) جملہ انشائیہ ii) جملہ خبریہ

جُملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس میں فعل امر، فعل نہی، سوال، ندا، تمنا پائی جائے جیسے: تو سبق پڑھ۔اسلم شرارت نہ کر۔کیا سعید نے کتاب پڑھی؟ اے اللہ! رحم کر۔ کاش! میں محنت کرا۔ یہ تمام جملے انشائیہ ہیں۔

جملہ خبریہ کی قسمیں

جملہ خبریہ: وہ جملہ جس میں کسی بات کو خبر دی جائے اور اس جملے کے بولنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں۔

جملہ خبریہ کی قسمیں: جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

i) جملہ اسمیہ خبریہ ii) جملہ فعلیہ خبریہ

i) **جملہ اسمیہ خبریہ:** وہ جملہ ہے جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں مثلاً سعید نیک ہے۔اس جملے میں ''نیک'' اسم صفت مسند اور ''سعید'' اسم مسند الیہ ہے۔

جملہ اسمیہ کے اجزا: جملہ اسمیہ کے چار اجزا ہیں۔جن کے نام درج ذیل ہیں:

i) اسم یا مبتدا ii) متعلق خبر iii) خبر iv) فعل ناقص

جیسے: سعید گھر میں موجود ہے۔اس جملے میں ''سعید'' اسم یا مبتدا ہے اور ''گھر میں'' متعلق خبر ہے۔''موجود'' خبر اور ''ہے'' فعل ناقص ہے۔

www.brainbooks.pk

جملہ فعلیہ خبریہ: وہ جملہ جس میں مسند فعل ہو اور مسند الیہ اسم ہو جیسے: اسلم نے قلم سے خط لکھا۔ اس جملے میں ''لکھا'' مسند فعل ہے'' ''اسلم'' مُسند الیہ ہے۔

جملہ فعلیہ کے اجزا: (i) فعل (ii) فاعل (iii) مفعول (vi) متعلق فعل

جیسے: اسلم نے قلم سے خط لکھا۔ اس جملے میں لکھا ''فعل'' ہے۔ اسلم ''فاعل''، خط ''مفعول'' اور قلم سے ''متعلق فعل'' ہے۔

ترکیبِ نحوری کی تعریف: جملے کے اجزا کو الگ الگ کرنا اور ان کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنا ترکیب نحوی کہلاتا ہے۔

''نے'' اور ''کو'' کا استعمال

''نے'' کا استعمال

اردو زبان میں ''نے'' فاعل کی علامت ہے۔ اس کے استعمال میں احتیاط ضروری ہے:

۱۔ ''نے'' متعدی افعال میں فاعل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ فعل متعدی کے ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی شکیہ کے ساتھ ''نے'' استعمال ہوتا ہے جیسے:
حسین نے کتاب پڑھی۔ حمزہ نے خط لکھا۔ مدثر نے قرآن پڑھا ہوگا۔

۳۔ بعض متعدی افعال ایسے ہیں جن کے فاعل کے ساتھ ''نے'' نہیں آتا مثلاً ''لانا'' اور ''بولنا'' کے افعال میں متعدی ہونے کے باوجود ''نے'' استعمال نہیں ہوتا۔

۴۔ افعال لازم کے فاعل کے ساتھ ''نے'' استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے: دوڑا۔ رویا۔ چلا۔ بھاگا۔ کے ساتھ ''نے'' نہیں آتا۔

۵۔ بعض فعل لازم ایسے ہیں جن کے فاعل کے ساتھ ''نے'' آتا ہے جیسے: عزیز نے گلاس توڑا۔ رقیہ نے کھانا پکایا۔

۶۔ چاہنا مصدر کے فعل کے ساتھ ''نے'' آتا ہے۔ لیکن اگر فاعل دل، طبیعت، جی ہوں تو ''نے'' کا استعمال نہیں ہوتا ہے جیسے:
دل چاہا تو ضرور آؤں گا۔ طبیعت چاہی تو چلا جاؤں گا۔ جی چاہا تو آؤں گا۔

۷۔ مجھ اور تجھ اگر فاعل ہوں تو ''نے'' نہیں آتا لیکن ان کے ساتھ کوئی صفت ہو تو ''نے'' استعمال ہوگا جیسے:

۸۔ مصدر کے ساتھ ''نے'' کا استعمال غلط ہے۔ جیسے: امجد نے کراچی جانا ہے۔ میں نے کتاب پڑھنا ہے۔ ہم نے حج کرنا ہے۔
ان کی صحیح صورت یہ ہوگی: امجد کو کراچی جانا ہے۔ مجھے کتاب پڑھنا ہے۔ ہمیں حج کرنا ہے۔

''کو'' کا استعمال

اُردو زبان میں ''کو'' مفعول کی علامت ہے جس کے استعمال میں احتیاط لازمی ہے:

۱۔ جب کسی جملے میں مفعول عاقل جاندار ہو تو اس کے ساتھ ''کو'' ضرور آتا ہے۔ جیسے:
عثمان نے شاگرد کو پڑھایا۔ میں نے فرحان کو دیکھا۔

۲۔ اگر کسی جملے میں مفعول بے جان ہو تو ''کو'' کو نہیں آتا جیسے: میں نے کتاب پڑھی۔ طارق نے اخبار خریدا، بولنا چاہیے۔ ان جملوں میں ''کو'' کا استعمال غلط ہے۔

۳۔ مرکب مصدر جو محاورے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں وہاں ''کو'' کا استعمال غلط ہے جیسے: کمر باندھنا کے بجائے کمر کو باندھا۔ ہمت ہارنا کے بجائے ہمت کو ہارنا غلط ہوگا۔

www.brainbooks.pk

۴۔ اگر کسی جملے میں جاندار ذوالعقول دو مفعول ہوں تو ان میں دوسرے مفعول کے ساتھ "کو" استعمال کرنا ٹھیک ہوگا نہ کہ دونوں مفعولوں کے ساتھ "کو" استعمال کیا جائے۔ جیسے:

اُسامہ نے بچہ اس کی ماں کو دیا۔ اس جملے میں "بچہ" اور "ماں" دونوں مفعول ہیں لیکن "کو" صرف دوسرے مفعول ماں کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

ذُومعنی الفاظ

وہ الفاظ جن کے دو یا دو سے زیادہ معنی ہیں، ذو معنی یا ذو معنیین الفاظ کہلاتے ہیں۔ ایسے بعض الفاظ ایک معنی میں مذکر ہوتے ہیں تو دوسرے معنی میں مونث۔ بعض اوقات دونوں معنوں میں مذکر ہوتے ہیں یا مونث ذو معنی الفاظ کے ضمن میں بہت احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے کسوٹی اہلِ زبان کی گفت گو (تحریر و تقریر) ہی ہے۔ بعض ذو معنی الفاظ کی ایک مختصر سی فہرست اور ان کے معنی درج ذیل ہیں:

الفاظ	ایک معنی	دوسرا معنی	الفاظ	ایک معنی	دوسرا معنی
آب	پانی	چمک دمک	طاق	محراب	ہندسہ جو دو پر تقسیم نہ ہوا
اردو	لشکر	زبان	عرصہ	مدّت	میدان
اوقات	وقت کی جمع	حیثیت	عرض	چوڑائی	التماس
بار	بوجھ	باری	ظرف	برتن	حوصلہ
بیت	گھر	شعر	غریب	نادر	مفلس
باز	ایک شکاری پرندہ	قصر کی جمع	کف	جھاگ	ہتھیلی
تکیہ	بھروسا	سرہانہ	تکرار	جھگڑا	بار بار دہرانا
کل	مشین	آرام	جست	ایک دھات	چھلانگ
محل	بڑا شاندار مکان	موقع	مِثل	مانند	کاغذات
چشمہ	عینک	پانی کا چشمہ	مشتری	ایک سیارے کا نام	خریدار
مغرب	مقام غروب	بوقت شام	مہر	سورج	عنایت
جھوٹا	جھوٹ بولنے والا	بچا ہوا کھانا	نظم	انتظام	شاعری
روزگار	زمانہ	کاروبار	ولی	مالک	دوست
شہادت	گواہی	راہ حق میں شہید ہونا	ہار	گلے میں پہننے کا زیور	شکست

باہم مماثل و متشابہ الفاظ

بعض الفاظ کی آواز تقریباً ایک جیسی ہوتی ہے یا ان کے اعراب میں معمولی سا فرق ہوتا ہے مگر وہ معنوں کے اعتبار سے ایک

www.brainbooks.pk

دوسرے سے قطعی مختلف ہوتے ہیں۔ایسے الفاظ کو مماثل یا متشابہ الفاظ کہا جاتا ہے۔مماثل الفاظ کے استعمال میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔طلبہ کی سہولت کے لیے اہم مماثل و متشابہ الفاظ کی نا تمام فہرست درج ذیل ہے:

مماثل الفاظ	معانی	مماثل الفاظ	معانی
اَلم	رنج	علم	جھنڈا
ارض	زمین	عرض	چوڑائی یا درخواست
آر	اوزار کا نام	عار	شرم وحیا
اثر	نتیجہ	عصر	زمانہ
اَسرار	سِرّ کی جمع بہ معنی بھید	اِصرار	ضد یا تکرار
اصل	جڑ یا بنیاد	عسل	شہد
اَعراب	عرب کی جمع	اِعراب	الفاظ پر زیر، زبر، پیش دینا
رَسَد	فوج یا قافلے کا زادِ راہ	رَصَد	سیّاروں کو دیکھنے کا مقام
حذر	پرہیز	حضر	موجودگی، قیام
حُسن	خوب صورتی، خوبی	حَسَن	اچھا، نیک
دَھن	دولت، مال	دُھن	پختہ ارادہ، انہماک
زَن	عورت	ظَن	خیال یا گمان
سحر	جادو	سَحَر	وقتِ صبح
سدا	ہمیشہ	صدا	آواز
عالِم	ذی علم	عالَم	دنیا جہان، حالت یا کیفیت
کثرت	زیادتی	کَسَرت	ورزش کرنا
لال	سرخ	لعل	یاقوت، ایک قیمتی پتھر کا نام
مامور	مقرر	معمور	بھرا ہوا، پُر رونق
نقطہ	صِفر، بندی	نُکتہ	باریک بات، دقیق خیال

سابقے اور لاحقے

اُردو میں سابقوں اور لاحقوں کی اہمیت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ان کی مدد سے بے شمار نئے نئے الفاظ بنتے رہتے ہیں اور زبان کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے۔اُردو میں ہندی، فارسی اور عربی کے بیسیوں سابقے اور لاحقے مستعمل ہیں اور یہ عمل جاری و ساری ہے۔

www.brainbooks.pk

سابقے

1.	اَن	اَن پڑھ، اَن مول، اَنجان، اَن گنت، اَن تھک، اَن دیکھا، اَن کہی، اَن ہونی
2.	اہل	اہلِ بیت، اہلِ نظر، اہلِ کمال، اہلِ وطن، اہلِ علم، اہلِ حدیث
3.	با	باادب، باخدا، باوفا، باوقار، باکمال، باقاعدہ، بااثر، باضابطہ، باوضو
4.	بد	بدچلن، بدنصیب، بدشکل، بدمزاج، بداخلاق، بداصل، بدبخت
5.	بَر	برآمد، برآمدہ، برباد، برپا، برتر، برحق، برخاست، برطرف، برعکس، برقرار، بروقت، برداشت
6.	بلا	بلاامتیاز، بلاناغہ، بلاقیمت، بلااجازت، بلاارادہ، بلاتکلف، بلاتامل
7.	بلند	بلندکردار، بلندنظر، بلندہمت، بلنداقبال، بلندفطرت، بلندپرواز، بلندآواز
8.	بِن	بِن بلایا، بِن دیکھا، بِن بیاہا، بِن داموں، بِن روئے
9.	بے	بےادب، بےعلم، بےعقل، بےخبر، بےنصیب، بےمثال، بےپروا، بےکار
10.	پَر	پردیس، پرایا، پرچُون، پرچھائیں، پردادا، پرنانا، پرتال، پرسال
11.	پُر	پُرجوش، پُرکیف، پُرہول، پُردرد، پُروقار، پُرآب، پُرآشوب، پُرمعنی، پُرنم
12.	پس	پس منظر، پس ماندہ، پس پردہ، پس خوردہ، پس انداز، پس خیمہ
13.	پیش	پیشانی، پیشاب، پیش بندی، پیش خدمت، پیش خیمہ، پیش دست، پیش رفت، پیش رو، پیش قدمی، پیش گو
14.	چَو	چَوبارہ، چَوپایہ، چَوپال، چَوپڑ، چَوتھائی، چَوراہا، چَورس، چَوسر، چَوکور، چَومکھی
15.	خَر	خَرگوش، خَرمگس، خَرمست، خَرسنگ، خَرمہرہ، خَرگاہ
16.	خُوب	خُوب صورت، خُوب صورتی، خُوب رُو، خُوب رُوئی، خُوب سیرت
17.	خود	خودغرض، خودغرضی، خودرَو، خودفریب، خودآرا، خودآشنا، خودارادیت، خودپسندی، خودنمائی
18.	خوش	خوش بُو، خوش خلق، خوش باش، خوش گلو، خوش دامن، خوش مزاج، خوش خط
19.	دَر	دَرپردہ، دَرپے، دَرپیش، دَرکار، دَرہم، دَرمیان، دَرماہہ، دَرانداز، دَرگزر، دَرآمد، دَرخواست، دَرکنار
20.	زیر	زیرِسایہ، زیرِعلاج، زیردست، زیرلب، زیربار، زیرِحراست، زیرجامہ
21.	زُود	زُودپشیمان، زُودرنج، زُودہضم، زُوداثر، زُودفہم، زُودنویس، زُودگو، زُودخیز
22.	سَر	سرچڑھا، سربلند، سربمہر، سرپرست، سرخیل، سررشتہ، سرزمین، سرسبز، سرشادی، سرگزشت
23.	شاہ، شہ	شاہراہ، شہ رگ، شہباز، شہتوت، شہ بالا، شہ سوار، شہ سواری، شہ زوری، شہ کار، شہ رُخ
24.	غیر	غیرممکن، غیرمعمولی، غیرموزوں، غیرذمہ دار، غیرحاضر، غیرآباد، غیرمستقل، غیرمشروط
25.	کم	کم نظر، کم ظرف، کم ہمت، کم حوصلہ، کم عقل، کم گو، کم خرچ، کمزور

www.brainbooks.pk

.26	لا	لازوال، لاحاصل، لاعلاج، لاوارث، لاتعداد، لاجواب، لاوَلد، لاثانی
.27	مہا	مہابلی، مہابھارت، مہابیر، مہاپاپ، مہاجنجال، مہاجن، مہاجنتر، مہاراج، مہاراجا، مہامنتری
.28	نا	نابکار، نامراد، نالائق، ناتواں، ناجائز، ناپاک، ناتجربہ کار، نابالغ، نادانستہ
.29	نَو	نوعمر، نوجوان، نوخیز، نونہال، نومسلم، نووارد، نوزائیدہ، نوبہار، نوآموز، نوآباد
.30	نیم	نیم جان، نیم روز، نیم حکیم، نیم مُلا، نیم مردہ، نیم پختہ، نیم برہنہ، نیم بسمل، نیم کش
.31	ہم	ہم سفر، ہم صفیر، ہم راز، ہم نام، ہم وطن، ہم جماعت، ہم چشم، ہم خیال، ہم پلہ
.32	یک	یک رنگ، یک زبان، یک دل، یک لخت، یک دم، ایک جہتی

لاحقے

.1	اندیش	خیراندیش، بداندیش، مصلحت اندیش، دوراندیش، غلط اندیش، عاقبت اندیش
.2	انگیز	نفرت انگیز، حیرت انگیز، عبرت انگیز، دردانگیز، فکرانگیز، تعجب انگیز، حل انگیز
.3	انداز/اندازی	خلل انداز، دست انداز، دست اندازی، دراندازی، رخنہ انداز، رخنہ اندازی، تیرانداز، تیراندازی، پس انداز
.4	انہ	سرہانہ، انگشتانہ، دستانہ، مردانہ، زنانہ، سالانہ، جاہلانہ، عالمانہ، ماہانہ، مستانہ، دوستانہ، طلبانہ
.5	اوٹ	رکاوٹ، بناوٹ، لگاوٹ، پھیلاوٹ، سجاوٹ، گلاوٹ، گھلاوٹ، کساوٹ
.6	آرا	انجمن آرا، جہاں آرا، بزم آرا، صف آرا، عالم آرا، مسند آرا، گیتی آرا
.7	آلود/ آلودہ	خون آلود، خون آلودہ، زنگ آلود، زنگ آلودہ، گردآلودہ، گردآلود، گردآلودہ، غبارآلودہ، قہرآلود، قہرآلودہ
.8	آور/ آوری	تناور، زورآور، زورآوری، دلاور، دلاوری، بختاور، حملہ آور، نشہ آور، زبان آور، نام آور، گردآور، گردآوری،
.9	باز/بازی	آتش باز، دھوکے باز، دغاباز، پتنگ باز، جاں باز، جاں بازی، پھکڑ بازی، راست بازی، شطرنج بازی،
.10	بان	دربان، شتربان، فیل بان، مہربان، باغبان، ساربان، نگہبان، گلہ بان، میزبان
.11	بخش	دربان، شتربان، فیل بان، مہربان، باغبان، ساربان، نگہبان، گلہ بان، میزبان
.12	بردار	علم بردار، نازبردار، فرماں بردار، مشعل بردار، حاشیہ دار، عصابردار، کماں بردار
.13	بند/بندی	ازاربند، ہتھیاربند، نقش بند، نظربند، پابند، گلوبند، زبان بندی، حلقہ بندی، جماعت بندی، زبان بندی۔
.14	بیں	باریک بیں، پیش بیں، تماش بیں، خوردبیں، کوتاہ بیں
.15	پرداز	کارپرداز، انشاپرداز، فتنہ پرداز، ہنگامہ پرداز، شکم پرداز، عرض پرداز، نکتہ پرداز
.16	پرور/پروری	بندہ پرور، بندہ پروری، ذرہ پروری، تن پرور، تن پروری، سخن پرور، سخن پروری، احباب پرور، احباب پروری
.17	پَن	گنوارپن، بچپن، لڑکپن، دیوانہ پن، بھولپن، اکھڑپن، بانکپن
.18	پوش	میزپوش، سفیدپوش، سرخ پوش، سیاہ پوش، پاپوش، گردپوش، کمبل پوش، پلنگ پوش

www.brainbooks.pk

19.	چی	طبلچی، طنبورچی، بندوقچی، نقارچی، توپچی، خزانچی، کباڑچی
20.	چیں	گل چیں، گل چینی، سنگ چیں، ناخن چین، ناخن چینی
21.	چیں	قیدخانہ، پاگل خانہ، جیل خانہ، چھاپہ خانہ، شراب خانہ، پائخانہ، باروچی خانہ، قمارخانہ، شفاخانہ
22.	خواں/خوانی	ناظرہ خواں، ناظرخوانی، مولودخواں، مولودخوانی، قرآن خواں، قرآن خوانی، قصہ خواں، قصہ خوانی، فاتحہ خواں، فاتحہ خوانی، کتاب خواں، کتاب خوانی، ثناخواں، ثناخوانی، نعت خواں، نعت خوانی، مرثیہ خوانی
23.	خواہ	خیرخواہ، تنخواہ، بدخواہ، قرض خواہ، خاطرخواہ، بہی خواہ، دلخواہ، عذرخواہ، دادخواہ
24.	خور/خورہ	چغل خور، چغل خوری، غوطہ خور، حرام خور، حلال خور، روزہ خور، آدم خور، مردارخور، بیاج خور، شراب خور، آپ خورہ، خیرات خورہ، میل خورہ
25.	خیز	زرخیز، مردم خیز، نوخیز، سحرخیز، فتنہ خیز، بلاخیز، دھماکا خیز، تعجب خیز، قیامت خیز
26.	دار	وفادار، جہاں دار، داغدار، جاندار، سمجھ دار، سرمایہ دار، تاجدار، آبدار پہرے دار
27.	دان	قلم دان، قدردان، پان دان، عطردان، سیاست دان، ریاضی دان، نکتہ دان
28.	رساں	چٹھی رساں، خبررساں، فیض رساں، سراغ رساں، پیغام رساں، ضررسان، ایذارساں، نفع رساں
29.	زار	لالہ زار، سبزہ زار، چمن زار، ریگ زار، گل زار، مرغزار، خارزار، بازار
30.	زدہ/زدگی	آفت زدہ، آسیب زدہ، مصیبت زدہ، غم زدہ، آتش زدگی، ملامت زدہ، تکلیف زدہ، وحشت زدہ، ہیبت زدہ
31.	ساز/سازی	آفت زدہ، آسیب زدہ، مصیبت زدہ غم زدہ، آتش زدگی، ملامت زدہ، تکلیف زدہ، وحشت زدہ، ہیبت زدہ
32.	ستان	کوہستان، گلستان، خارستان، پاکستان، بلوچستان، افغانستان، ہندوستان، قازقستان، ازبکستان، ترکستان
33.	شکن	بت شکن، بت شکنی، حوصلہ شکن، قانون شکن، قانون شکنی، دندان شکن، پیمان شکن، پیمان شکنی، خیبرشکن، عہدشکن
34.	شناس	اداشناس، مزاج شناس، حق شناس، کودشناس، موقع شناس، قدرشناس، رُوشناس، فیض شناس
35.	طلب	خیرطلب، آرام طلب، انصاف طلب، محنت طلب، جفاطلب، شہرت طلب، مرمت طلب
36.	فروش	جوفروش، سرفروش، گل فروش، ضمیرفروش، کتب فروش، بردہ فرش، غلہ فروش
37.	کار	پیش کار، بےکار، تخم کار، آزمودہ کار، کاشت کار
38.	کدہ	بت کدہ، آتش کدہ، دولت کدہ، آرام کدہ، نعمت کدہ، صنم کدہ، غم کدہ، حیرت کدہ
39.	گار	پروردگار، کردگار، روزگار، خدمت گار، پرہیزگار، مددگار، کامگار، طلبہ گار، سازگار
40.	گاہ	آرام گاہ، پناہ گاہ، بارگاہ، شکارگاہ، قیام گاہ، چراگاہ، عیدگاہ، شکارگاہ، کمین گاہ
41.	گر	آہن گر، بازی گر، کارگر، کاری گر، زرگر، غارت گر، جادوگر، چارہ گر، دریوزہ گر، شیشہ گر، کیمیا گر، فتنہ گر
42.	گزار	کارگزار، تہجدگزار، سپاس گزار، باج گزار، اطاعت گزار، خدمت گزار، شکرگزار
43.	گو	حق گو، بدگو ہجوگو، داستان گو، دروغ گو، بسیارگو، قصہ گو، زودگو، راست گو، قانون گو، غزل گو

www.brainbooks.pk

44.	گیر	بغل گیر، خبر گیر، دست گیر، دامن گیر، راہ گیر، دل گیر، عالم گیر، ماہی گیر، جا گیر، سخت گیر
45.	مند	حاجت مند، دردمند، دولت مند، فتح مند، خردمند، تنومند، ہنرمند، آرزومند، غرض مند
46.	ناک	خطرناک، دردناک، غم ناک، دہشت ناک، افسوس ناک، ہیبت ناک، عبرت ناک
47.	نشیں	خاک نشیں، کرسی نشیں، دل نشیں، صحرانشیں، گوشہ نشیں، خلوت نشیں، تخت نشیں، سجادہ نشیں، بوریا نشیں
48.	نویس	خوش نویس، اخبار نویس، خانہ نویس، عرضی نویس، چٹھی نویس، خلاصہ نویس، نقشہ نویس، وقائع نویس
49.	ور	سخن ور، دیدہ ور، دانش ور، تاجور، پیشہ ور، طاقت جانور، بہرہ ور، ہنرور، نامور
50.	یاب	فتح یاب، سزایاب، ظفریاب، کمیاب، فیض یاب، کامیاب، زریاب، دستیاب، نایاب

حصہ گرائمر — غلط درست جملے

سابقہ سالانہ پیپرز سے لیے گئے کثیرالانتخابی سوالات

نمبر	غلط جملے	درست جملے
-1	اگر ممکن ہوسکے تو میرا کام کر دیجیے۔	اگر ممکن ہو تو میرا کام کر دیجیے۔
-2	صاحب کا حکم سر ماتھے پر یا سر کا حکم سر ماتھے پر	صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔
-3	براہ مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا۔	براہ مہربانی خط کا جواب جلد دینا۔
-4	میں نے فرحان دیکھا۔	میں نے فرحان کو دیکھا۔
-5	آج ہم نے میچ کھیلنا ہے۔	آج ہمیں میچ کھیلنا ہے۔
-6	اسلم شام کے پانچ بجے اکرم کو ملا۔	اسلم شام پانچ بجے اکرم کو ملا۔
-7	تم تو ناک پر مچھر نہیں بیٹھنے دیتے۔	تم نے ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔
-8	میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔	میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔
-9	یہ میز پرانا ہو چکا ہے	یہ میز پرانی ہو چکی ہے۔
-10	نوکر نے کمرے میں جھاڑو دیا۔	نوکر نے کمرے میں جھاڑو دی۔
-11	امجد کو کراچی جاتا ہے۔	امجد نے کراچی جانا ہے۔
-12	میں نے کتاب پڑھنا ہے۔	مجھے کتاب پڑھنی ہے۔
-13	ہم نے حج کرنا ہے۔	ہمیں حج کرنا ہے۔
-14	کمر کو باندھنا۔	کمر باندھنا
-15	ہمت کو ہارنا۔	ہمت ہارنا
-16	عورتوں نے کہا ہم آتے ہیں۔	عورتوں نے کہا، ہم آتی ہیں۔

www.brainbooks.pk

-17	سامان، مکانات، دکانیں سب کچھ جل گئے۔	سامان، مکانات، دکانیں سب کچھ جل گیا۔
-18	بوڑھی گھوڑی پرانی لگام۔	بوڑھی گھوڑی لال لگام:
-19	جتنی چادر دیکھو، اتنے ہاتھ پھیلاؤ۔	جتنی چادر اتنے پاؤں پھیلائیے۔
-20	جی نے چاہا تو آؤں گا۔	جی چاہا، تو آؤں گا۔
-21	جس کی لاٹھی اس کی گائے	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
-22	رات آئی کہانی گئی۔	رات گئی، بات گئی۔
-23	وہ تو ہمیشہ بے پر کی سناتی ہے۔	وہ تو بے پر کی اڑاتی ہے۔
-24	کاغذی گھوڑے اڑانا۔	کاغذی گھوڑے دوڑانا۔
-25	ہاتھوں کے رنگ اڑنا۔ یا ہاتھوں کے کوے اڑنا	ہاتھوں کے طوطے اڑنا۔
-26	استاد نے شاگرد پڑھایا۔	استاد نے شاگرد کو پڑھایا۔
-27	طارق نے اخبار خریدی۔	طارق نے اخبار خریدا۔
-28	وہ ہر روز مدرسے کو جاتا ہے۔	وہ ہر روز مدرسے جاتا ہے۔
-29	ماروں گھٹنا پھوٹے سر۔ یا ماروں گھٹنا پھوٹے ہاتھ	ماروں گھٹنا، پھوٹے آنکھ
-30	ڈوبتے کو کنارے کا سہارا۔	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔
-31	دل کو دل سے راستی ہوتی ہے۔	دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔
-32	آدمی کا حیوان آدمی ہے۔	آدمی کا شیطان آدمی ہے۔
-33	اپنے منہ میاں بننا۔	اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔
-34	اپنے حق میں پھول بونا۔	اپنے حق میں کانٹے بونا
-35	الٹے بانس حویلی کو۔	الٹے بانس بریلی کو
-36	غریب کی جورو، ہماری بھابھی۔	غریب کی جورو، سب کی بھابھی
-37	میں دن کو مدرسے جاتا ہوں۔	میں دن میں مدرسے جاتا ہوں
-38	خدمت میں عظمت ہے۔	خدمت سے عظمت ہے۔
-40	مدثر کو قران پڑھا ہوگا۔	مدثر نے قرآن پڑھا ہوگا۔
-41	خون سیاہ ہونا۔	خون سفید ہونا
-42	سیاہی لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا۔	لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا۔
-43	بلی کے بھاگوں چھینکا چھوٹا۔	بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

www.brainbooks.pk

-44	حسین کتاب پڑھی۔یا حسین نے کتاب کو پڑھا	حسین نے کتاب پڑھی۔
-45	طویلے کی بلا شیر کے سر۔	طویلے کی بلا بندر کے سر۔
-46	ہمت کو ہارنا اچھی بات نہیں۔	ہمت ہارنا اچھی بات نہیں
-47	دل نے چاہا تو ضرور آؤں گا۔	دل چاہا' تو ضرور آؤں گا۔
-48	ہاتھی کے دانت کھانے کے اور پینے کے اور۔	ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور
-49	اپنے گریبان میں ہاتھ ڈالنا۔	اپنے گریبان میں منہ ڈالنا۔
-50	قاضی کے گھر کے چوہے بھی پرانے ہوگئے۔	قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے ہوگئے۔
-51	عید پیچھے خوشی:	عید پیچھے ٹرو
-52	بد اچھا بدنام برا:	بد اچھا بدنام برا
-53	مٹھی ٹھنڈی کرنا:	مٹھی گرم کرنا
-54	آپ آئے،سب آئے۔	آپ آئے' بھاگ آئے
-55	یاسمین کے کیلا کھائے	یاسمین نے کیلا کھایا۔یا یاسمین نے کیلے کھائے
-56	آبرو مٹی میں ملانا۔	آبرو خاک میں ملانا
-57	جتنی چادر دیکھے اتنے ہاتھ پھیلائیے۔	جتنی چادر دیکھئے،اتنے پاؤں پھیلائیے۔
-58	نوید نے اس کام کے لیے کمر کو باندھ لیا۔	نوید نے اس کام کے لیے کمر باندھ لی۔
-59	قیصر نے کراچی جانا ہے۔	قیصر کو کراچی جانا ہے۔
-60	علی نے کمر ہمت کو باندھا۔	علی نے کمر ہمت باندھی
-61	قبر پر ٹانگ مارن	قبر پر لات مارنا
-62	فقیر کی صورت کو جواب	فقیر کی صورت سوال ہے۔
-63	کاٹھ کی ہانڈی بار بار چڑھتی ہے۔	کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی
-64	تخم تاثیر صحت کا اثر:	تخم تاثیر صحبت کا اثر
-65	پاک رہو۔صاف رہو۔	پاک رہو،بے باک رہو
-66	اسامہ نے بچہ کو اس کی ماں کو دیا۔	اسامہ نے بچہ اس کی ماں کو دیا
-67	طبیعت نے چاہی تو چلا آؤں گا۔	طبیعت چاہی' تو چلا آؤں گا۔
-68	اسامہ آیا اور وہ چلا گئے۔	اسامہ آیا اور وہ چلے گئے۔
-69	آخ تھو بیٹھے ہیں۔	آخ تھو کھٹے ہیں۔

www.brainbooks.pk

-70	جماعت کراچی چلی گئیں۔گئے۔	جماعت کراچی چلی گئی۔
-71	دس جگ پانچ پلیٹیں اور ایک گلاس ٹوٹ گیا۔	دس جگ پانچ پلیٹیں اور ایک گلاس ٹوٹ گئے۔
-72	یہاں کا باوا آدم ہی بڑا ہے۔	یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔
-73	پاک رہو بے آزاد رہو۔	پاک رہو، بے باک رہو
-74	ریوڑ جنگل میں چر رہے ہیں۔	ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے۔
-75	عورتوں نے کہا ہم آتی ہیں۔	عورتوں نے کہا وہ آتے ہیں۔
-76	حسنین کو کتاب پڑھی۔	حسنین نے کتاب پڑھی۔
-77	آ بیل ہل چلا	آ بیل مجھے مار۔
-78	میں نے کراچی جانا ہے۔	مجھے کراچی جانا ہے۔
-79	طویلے کی بلا شیر کے سر	طویلے کی بلا بندر کے سر
-80	ہمت کو ہارنا اچھی بات نہیں	ہمت ہارنا اچھی بات نہیں۔
-81	بارہ برس کراچی میں رہے بھاڑ ہی جھونکا کیئے	بارہ برس دلی میں رہے بھاڑ ہی جھونکا کیئے۔

	غلط	درست
-82	ہم بھی دسوں سواروں میں۔	ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں۔
-83	لڑکیوں نے کتے مارا۔	لڑکیوں نے کتے کو مارا۔
-84	میں نے ان لوگوں کو قابل سمجھے۔	میں نے ان لوگوں کو قابل سمجھا۔
-85	آ گائے مجھے مار۔	آ بیل مجھے مار۔
-86	آخ تھو کڑوے ہیں۔	آخ تھو کھٹے ہیں۔
-87	تارے جمانا۔	تارے گننا۔
-88	چار پھول لگ جانا۔	چار چاند لگ جانا۔
-89	ڈاکٹر نے مریض کو دوائی دی۔	ڈاکٹر نے مریض کو دوا دی۔
-90	رات آئی بات گئی۔	رات گئی بات گئی۔
-91	طبیعت نے چاہا تو چلا جاؤں گا۔	طبیعت چاہی تو چلا جاؤں گا۔
-92	فرش گیلی ہے۔	فرش گیلا ہے۔
-93	مدثر نے خط لکھا	مدثر نے خط لکھا۔
-94	میری قلم کس کے پاس ہے؟	میرا قلم کس کے پاس ہیے؟

www.brainbooks.pk

95-	میں نے فرحان دیکھا۔	میں نے فرحان کو دیکھا
96-	میں نے کراچی جانا ہے۔	مجھے کراچی جانا ہے۔
97-	میں نے نہیں پڑھنا۔	مجھے نہیں پڑھنا
98-	نعیم نے یہ گلاس کیوں توڑا؟	نعیم نے گلاس کیوں توڑا؟
99-	نوکر نے کمرے میں جھاڑو دیا۔	نوکر نے کمرے میں جھاڑو دی۔
100-	امجد، اسلم اور خرم آیا۔	امجد، اسلم اور خرم آئے۔
101-	آپ نے جانا ہے؟	آپ کو جانا ہوگا۔
102-	آپ نے کہاں جانا ہے؟	آپ کو کہاں جانا ہے؟
103-	تم نے لاہور جانا ہے۔	تمھیں لاہور جانا ہے۔
104-	تیسرا آدمی آئے۔	تیسرا آدمی آیا۔
105-	جی چاہا تو آؤں گا۔	دل نے چاہا تو آؤں گا۔

	غلط جملے	درست جملے
106-	حسین نے کتاب کو پڑھا۔	حسین نے کتاب پڑھی۔
107-	خدمت میں عظمت ہے۔	خدمت سے عظمت ہے۔
108-	راوی بہ رہی ہے۔	راوی بہ رہا ہے۔
109-	طارق کو اخبار خریدا۔	طارق نے اخبار خریدا۔
110-	عمر نے سائرہ سے مارا۔	عمر نے سائرہ کو مارا۔
111-	کیا اُس کو شرم نہیں آتی؟	کیا اسے شرم نہیں آتی؟
112-	میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔	میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔
113-	میں نے اخبار پڑھنا ہے۔	مجھے اخبار پڑھنا ہے۔
114-	میں نے ریڈیو کو خریدا۔	میں نے ریڈیو خریدا۔
115-	نسرین نے قرآن پاک کو پڑھا۔	نسرین نے قرآن پاک پڑھا۔
116-	نیکی کا راہ اختیار کرو۔	نیکی کی راہ اختیار کرو۔
117-	وہ تو ہمیشہ بے پر کی سناتی ہے۔	وہ تو ہمیشہ بے پر کی اڑتی ہے۔
118-	ہم نے اخبار کو پڑھنا ہے۔	ہمیں اخبار پڑھنا ہے۔
119-	اپنے حق میں بیج بونا۔	اپنے حق میں کانٹے بونا۔

www.brainbooks.pk

-120	آب ودانہ ختم کرنا۔	آب ودانہ اٹھنا۔
-121	آسمان سے کلام کرنا۔	آسمان سے باتیں کرنا۔
-122	بلی کے بھاگوں چھینکا چھوٹا۔	بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔
-123	بانچویں لڑکی چلی گئیں۔	پانچویں لڑکی چلی گئی۔
-124	تخم تاثیر صحت کا اثر۔	تخم تاثیر صحبت کا اثر۔
-125	دروازہ کو بند کرو۔	دروازہ بند کرو۔
-126	ڈوبتے کو کنارے کا سہارا۔	ڈوبتے کو تنکے کو سہارا۔
-127	علی اور رضا آیا۔	علی اور رضا آئے۔
-128	کاغذی گھوڑے اُڑانا۔	کاغذی گھوڑے دوڑانا۔
-129	گدھے بیچ کر سونا۔	گھوڑے بیچ کر سونا۔
-130	خون کالا ہونا۔	خون سفید ہونا

	غلط جملے	درست جملے
-131	مور کی ڈاڑھی میں تنکا۔	چور کی ڈاڑھی میں تنکا۔
-132	یاسمین نے کیلا کھائے۔	یاسمین نے کیلے کھائے۔
-133	مہ مُنھ اور ماش کی دال۔	یہ مُنھ اور مسور کی دال۔
-134	یہاں کا بادا آدم چودھری ہے۔	یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔
-135	اسامہ آیا اور وہ چلا گئے۔	اسامہ آیا اور وہ چلا گیا۔
-136	باسی کڑھی میں اچھال آیا۔	باسی کڑھی میں اُبال آیا۔
-137	جس کی لاٹھی اس کا ہاتھی۔	جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔
-138	طویلے کو بلا چڑیا کے سر۔	طویلے کو بلا بندر کے سر۔
-139	گڑ سے مرے تو زہر نہ دو۔	گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دیجیے۔
-140	مٹھی ٹھنڈی کرنا۔	مٹھی گرم کرنا۔
-141	مجھ کو بازار جانا ہے۔	مجھے بازار جانا ہے۔
-142	مرض بڑھتی گئی جُوں جُوں دُعا کی۔	مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی۔
-143	نوید چھت کے اوپر کھیل رہا ہے۔	نوید چھت پر کھیل رہا ہے۔
-144	وہ نیکیاں لڑکیاں ہیں۔	وہ نیک لڑکیاں ہیں۔

www.brainbooks.pk

-145	ہتھیلی پر سرسوں کھانا۔	ہتھیلی پر سرسوں جمانا۔
-146	ہم بھی ہیں پانچ گواہوں میں۔	ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں۔
-147	اسامہ نے بچہ ماں کو دیا۔	اسامہ نے بچے کو ماں کے حوالے کیا۔
-148	آپ کو یہ کس نے کہا تھا؟	آپ سے یہ کس نے کہا تھا؟
-149	خدمت میں برکت ہے۔	خدمت سے برکت ہے۔
-150	دل کو دل سے خون ملتا ہے۔	دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔
-151	ڈاکو بُرے لوگ ہے۔	ڈاکو بُرے لوگ ہیں۔
-152	شکیل ہمت کو ہار گیا	شکیل ہمت ہار گیا۔
-153	شیخی اور پانچ کانے۔	شیخی اور تین کانے
-154	غصے سے باہر ہونا۔	آپے سے باہر ہونا۔
-155	کمخواب میں ریشم کا پیوند۔	کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند۔

روزمرہ اور محاورہ

روزمرہ: اُس بول چال کا نام ہے جو خاص اہلِ زبان استعمال کرتے ہیں لیکن روزمرہ میں الفاظ کے استعمال کا ایک خاص انداز ہوتا ہے اور وہ الفاظ اپنے لغوی معنی دیتے ہیں۔اس میں قیاس کو دخل نہیں بلکہ سماعت پر دارومدار ہے۔مثال کے طور پر انیس بیس کے فرق کو ہم بیس اکیس کا فرق اور دو چار کو دو پانچ ہاتھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔

محاورہ: دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے، جس سے حقیقی کے بجائے مجازی معنی مراد لیے جائیں۔مثال کے طور پر سبز باغ دکھانا، آنکھ لگنا، یاد اللہ ہونا، گھوڑے بیچ کر سونا وغیرہ۔

محاورہ زبان کا زیور ہے۔اس کے مناسب اور برمحل استعمال سے تحریر و تقریر میں ایک خاص قسم کی دل کشی اور حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ محاورے کے الفاظ میں کمی بیشی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی اسے قواعدِ زبان کے اصولوں کے خلاف استعمال کیا جاسکتا ہے۔

محاورات	مفہوم	جملے
آبرو خاک میں ملانا	ذلیل کرنا	اُس نے اتنے بُرے کام کیے کہ اپنے بزرگوں کی آبرو خاک میں ملا دی۔
آپے سے باہر ہونا	حد درجے کا غصہ	احمد گالی سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔
آب و دانہ اٹھنا	بہت غصے میں آنا	وہ میری بات سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا۔
آگ بگولا ہونا	بہت غصے میں آنا	وہ میری بات سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا۔
آنکھیں چُرانا	نظریں بچانا	آنکھیں کیوں چُراتے ہو، سچے ہو تو سامنے آ کر بات کرو۔
آفت کا پرکالہ ہونا	نہایت شرارتی	یہ بڑھیا تو آفت کا پرکالہ ہے، اِدھر اُدھر لگا کر لوگوں میں لڑائی کرا دیتی ہے۔
آسمان سے باتیں کرنا	بلند و بالا	کوہ ہمالیہ کو چوٹیاں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

www.brainbooks.pk

اپنا سا منہ لے کر رہ جانا	شرمندہ ہونا	احمد سے جب میری دلیل کا جواب نہ بن پڑا تو وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔
اپنے منہ میاں مٹھو بننا	اپنی تعریف خود کرنا	اپنے منہ میاں مٹھو بننا کوئی خوبی نہیں، مزہ تو تب ہے کہ دوسرے لوگ آپ کی تعریف کریں۔
اپنے گریبان میں منہ ڈالنا	اپنا جائزہ لینا	آدمی کو چاہیے کہ دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال کر دیکھ لے۔
اَش اَش کرنا	حیران ہونا	سامعین مقرر کی دل پذیر تقریر سن کر اَش اَش کر اٹھے۔
اللّے تللّے کرنا	بے دریغ خرچ کرنا	میاں! اگر تمھارے یہی اللّے تللّے رہے تو ایک بھیک مانگتے نظر آؤ گے۔
اینٹ سے اینٹ بجانا	تباہ برباد کرنا	نادر شاہ نے ایران سے آ کر دِلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	بیٹے کی کامیابی کی خبر سن کر باپ کا دل باغ باغ ہو گیا۔
بے نقط سنانا	برا بھلا کہنا	بڑھیا نے لڑکوں کو وہ بے نقط سنائیں کہ توبہ ہی بھلی۔
بیڑا اٹھانا	کسی مہم کو نجام دینے کا ذمہ لینا	قائد اعظم نے برِّ عظیم کے مسلمانوں کو آزادی سے ہم کنار کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔
بے چراغ	اجاڑ، سنسان ہونا	یہ بستی برسوں پہلے دریا بُرد ہو گئی تھی، اس وقت سے آج تک بے چراغ چلی آ رہی ہے۔
پاپڑ بیلنا	محنت مشقت کرنا	فی زمانہ انسانوں کو اپنے بچوں کی خاطر بڑے پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں۔
پالا پڑنا	واسطہ ہونا	آپ نے میرے کیے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے۔
پانی میں آگ لگانا	متحمل مزاج کو بھڑکانا	آج جب میں نے صدیقی صاحب کو غصے میں دیکھا تو یوں لگا جیسے کسی نے پانی میں آگ لگا دی ہے۔
تین پانچ کرنا	جھگڑا کرنا	میرے ساتھ تین پانچ کرنے کی ضرورت نہیں۔ میری رقم واپس کرو۔
تین حروف بھیجنا	لعنت ملامت کرنا	ہمیشہ چغل خوروں پر تین حرف بھیجتا ہوں۔
تین تیرہ ہونا	منتشر ہونا	حملے کو تاب نہ لا کر کفار کا لشکر آنِ واحد میں تین تیرہ ہو گیا۔
تِگنی کا ناچ نچانا	بہت پریشان کرنا	دوسری بیوی نے خاوند کی ایسا تگنی کا ناچ نچایا کہ وہ دنیا ہی سے بیزار ہو گیا۔
ٹسوے بہانا	جھوٹ مُوٹ رونا	اس بچے کو چوٹ نہیں لگی، یہ ٹسوے بہا رہا ہے۔
ٹیڑھی کھیر ہونا	کام کا مشکل ہونا	اس مسئلے کا حل میرے بس میں نہیں، یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔

جامے میں پھولا نہ سمانا	بہت خوش ہونا	اکرم اپنی کامیابی پر جامے میں پھولا نہ سماتا تھا اور خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹتی محسوس ہوتی تھی۔
جی چرانا	بچنے کی کوشش کرنا	بعض لوگ اپنے ہاتھ سے کچھ کام نہیں کرتے، محنت سے جی چراتے ہیں۔

www.brainbooks.pk

جلتی پر تیل ڈالنا	جھگڑے کو بڑھانا	کچھ لوگوں کی عادت ہوتی کہ بیچ بچاؤ کی بجائے جلتی پر تیل ڈالتے ہیں۔
جان پر کھیلنا	انتہائی مشکل کام کرنا	کمانڈوز نے جان پر کھیل کر اپنے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کی۔
جلی کٹی سنانا	بُرا بھلا کہنا	ساس بہو کی نہ بنتی تھی وہ اکثر ایک دوسرے کو جلی کٹی سناتی رہتی تھیں۔
چراغ پا ہونا	غصے کی کیفیت	جب سے حامد نے سنا ہے کہ محمود اس کا مخالف ہے، تو وہ چراغ پا ہے۔
چھکے چھڑانا	حواس گم کرنا	مجاہدین نے پے در پے حملے کر کے دشمن کے چھکے چھڑا دیے۔
چار چاند لگانا	قدو قیمت بڑھانا	علامہ اقبال کلام نے اردو شاعر کو چار چاند لگا دیے۔
چھاتی پر سانپ لوٹنا	حسد ہونا	پاکستان کی ترقی اور خوش حالی سے دشمنوں کی چھاتی پر سانپ لوٹ رہے ہیں۔
حرف آنا	بدنامی ہونا	کوئی ایسا کام نہ کرو کہ بزرگوں کی عزت پر حرف آئے یا ان کے نام کو دھبا لگے۔
حواس باختہ ہونا	گھبرا جانا	خطرے کے وقت حواس باختہ نہیں ہونا چاہیے۔
خاطر میں نہ لانا	پروا نہ کرنا	خلیل اتنا خود پسند ہے کہ وہ اپنے مقابلے میں کسی خاطر میں نہیں لاتا۔
خاک چھاننا	بہت جستجو کرنا	خاک چھاننے کا شوق خوف و خطر پر غالب آ گیا۔
خون سفید ہونا	بے مروت ہونا	کیا زمانہ آ گیا ہے، عزیزوں کا بھی خون سفید ہو گیا ہے۔
خبر گرم ہونا	چرچا ہونا	یہ خبر گرم ہے کہ کل پورے میں تعطیل عام ہو گی۔
داغ بیل ڈالنا	بنیاد رکھنا	ارتغرل کے بیٹے عثمان نے عظیم سلطنتِ عثمانیہ کی داغ بیل ڈالی۔
ڈول ڈالنا	بنیاد رکھنا	لوگوں نے لڑائی بھڑائی کی باتیں کیں مگر میں نے صلح صفائی کا ڈول ڈالا۔
دام میں آنا	جال میں پھنسنا	اس آدمی نے دام میں نہ آنا، یہ بڑا مکار و عیار ہے۔
دانت کھٹے کرنا	عاجز کرنا	مُٹھی بھر مجاہدین نے کافروں کے لشکر جرار کے دانت کھٹے کر دیے۔
دست بردار ہونا	چھوٹ دینا	بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے حق میں جائیداد سے دست بردار ہو گیا۔
دِل بھر آنا	غمگین ہونا	ان کی دکھ بھری داستان سن کر سب کا دل بھر آیا
دوڑ دھوپ کرنا	بہت کوشش کرنا	آپ اپنی دوڑ دھوپ جاری رکھیں، ان شاءاللہ منزل پانے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔
دامن تر ہونا	گناہ گار ہونا	مولانا! ہمیں ایسا بھی تر دامن نہ سمجھ لینا، توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔
دھان پان ہونا	دبلا پتلا ہونا	قائداعظم دیکھنے میں دھان پان تھے مگر عزم و حوصلہ کے پہاڑ تھے۔
ڈکار تک نہ لینا	ہضم کر جانا	وہ لاکھوں کا مال ہضم کر گئے اور ڈکار تک نہ لی۔

ڈیرے ڈالنا	قیام کرنا	اُس آدمی کے گھر میں ایک عرصہ ہوا مفلسی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔
ڈنکا بجنا	شہرت ہونا	شہر بھر میں صدیقی صاحب کی شرافت اور نیکی کا ڈنکا بجتا ہے۔
رات دن ایک کرنا	سخت محنت کرنا	اس نے رات دن ایک کیا۔ تب جا کر اس مرتبے کو پہنچا ہے۔

www.brainbooks.pk

رائی کا پہاڑ بنانا	بات کو بڑھا کر پیش کرنا	رائی کا پہاڑ بنانا تو کوئی تم سے سیکھے۔ کیا بات تھی اور تم نے کیا بنا دیا۔
رفو چکر ہونا	کھسک جانا	پولیس کو دیکھتے ہی دونوں ٹھگ رفو چکر ہو گئے۔
رنگ فق ہونا	چہرے کا رنگ اڑ جانا	جب کبھی بجلی چمکتی ہے تو ڈرپوک آدمی کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔
ریل پیل ہونا	کثرت ہونا	اکثر کاروباری لوگوں کے گھروں میں روپے پیسے کی ریل پیل ہوتی ہے۔
زخم پر نمک چھڑکنا	دکھی کو ستانا	میں تو پہلے ہی افسردہ بیٹھا ہوں، طعنہ زنی کر کے تم میرے زخموں پر نمک کیوں چھڑکتے ہو؟
زمین آسمان کے قُلابے ملانا	مبالغہ کرنا	وہ اپنے کارنامے کو اس طرح سناتا ہے کہ زمین آسمان کے قُلابے ملا دیتا ہے۔
زیروزبر کرنا	الٹ پلٹ کرنا	پچھلے دنوں مہمان بچوں نے میرا سارا کتب خانہ زیروزبر کر دیا۔
زمین میں گڑ جانا	سخت شرمندہ ہونا	جب باپ نے اپنے بیٹے کو جھوٹ بولتے سنا تو وہ مارے غیرت کے زمین میں گڑ گیا۔
سر قلم کرنا	سر کاٹ دینا	جلاد نے قاتل کا سر قلم کر دیا۔
سبز باغ دکھانا	لالچ دینا	آصف نے مجھے بہت سبز باغ دکھائے مگر میں اُس کے جھانسے میں نہ آیا۔
سبز قدم ہونا	منحوس ہونا	ہماری بہو سبز قدم ہے، جب سے آئی ہے کاروبار میں نقصان ہو رہا ہے۔
سانپ سونگھ جانا	خاموشی چھا جانا	جب صدرِ جلسہ نے چندے کی اپیل کی تو پورے جلسے کو گویا سانپ سونگھ گیا۔
سینگ سمانا	جگہ ملنا	میری شب بسری کا کیا ہے، جہاں سینگ سمائیں گے، پڑ رہوں گا۔
شش و پنج میں پڑنا	سوچ و بچار کی کیفیت	میں اس شش و پنج میں پڑا ہوں کہ یہ سفر اختیار کروں یا نہ کروں۔
شیر و شکر ہونا	میل ملاپ ہونا	آج کل وسیم اور اکرم آپس میں خوب شیر و شکر ہیں۔
شیطان کی آنت ہونا	طویل ہونا	یہ مسافت تو میرے لیے شیطان کی آنت ہو گئی ہے، صبح سے طے کر رہا ہوں مگر منزل کو کوئی نشان نہیں۔
شگوفہ چھوڑنا	نئی بات کرنا	آپ جب بھی آتے ہیں، کوئی نہ کوئی شگوفہ ضرور چھوڑتے ہیں۔
شیخی بگھارنا	ڈینگ مارنا	مجھے تو شیخی بگھارنے والے لوگ ایک آنکھ نہیں بھاتے۔
صبر کا پیمانہ لبریز ہونا	صبر نہ ہو سکنا	ساس کے آئے دن کے طعنوں سے تنگ آ کر آخر بہو کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

طرح دینا	چشم پوشی کرنا	آپ اُسے طرح دیے جاتے ہیں اور وہ منہ چڑھتا جا رہا ہے۔
طوطا چشم ہونا	آنکھیں پھیر لینا	بعض لوگ ایسے طوطا چشم ہوتے ہیں کہ مطلب نکل جانے پر پہچاننے سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔
عبرت پکڑنا	سبق حاصل کرنا	جنگ میں بُری طرح شکست کھائی، اس لیے عبرت پکڑنی چاہیے تھی۔

www.brainbooks.pk

عقل پر پتھر پڑنا	بے تکی کی بات کرنا	خدا جانے تمھاری عقل پر کیوں پتھر پڑ گئے ہیں کہ سیدھی سی بات بھی نہیں سمجھتے ہو۔
عید کا چاند ہونا	کبھی کبھی نظر آنا	اخاہ! احمد صاحب، آپ تو عید کا چاند ہو گئے،
غصہ پینا	غصے کو دبا لینا	مجھے اس کے کرتوت دیکھ کر غصہ تو بہت آیا مگر میں اپنا غصہ پی گیا۔
غتر بود کرنا	گڈمڈ کرنا	تم نے تمام اشیا کو اس طرح غتر بود کر دیا ہے کہ پہچان دشوار ہو گئی ہے۔
فاختہ اڑانا	عیش کرنا، مزے کرنا	وہ وقت گیا جب خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے، اب تو محنت سے کمانے کا زمانہ ہے۔
فراٹے بھرنا	تیزی سے گزر جانا	گاڑی فرّاٹے بھرتی ہوئی ہمارے پاس سے گزر گئی۔
قافیہ تنگ کرنا	عاجز کر دیا	بچوں نے پے در پے سوال کر کے استاد کا قافیہ تنگ کر دیا۔
قلعی کھل جانا	اصلیت ظاہر ہونا	بڑا شاعر بنا پھرتا تھا، آج مشاعرے میں قلعی کھل گئی۔
قیامت ڈھانا	غضب کرنا	اس فلکِ نجار نے ہم پر کیا کیا قیامتیں ڈھائی ہیں۔
قدم رنجہ فرمانا	تشریف لانا	آپ جب بھی لاہور آئیں، ہمارے یہاں ضرور قدم رنجہ فرمائیں۔
کافور ہونا	غائب ہو جانا	یہ تیل گرم کر کے مُل لیجیے، درد ابھی کافو ہو جائے گا۔
کاغذی گھوڑے دوڑانا	بہت خط کتابت کرنا	ہمارے دادا ابو سرکاری امور حل کرانے کے سلسلے میں کاغذی گھوڑے دوڑانے کے بہت شوقین تھے۔
کان کھڑے ہونا	چوکنا ہونا	بچے کے منھ سے مرزا غالب کے اشعار سن کر سب کے کان کھڑے ہو گئے۔
گل کھلانا	عجیب کام کرنا	باپ تو بہت شریف تھا مگر بیٹا آئے دن کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلاتا رہتا ہے۔
گھوڑے بیچ کر سونا	بے فکری سے سونا	جوانی میں ہم بھی گھوڑے بیچ کر سویا کرتے تھے۔
گھی کے چراغ چلانا	خوشیاں منانا	ملک میں امن و امان ہوا تو لوگوں نے گھی کے چراغ جلائے۔
لٹو ہونا	فریفتہ ہونا	دُنیا کی چند روزہ دل کشی پر لٹو ہونا کہاں کی عقل مندی ہے!
ماتھا ٹھنکنا	پہلے سے برے آثار ظاہر ہونا	اُسے یہاں دیکھتے ہی میرا ماتھا ٹھنکا تھا کہ کوئی نیا گل ضرور کھلنے والا ہے۔
مسیں بھیگنا	نوجوانی کا آغاز ہونا	ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے تھی، مسیں بھیگ رہی تھیں کہ موت کا پیغام آ گیا۔
منھ دیکھتے رہ جانا	حیران رہ جانا	بھیڑیا چرواہے کے سامنے میمنا اٹھا کر لے گیا اور چرواہا منھ دیکھتا رہ گیا۔
مُنھ کی کھانا	شکست کھانا	میدانِ جنگ میں دشمن نے منھ کی کھائی اور اسے میدان سے بھاگتے ہی بنی۔

مُٹھی گرم کرنا	رشوت دینا	ہمارے یہاں اداروں کا بہت برا حال ہے، کوئی کام مُٹھی گرم کیے بغیر نہیں ہوتا۔
موم کی ناک ہونا	غیر مستقل مزاج ہونا	یہ افسر موم کی ناک ہے، جو ماتحت بھی جاتا ہے، اپنی بات منوالیتا ہے۔
منھ میں پانی بھر آنا	جی للچانا	حلوائی کی دکان پر تازہ تازہ مٹھائی دیکھ کر اسلم نے منھ میں پانی بھر آیا۔

www.brainbooks.pk

نودوگیارہ ہونا	رفو چکر ہونا	ڈاکو قافلے کو لوٹ کر نو دو گیارہ ہو گئے۔
وبالِ جان ہونا	مصیبت کا باعث ہونا	بر صحبت میں پڑنے کے باعث دونوں لڑکے والدین کے لیے وبالِ جان بنے ہوئے ہیں۔
وقت کاٹنا	وقت گزارنا	امیری ہو یا غریبی، بہر حال وقت کاٹنا پڑتا ہے۔
وارے نیارے ہونا	خوب فائدہ اٹھانا	ان دنوں تجارت پیشہ لوگوں کے وارے نیارے ہیں۔
ہاتھ بٹانا	مدد کرنا	گھر آ کر امی کا ہاتھ بٹایا کرو۔
ہوا دینا	اُکسانا	وہ پہلے ہی بھرا بیٹھا تھا، تم معاملے کو مزید ہوا دے رہے ہو۔
ہاتھوں کے طوطے اڑنا	حواس باختہ ہونا	ماں نے بچے کے گم ہو جانے کی خبر سنی تو اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔
ہوا سے باتیں کرنا	بہت تیز ہونا	کوچوان نے چابک دکھایا تو گھوڑا ہوا سے باتیں کرنے لگا۔
ہاتھ پاؤں مارنا	کوشش کرنا	بیچارے اسلم نے ملازمت کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔
یک جان، دو قالب ہونا	نہایت گہرے دوست ہونا	حامد اور محمود آپس میں یک جان، دو قالب ہیں۔
یاد اللہ ہونا	جان پہچان ہونا	میرا اس سے آج کا تعلق نہیں، بہت پرانی یاد اللہ ہے۔
ید طولیٰ رکھنا	مکمل مہارت ہونا	حکیم محمد سعید طبی امور میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

ضرب الامثال

ضرب کے معنی ہیں بیان کرنا اور مثل کے معنی ہیں مثال۔ ضرب المثل کے معنی ہوئے مثال دے کر بیان کرنا۔ ضرب المثل کو اُردو میں مقولہ یا کہاوت بھی کہتے ہیں۔ اس سے مراد ایسا جملہ ہے جو مثال کے طور پر پیش کیا جائے۔ اس جملے میں جو بات کہی جائے اسے عالم گیر سچائی (Universal Truth) کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ضرب الامثال یا کہاوتیں صدیوں کے تجربات اور انسانی زندگی کے لاتعداد مشاہدات کے جواہر پارے ہوتے ہیں اور انھیں علم و حکمت کا نچوڑ سمجھا جاتا ہے۔

بیشتر ضرب الامثال کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ یہ کب سے ہیں اور کیوں کہ بنی ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ ضرب الامثال کلام میں زور اور حسن پیدا کرتی ہیں۔ ہم اپنے طالب علموں کی سہولت اور استفادے کے لیے ذیل میں اُردو ضرب الامثال کا مختصر سا انتخاب اور ان کا مفہوم اور محل استعمال پیش کرتے ہیں:

ضرب الامثال	مفہوم اور استعمال کا موقع محل
آپ کاج، مہا کاج	جو کام خود کیا جائے، وہ سب سے بہتر ہوتا ہے۔
آ بیل مجھے مار	خواہ مخواہ کی لڑائی مول لینا۔
آپ آئے، بھاگ آئے	آپ کے آنے سے ہمارے نصیب جاگ اٹھے۔

www.brainbooks.pk

آج تھو کھٹے ہیں	کسی چیز کے حصول میں ناکامی ہو تو کھسیانا پن مٹانے اور شرمندگی دور کرنے کے لیے کہتے ہیں۔
آدمی کا شیطان آدمی ہے۔	آدمی کو آدمی ہی بہکاتا ہے۔
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پھنس جانا۔
آج کا کام کل پر مت چھوڑو	آدمی جو کام آج کر سکتا ہو، اسے کل پر اٹھا نہ رکھو۔
اکیلا چنا کیا بھاڑ پھوڑے گا	اکیلا آدمی کچھ نہیں کر سکتا۔
ایک ایک دو گیارہ	دو آدمی مل کر اکیلے کی نسبت کہیں زیادہ کام کر سکتے ہیں۔
ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے	ایک برا آدمی سارے خاندان کو بدنام کرتا ہے۔
الٹے بانس بریلی کو	الٹا کام کرنا۔
اندھوں میں کانا راجا	ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ جہاں سارے بے وقوف ہوں اور ان میں ایک آدمی ذرا سی عقل رکھتا ہو۔
اندھا کیا جانے نسبت کی بہار	قدر نا شناس آدمی اچھی چیز کی قدر نہیں کرتا۔
اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی	اُس آدمی کی نسبت بولتے ہیں جس کی ہر بات انوکھی ہوا۔
اونچی دکان، پھیکا، پکوان	شہرت تو بہت زیادہ ہو مگر اصلیت کچھ بھی نہ ہو۔
ایک انار سو بیمار	اس وقت بولتے ہیں جب ایک چیز کے بہت سے خواہش مند ہوں۔
ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا	کسی برے آدمی کے لیے مزید برائی کا سبب پیدا ہونا۔
بوڑھی گھوڑی لال لگام	اس بوڑھی عورت کی نسبت بولتے ہیں، جو بڑھاپے میں بھی جوانی کے ناز نخرے کرے۔
بخشو بی بلی، چوہا لنڈورا ہی بھلا	کسی کی بھلائی جب اصل میں برائی کی نسبت سے ہو تو اسے ٹالنے کے لیے بولتے ہیں۔
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی	بد اپنی بدی کی سزا کسی نہ کسی دن ضرور پاتا ہے۔
بات کھٹائی میں پڑ گئی	کسی بات کا التوا میں پڑ جانا
بارہ برس دلی میں رہے بھاڑ جھونکا کیے	مراد ہے کہ لائق لوگوں کی صحبت میں رہ کر بھی کچھ حاصل نہ کیا۔
باسی کڑھی میں اُبال آیا	بے وقت جوش آنے کے وقت یہ بات کہتے ہیں۔
بد اچھا، بدنام بُرا	یعنی بدنام سے بدکار بہتر ہے۔

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا	کسی قیمتی چیز کا بغیر کوشش کے اتفاقیہ ہاتھ آجانا۔
پاک رہو، بے باک رہو	یعنی بدنام سے بدکار بہتر ہے۔
پنچ کہیں بلی تو بلی ہی سہی	بڑے آدمیوں کی بات کو مان لینا چاہیے۔
تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی	لڑائی جھگڑا یا محبت یک طرفہ نہیں ہوتی۔

www.brainbooks.pk

تخم تاثیر، محبت اثر	پاس اٹھنے بیٹھنے کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔
تو بھی رانی، میں بھی رانی، پھر کون بھرے گا پانی	سب برابری کا دعویٰ کریں تو پھر کام کیسے ہو۔
تو ڈال ڈال، میں پات پات	میں تجھ سے بھی ہوشیار ہوں۔
جتنی چادر دیکھو، اتنے پاؤں پھیلاؤ	آمدنی کے مطابق خرچ کرو۔
جس کی لاٹھی، اس کی بھینس	زور آور اور طاقت ور جیت جاتا ہے۔
جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں	زیادہ باتیں کرنے والے کام نہیں کرتے ہیں۔
جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے	کام کے مطابق نتیجہ نکلتا ہے۔
جیسا دیس، ویسا بھیس	جہاں رہیں، وہاں کے طور طریقے اختیار کریں۔
چراغ تلے اندھیرا	اس وقت بولتے ہیں جب کسی آدمی سے دور دور کے لوگ تو فیض حاصل کریں لیکن اپنے محروم رہیں۔
چور کی داڑھی میں تنکا	اپنا عیب خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے۔
چھوٹا منہ بڑی بات	معمولی آدمی کا حیثیت سے بڑھ کر بات کرنا۔
حکمِ حاکم، مرگِ مفاجات	حاکم کا حکم اور موت دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کو ٹالا نہیں جا سکتا۔
حساب جو جو، بخشش سو سو	کوڑی کوڑی کا حساب ہونا چاہیے۔
خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں	خدا کا عذاب اچانک آتا ہے۔
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے	صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ (خصوصاً بری صحبت کا)
خدمت سے عظمت ہے	کارگزاری ہی سے درجہ ملتا ہے۔
دل کو دل سے راہ ہوتی ہے	محبت دونوں طرف سے ہوتی ہے۔
دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی	پورا پورا انصاف، کھرا اور کھوٹا الگ الگ
دھوبی کا کتا، نہ گھر کا نہ گھاٹ کا	آوارہ آدمی جو کسی کام کا نہ ہوا۔
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے۔	جو شخص مصیبت میں مبتلا ہو وہ تھوڑی سی مدد کو بھی غنیمت شمار کرتا ہے۔

رات گئی، بات گئی	تکلیف اٹھائی لیکن بُری عادت نہ چھوڑی
زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو	جس بات کا لوگوں میں عام چرچا ہو جائے، وہ عموماً سچی ہوتی ہے۔
سانپ کا کاٹا سی سے ڈرتا ہے۔	جسے بہت تکلیف پہنچی ہو وہ معمولی چیز سے بھی ڈرتا ہے۔
سانچ کو آنچ نہیں	آخر کار سچ غالب رہتا ہے۔

www.brainbooks.pk

سیکھ واکو دیجیے جا کو سیکھ سہائے سیکھ نہ دیجیے باندارا جو گھر بیے کا جائے	نصیحت اس کی کرنی چاہیے جس کی نصیحت اچھی معلوم ہو، نہ کہ بندر کو جس نے بیے کا گھر تباہ و برباد کر دیا تھا۔
سدا ناؤ کاغذ کی نہیں بہتی	دھوکا یا فریب ہمیشہ نہیں دیا جا سکتا۔
شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں	کسی کے عدل و انصاف کی تعریف میں کہتے ہیں۔
شیخی اور تین کانے	پاس کچھ نہ ہونا مگر شیخی مارنا۔
صورت نہ شکل، بھاڑ سے نکل	بدصورت آدمی کی نسبت طنزاً کہتے ہیں۔
ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔	ضرورت آدمی سے سب کچھ کرا لیتی ہے۔
طویلے کی بلا، بندر کے سر	بہت سے لوگوں کی آفت کسی اکیلے پر پڑنا۔
ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں	ظلم ہمیشہ نہیں ڈھایا جا سکتا اور خدا مظلوم کی ضرور سنتا ہے۔
عید پیچھے ٹرو	ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کام کا موقع ہاتھ سے نکل گیا ہو۔
عقل بڑی کہ بھینس	دماغی قوت جسمانی قوت سے بہتر ہے۔
عقل کا اندھا، گانٹھ کا پورا	بے وقوف مالدار آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔
غریب کی جورو، سب کی بھابی	غریب آدمی پر سب کا بس چلتا ہے۔
فقیر کی صورت ہی سوال ہے	حاجت مند کے چہرے ہی سے اس کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔
قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے	عقل مند لوگوں کے بچے بھی عقل مند ہوتے ہیں۔
گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو	جو کام آسانی سے ہو سکے، اسے مشکل سے نہیں کرنا چاہیے۔
لاد دے کر لدا دے، لادنے والا ساتھ دے	چیز بھی دے، اس کو لدوا بھی دے اور ایک آدمی بھی دے جو جا کر اتروا بھی دے۔ یعنی ہر طرح کا بوجھ دوسرے پر ڈالنے والا۔
مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے	مفت چیز ملے تو پھر جائزہ ناجائزہ کی کوئی پروا نہیں کرتا۔
ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ	بے جوڑ اور بے محل بات پر کہتے ہیں۔
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	اپنی نالائقی اور کوتاہی کا الزام دوسرے کو دینا۔
نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی	ساری عمر گناہ کرتے رہنا اور آخر عمر میں پارسا بن بیٹھنا۔
نو نقد نہ تیرہ ادھار	قرض کے تیرہ سے نقد کے نو اچھے
نہ رہے بانس نہ بجے بانسری	جب جھگڑے والی چیز ہی نہ رہے تو پھر جھگڑا کیسا؟
نیکی کر دریا میں ڈال	نیکی کر کے بھلا دینی چاہیے۔
ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور	مراد ہے ظاہر کچھ باطن کچھ

www.brainbooks.pk